مُباحثہ میانوالی

مابین

قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری

و

مولوی لال حسین صاحب اختر

پیش لفظ

مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۲ء کو میانوالی میں جماعت احمدیہ کے عالم قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری اور مولوی لال حسین صاحب اختر کے درمیان ڈاکٹر محمود خان صاحب ساکن میانوالی کے مکان پر ایک تبادلہ خیالات کا انعقاد زیر صدارت چوہدری محمد یوسف صاحب مجسٹریٹ درجہ اول ہوا۔ مباحثہ کے لیے تین گھنٹہ دس منٹ وقت مقرر تھا۔ اس گفتگو میں مدعی جماعت احمدیہ قرار پائی۔ اس کے ذمہ یہ امر لگایا گیا کہ وہ وفات مسیح کا بھی ثبوت دے اور ختم نبوت سے متعلق بھی اپنا نقطۂ خیال بیان کرے اور بانی سلسلہ احمدیہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب کے دعویٰ کے سچا ہونے کا ثبوت بھی پیش کرے۔

پہلی دو تقاریر بیس بیس منٹ کی قرار پائیں۔ اور باقی تقریریں دس دس منٹ کی۔ آخری تقریر احمدی عالم کی تھی۔ یہ تبادلہ خیالات ایک اچھے ماحول میں سمجھدار لوگوں کے درمیان ہوا۔ اور حاضرین نے دونوں فریق کے خیالات توجہ اور دلچسپی سے سنے۔ یہ گفتگو دونوں فریق نے ٹیپ کر لی تھی۔ افسوس ہے کہ مولوی لال حسین صاحب نے اپنی آخری تقریر میں یہ مسئلہ شروع کر دیا کہ مسیح اور مہدی دو شخص ہیں۔ جب اپنی آخری تقریر میں احمدی عالم ان کی اس بات کا جواب دینے لگا جو ان کی طرف سے ایک نئی بات پیش کی گئی تھی۔ تو انہوں نے الٹا شور ڈالنا شروع کر دیا۔ کہ آپ نئی بات پیش نہیں کر سکتے۔ احمدی عالم نے انہیں جواب دیا کہ میں کوئی نئی بات پیش نہیں کر رہا بلکہ آپکی بات کی جواب دے رہا ہوں۔ بہرحال انہوں نے شور ڈالے رکھا اور احمدی عالم کا وقت ضائع کیا اور مقصود ان کا یہ معلوم ہوتا تھا کہ جن باتوں کی احمدی عالم اپنی آخری تقریر میں وضاحت کرنا چاہتا تھا انکی وضاحت نہ ہو سکے

مولوی لال حسین صاحب کا یہ بہت غیر منصفانہ رویہ تھا۔ مناظرہ کے پڑھنے والے اصحاب خود اس بے انصافی کو محسوس کر سکتے ہیں۔ چونکہ مولوی لال حسین صاحب نے خود ہی یہ اعلان کیا تھا کہ یہ مناظرہ چھپے گا اور احمدی عالم نے بھی کہہ دیا تھا کہ یہ مشترک خرچ پر چھاپا جائے لیکن چونکہ فریق ثانی نے اپنا مسودہ صاف کر کے صدر مجلس کو پیش نہیں کیا تا کہ دونو مسودوں کا مقابلہ ہو سکتا اور صدر مجلس اس پر دستخط کر دیتے۔ اسلئے یہ مباحثہ مشترک خرچ پر شائع نہیں ہو رہا۔ بلکہ ہم ٹیپ ریکارڈ سے اخذ کردہ مسودہ کو حسب وعدہ احمدی عالم شائع کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنا مسودہ بھی صدر مجلس کو پیش کر دیا تھا۔ اور انہوں نے اس کے اکثر حصہ کا ٹیپ ریکارڈ سن کر مقابلہ بھی کر لیا تھا۔ چونکہ جماعت احمدیہ کے عالم کی آخری تقریر میں مولوی لال حسین صاحب اختر نے شور ڈال کر ان کا وقت ضائع کیا تھا اس لئے اس بے انصافی کا کسی قدر ازالہ مخوصہ کے حواشی میں اختصار کر دیا گیا ہے۔

اگر اس مباحثہ کے پڑھنے والے اصحاب کسی امر کی مزید وضاحت چاہتے ہوں تو وہ ناظر اصلاح و ارشاد ربوہ کی طرف رجوع کریں۔ ہم اس تبادلہ خیالات کے دلائل کے متعلق اپنی کوئی رائے پیش نہیں کرتے۔ بلکہ فیصلہ اس کے پڑھنے والوں پر ہی چھوڑتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اس کے پڑھنے والوں کو حق سمجھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللّٰھم آمین۔

الناشر

عبداللطیف شاہد ۱۳ امین روڈ گوالمنڈی لاہور

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

نَحْمَدُهٗ وَنُصَلِّيْ عَلٰى رَسُوْلِهِ الْكَرِيْمِ وَعَلٰى عَبْدِهِ الْمَسِيْحِ الْمَوْعُوْدِ

اعلان از مکرم چوہدری محمد یوسف صاحب

مجسٹریٹ درجہ اوّل میانوالی صدرِ مجلس

گفتگو احقاقِ حق کے لئے بہترین ماحول میں ہوگی اور مقامِ گفتگو ـــــ ، خیر یہ تو تبدیل ہو چکا ہے، ابھی ڈاکٹر نور خان صاحب کا مکان ہے۔ ہر طرف سے پچیس ۲۵ پچیس ۲۵ افراد شرکت کریں گے اور مورخہ ۱۰ اپریل ۱۹۶۶ء کو ہوگا۔

مدعی جماعت احمدیہ ہوگی۔ فریقین کی پہلی پہلی تقریریں ۲۰ بیس بیس منٹ کی اور پھر دس ۱۰ دس منٹ کی ہونگی۔ کل وقت برائے گفتگو تین گھنٹے دس منٹ ہوگا اور آٹھ بجے ٹھیک گفتگو شروع ہو جائے گی۔

پیشتر اس کے کہ میں حضرات داعیانِ موقف کو گذارش کروں کہ وہ اپنے موقف کی تائید میں گفتگو فرمائیں۔ مناسب وقت معلوم ہوتا ہے کہ ایک دو گذارشات پیش کروں۔ یہ علم وعرفان کی مجلس ہے اور کوئی سیاسی جوڑ توڑ یا برتری کا مقام نہیں ہے۔ چند حق کے متلاشیوں نے اس مجلس کا اہتمام کیا ہے۔ مقررین کی خدمت میں یہ گذارش ہوگی کہ وہ ادب واحترام اور آدابِ محفل کو پیشِ نظر رکھتے ہوئے فریقین کے جذبات کا خاص

خیال رکھیں۔ اور سامعین حضرات سے یہ گذارش ہے کہ وہ کسی بھی مقرر سے براہ راست مخاطب ہونے کی کوشش نہ کریں۔ اگر کسی صاحب کے دل میں کوئی سوال پیدا ہو تو وہ ممبرِ مجلس کی خدمت میں عرض کریں۔ اگر مناسب ہوگا تو مقرر تک پہنچا دیا جائے گا ورنہ اُسے اطلاع دے دی جائے گی۔

تو وقت ہو چکا ہے۔ .

میں جماعت احمدیہ یعنی جو اس گفتگو کے مدعی ہیں اُن کے نمائندے سے گذارش کروں گا کہ وہ اپنے خیالات کا اظہار فرمائیں۔

اعلان سید عزیز احمد صاحب شاہد مربی

نمائندہ جماعت احمدیہ میانوالی

ہماری طرف سے گفتگو کرنے کے لئے محترم قاضی محمد نذیر صاحب فاضل اس موضوع کا آغاز فرمائیں گے۔

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب

اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَاَشْهَدُ اَنَّ
مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِهِمْ وَلَيُمَكِّنَنَّ لَهُمْ دِيْنَهُمُ الَّذِي ارْتَضٰى
لَهُمْ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ اَمْنًا يَعْبُدُوْنَنِيْ
لَا يُشْرِكُوْنَ بِيْ شَيْئًا وَمَنْ كَفَرَ بَعْدَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ
هُمُ الْفٰسِقُوْنَ ۝

معزز حضرات! اس وقت موضوعِ بحث یہ ہے کہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ مرزا غلام احمد صاحب اپنے مسیح موعود کے دعویٰ میں صادق ہیں یا نہیں۔ آپ نے مسیح موعود کا دعویٰ اللہ تعالیٰ کے الہام سے کیا ہے۔ آپ پر الہام نازل ہوا۔ مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو گیا ہے اور اُس کے رنگ میں ہو کر تو خدا کے وعدہ کے موافق آیا ہے[1] یہ آپ کا دعویٰ ہے الہام کی رُو سے۔ اِس کی توضیح اب ہمارے لئے ضروری ہے اور اس میں سب سے پہلا مسئلہ جو ہے قابلِ غور، وہ یہ مسئلہ ہے کہ حضرت مسیح ابن مریم علیہ السلام زندہ ہیں یا وفات پا گئے ہیں۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ثابت ہوں تو حضرت بانیٔ سلسلہ احمدیہ کا دعویٰ بالکل جھوٹا ہو گا۔ اور ایک منٹ کے لئے بھی اُن کا دعویٰ نہیں چل سکتا۔ لیکن اگر حضرت مسیح علیہ السلام کی وفات ثابت ہو تو یہ تسلیم کرنا پڑے گا کہ آنے والا مسیح اُمتِ محمدیہ میں سے ہونا چاہیئے۔ اس لئے یہ بنیادی مسئلہ ہے اس لئے اس پر میں پہلے روشنی ڈالوں گا۔ مگر پیشتر اس کے کہ میں اس مسئلہ پر روشنی ڈالوں میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ اگر بالفرض حضرت مسیح علیہ السلام زندہ بھی ہوں، اسی خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر زندہ موجود ہوں۔ تب بھی وہ قرآن کریم کی تعلیم کی رُو سے اُمتِ محمدیہ میں آکر رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے جانشین نہیں ہو سکتے۔

میں نے جو آیت آپ کے سامنے پڑھی ہے اس میں خدا تعالیٰ نے وعدہ کیا وَعَدَ اللّٰہُ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا مِنْکُمْ اللہ تعالیٰ نے وعدہ کیا ہے اُن لوگوں سے جو تم میں سے ایمان لائے اور ایمان لانے کے بعد اعمالِ صالحہ بجا لائے لَیَسْتَخْلِفَنَّھُمْ فِی الْاَرْضِ اُن کو زمین میں خلیفہ بنائے گا کَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِھِمْ

---

[1] مسیح ابن مریم رسول اللہ فوت ہو چکا ہے اور اس کے رنگ میں ہو کر وعدہ کے موافق تُو آیا ہے۔ (ازالہ اوہام ص ۵۶۱ و ص ۵۶۲)

جیسا کہ اُن لوگوں کو خلیفہ بنایا جو ان سے پہلے گذر چکے۔ میرا استدلال اس آیت سے یہ ہے (اس کو نوٹ فرما لیا جائے) کہ امتِ محمدیہ کا خلیفہ امت میں سے ہی ہو سکتا ہے۔ باہر سے نہیں آسکتا۔ یہ استدلال ہے میرا مِنْکُمْ کے لفظ سے اور دوسرا استدلال میرا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں فرمایا ہے اس امت کے خلفاء کے مشابہ ہوں گے۔ اس لئے اس امت میں حضرت آدمؑ کے مشابہ انسان آسکتا ہے۔ نوح علیہ السلام کے مشابہ آسکتا ہے۔ ابراہیم علیہ السلام اور موسیٰ علیہ السلام کے مشابہ آسکتا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مشابہ آسکتا ہے۔ لیکن ان نبیوں میں سے کوئی بھی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مسندِ خلافت پر سرفراز نہیں ہو سکتا۔ یہ قرآنی فیصلہ ہے كَمَا اسْتَخْلَفَ الَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ آنے والے خلیفے پہلے خلیفوں کے مثیل ہوں گے پہلے خلیفوں کے مشابہ ہوں گے۔ مُشَبَّہ اور مُشَبَّہ بہ یعنی جس کو تشبیہ دی جائے اور جس سے تشبیہ دی جائے۔ یہ دونوں ایک دوسرے کا غیر ہوتے ہیں اگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اس امت میں آکر رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خلیفہ ہوں تو اس سے مشبّہ اور مشبّہ بہ کا عین ہونا لازم آتا ہے یعنی ایک ہی وجود مشبّہ بنتا ہے اور ایک ہی وجود مشبّہ بہ اور یہ عِلمِ بلاغت کی رُو سے جائز نہیں۔ جب ہم زید کو شیر سے تشبیہ دیتے ہیں تو شیر زید کا غیر ہے۔ زید شیر کہلاتا ہے بہادری کی وجہ سے۔ لیکن یہ دو وجود ہیں ایک مشبّہ اور ایک مشبّہ بہ۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ نے ناطق فیصلہ دیا ہے حضرت مسیح علیہ السلام کی زبان سے کہ آپ وفات پا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے ہم قیامت کے دن حضرت مسیحؑ سے پوچھیں گے کیا تم نے لوگوں سے کہا تھا کہ مجھے اور میری ماں کو معبود بناؤ۔ اُس وقت وہ جواب دیں گے کہ تو پاک ہے ہر عیب سے۔ جس

بات کا میں حق دار نہیں۔ میں انہیں نہیں کہہ سکتا تھا۔ اگر میں نے ایسا کہا ہوتا تو اسے تو خوب جانتا ہے۔ تو میرے نفس کی بات جانتا ہے اور میں تیرے نفس کی بات نہیں جانتا۔ بے شک تو غیبوں کا خوب جاننے والا ہے۔ میں نے انہیں وہی کہا تھا جس بات کا تو نے مجھے حکم دیا تھا اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبَّكُمْ کہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو جو میرا بھی رب ہے اور تمہارا بھی رب ہے۔ [illegible] فرمایا! آگے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ مسیح جواب دیں گے قیامت کو — وَكُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ میں اپنی قوم کا نگران رہا جب تک میں ان میں رہا۔ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ اے خدا! جب تو نے مجھ کو وفات دے دی كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ پھر صرف تو ہی نگران تھا۔

میرا استدلال اس آیت قرآنیہ سے یہ ہے کہ حضرت مسیح علیہ السلام کی قوم ان کی وفات کے بعد بگڑی ہے۔ ان کا جواب یہ ہے۔ جب تک میں قوم میں رہا میں نگران رہا۔ جب تو نے مجھ کو وفات دے دی تو پھر میری نگرانی ختم ہو گئی۔ پھر یہ تیری نگرانی میں آ گئے۔ اس لیے مجھ پر کوئی الزام نہیں ہے۔ اگر یہ مجھے اور میری ماں کو معبود بنا لیں۔ یہ جواب چونکہ قیامت کے دن ہے۔ اگر حضرت مسیح علیہ السلام نے دوبارہ آنا ہوتا تو پھر یہ جواب دیتے کہ جب میں دوبارہ بھیجا گیا تو میں نے دیکھا قوم بگڑ چکی ہے میں نے ان کی اصلاح کی کوشش کی اور وہ درست ہو گئے۔ مگر یہ چیز جو ہے قرآن کریم کے اس بیان میں موجود نہیں یہاں لفظ تَوَفَّيْتَنِيْ ہے جس پر بحث ہو سکتی ہے کہ تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنے کیا ہیں؟ میرا دعویٰ یہ ہے کہ لفظ تَوَفِّیْ

لہ سورۃ مائدہ کا آخری رکوع۔

عربی زبان میں جب خدا اس کا فاعل ہو، (جیسا کہ زیر بحث مسئلہ میں ہو رہا) اور انسان اس کا مفعول ہو تو قبض روح کے سوا اس کے کوئی معنے نہیں ہوتے۔ قبض روح دو قسم کا ہوتا ہے — یا بحالت نیند، یا بحالت موت، کوئی تیسری صورت جو ہے تَوَفِّی کی نہیں ہے — اس آیت میں خدا نے یہ فرمایا ہے کہ مسیح جواب دیں گے کہ میری قوم — نتیجہ اس کا یہ ہے۔ — میری قوم میری زندگی میں نہیں بگڑی، میری وفات کے بعد بگڑی ہے۔

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں:

اِنَّ عِیْسَی[1] ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ مِائَۃً وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً ۔

بے شک عیسیٰ بن مریمؑ زندہ رہے ہیں ایک سو بیس برس۔ اس حدیث نے بتا دیا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے ایک سو بیس سال عمر پائی ہے۔ کہا یہ جاتا ہے کہ وہ دو ہزار سال سے آسمان پر اسی خاکی جسم کے ساتھ زندہ موجود ہیں۔ ہمیں قرآن کریم سے دکھایا جائے کہ وہ زندہ آسمان پر اسی خاکی جسم کے ساتھ گئے ہیں ہمیں حدیث سے یہ دکھایا جائے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسی خاکی جسم کے ساتھ زندہ آسمان پر گئے ہیں تو ایک بات ہے

قرآن کریم فرماتا ہے۔ وَالَّذِیْنَ[2] یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وَّھُمْ یُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝ جن لوگوں کی یہ اس وقت پوجا کر رہے ہیں (جب قرآن نازل ہوا) لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا وہ کسی چیز کے خالق نہیں ہیں وَھُمْ

---

[1] اِنَّ عِیْسَی بْنَ مَرْیَمَ عَاشَ عِشْرِیْنَ وَمِائَۃَ سَنَۃٍ کنز العمال جلد ۶، [2] سورہ نحل رکوع ۲ ۔

يُخْلَقُوْنَ۔ وہ خود مخلوق ہیں۔ ان کی حالت کیا ہے؟ اَمْوَاتٌ —— وہ مُردہ ہیں غَيْرُ اَحْيَآءٍ زندہ نہیں۔ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ اور ان کو یہ پتہ نہیں ہے دوبارہ ہم کب زندہ ہوں گے۔ حضرت مسیح اس آیت میں داخل ہیں۔ اس لئے کہ جب یہ آیت اتری عیسائی حضرت مسیح کی پوجا کر رہے تھے۔ خدا فرماتا ہے کہ جن جن کی پوجا کی جا رہی ہے ان میں سے کوئی زندہ نہیں ہے وہ سب وفات یافتہ ہیں۔ اب وہ دوبارہ زندہ ہوں گے۔ یہ آیت بھی اس بات پر دلیل ہے کہ مسیح وفات پا چکے ہیں۔

یہودی مسیح کو قتل کرنا چاہتے تھے صلیب پر مارنا چاہتے تھے۔ انہوں نے تدبیر کی۔ خدا نے فرمایا وَمَكَرُوْا وَمَكَرَ اللّٰهُ ۗ وَاللّٰهُ خَيْرُ الْمٰكِرِيْنَ ۝[1] یہودیوں نے تدبیر کی ہے مسیح کو قتل کرنے کی۔ میں نے تدبیر کی اس کو بچانے کی۔ اور اللہ تدبیر کرنے والوں میں سے بہتر ہے۔ اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ مسیح کو خدا نے تدبیر سے بچایا ہے۔ لیکن اگر یہ کہا جائے کہ وہ زندہ آسمان پر اسی خاکی جسم کے ساتھ اٹھا لئے گئے۔ یہ معجزہ اور قدرت نمائی ہے۔ اس کا نام تدبیر نہیں ہو سکتا۔ تدبیر کا مقابلہ کیا جا سکتا ہے معجزے کا مقابلہ نہیں ہو سکتا۔ اس کے بعد خدا فرماتا ہے[2]۔ اِذْ قَالَ اللّٰهُ يٰعِيْسٰٓى اِنِّىْ مُتَوَفِّيْكَ وَرَافِعُكَ اِلَىَّ۔ خدا نے کہا اے عیسیٰ میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں۔ یہ یہودی تجھے نہیں مار سکتے۔[3] اِنِّىْ مُمِيْتُكَ حَتْفَ اَنْفِكَ لَا قَتْلًا بِاَيْدِيْهِمْ۔ امام لغت زمخشری فرماتے ہیں اس آیت میں تَوَفِّىْ کے معنے وفات ہیں۔ میں تجھ کو وفات دینے والا ہوں اور

---

[1] آل عمران آیت ۵۵۔ [2] آل عمران رکوع ۶۔ [3] کشاف جلد ۱ ص ۲۵۶۔

اپنی طرف اٹھانے والا ہوں۔ پہلے وفات ہوئی۔ پھر خدا کی طرف اٹھائے گئے اور ہر نبی جو ہے اور ہر نیک آدمی جو ہے وہ خدا کی طرف اٹھایا جاتا ہے۔

میرے دوستو! اور بھائیو!! اس وقت وفاتِ مسیح پر ایک اور دلیل پیش کرنے کے ساتھ میں اس حصّہ کو ختم کرتا ہوں۔

رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے معراج کی رات میں دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰؑ اور حضرت یحییٰؑ کو جو آپس کی خالہ کے بیٹے تھے اکٹھے ایک آسمان میں دیکھا ہے اور یحییٰؑ شہید ہو کر گئے تھے اس لئے حضرت عیسیٰؑ کا اُن کے ساتھ ہونا اس بات پر روشن دلیل ہے کہ حضرت عیسیٰ بھی اُسی طرح برزخی زندگی گذار رہے تھے جس طرح کہ حضرت یحییٰؑ برزخی زندگی گذار رہے ہیں۔

دوسرا مسئلہ ہے نبوّت کا کہ ختم نبوّت کا مفہوم کیا ہے۔ میں صفائی کے ساتھ یہ بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں جہاں تک سمجھتا ہوں ختم نبوّت کا مسئلہ میرے اور مولانا لال حسین صاحب اختر کے درمیان متنازعہ فیہ نہیں ہو سکتا۔ اس لئے کہ ایک نبی کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے کے یہ قائل ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نبی ہیں۔ نبی جو ہے اُس سے نبوّت چھینی نہیں جا سکتی۔ اس لئے جب وہ آئیں گے حدیث میں آنے والے مسیح کو "نبی اللہ" کہا گیا ہے۔ چار دفعہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے "نبی اللہ" فرمایا ہے۔ اس کی توجیہ یہ بزرگ یہ کرتے ہیں کہ حضرت عیسیٰؑ جب آئینگے تو شریعتِ محمدیہ کے حکم کے ماتحت ہوں گے۔ اُن کا قبلہ یہی ہوگا جو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا قبلہ ہے

اسی طرف رُخ کر کے نماز پڑھیں گے۔ قرآن کریم کے تابع ہوں گے اور اسی کا نفاذ کریں گے۔ میں یہ کہتا ہوں کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی پوزیشن بطور مسیح موعودؑ کی پوزیشن جو یہ بتلاتے ہیں۔ بالکل مختلف نہیں ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان شخصیت کی تعیین میں اختلاف ہے۔ ہمارے اور ان کے درمیان ختم نبوت کی تشریح میں اختلاف نہیں ہے۔ ایک نبی کا آنا یہ بھی مانتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں مسیح موعود ہے۔ یہ بھی کہتے ہیں کہ آنے والا امتی نبی ہوگا۔ ہم بھی کہتے ہیں آنیوالا امتی نبی ہوگا۔ اس حقیقت کو آپ کے سامنے رکھنے کے بعد اب میں یہ بتانا چاہتا ہوں کہ "خَاتَمُ النَّبِيِّيْن" کے تین معنی ہیں۔ ایک ختم نبوت مرتبی۔ ایک ختم نبوت زمانی یعنی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم زمانے کے لحاظ سے بھی آخری ہیں اور ہم یہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور وہ شخص جو ہے وہ ہرگز مسلمان نہیں ہو سکتا جو خاتمیت زمانی کا قائل نہ ہو۔ لیکن محض آخری ہونا کوئی فضیلت نہیں ہے جب تک کمالات میں آخری نہ ہو۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شریعت لانے والے نبیوں میں سے ہمارے نزدیک آخری ہیں۔ لاسٹ اتھارٹی (Last authority [illegible]) ہیں وہ۔ آخری سند ہیں۔ باقی جو آئے گا وہ ان کا خادم ہوگا۔ وہ اُن کا غلام ہوگا۔ وہ ان کے تابع ہوگا۔ وہ مومن ہو۔ وہ ولی ہو۔ وہ غوث ہو یا قطب ہو۔ پس جو شخص بھی آئے گا قیامت تک جو آئے وہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہوگا آپ کے دامن سے الگ ہو کر کوئی دعویٰ کرنا کفر ہے یعنی ایمان کا دعویٰ بھی کفر ہے صدیقیت شہادت قطبیت کا دعویٰ بھی کفر ہے۔ نبوت تو ایک بڑا مقام ہے۔

میرے دوستو اور بھائیو! قرآن کریم بتاتا ہے سورۃ اعراف میں اللہ تعالےٰ

فرماتا ہے مسلمانوں کو ہدایت دیتا ہے؎ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ نوٹ فرمائیں مولانا! اس آیت کو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے بنی آدم! اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ اگر آئندہ تمہارے پاس آجائیں "رُسُلٌ" رسول "مِّنْکُمْ" تم میں سے۔ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ وہ میری آیات تم پر بیان کریں۔ فَمَنِ اتَّقٰی وَاَصْلَحَ فَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ جو لوگ تقویٰ اختیار کریں گے اُن پر کوئی خوف نہیں ہوگا اور ان پر کوئی غم نہیں ہوگا۔ اس آیت نے جس طرح دو اور دو چار ہوتے ہیں یہ بتا دیا ہے یعنی یقین کے مقام پر ہمیں کھڑا کر دیا ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اُمت میں نبی آسکتا ہے۔ اُمت میں رسول آسکتا ہے۔ اگر ناممکن ہوتا تو خداوند تبارک و تعالیٰ یہ کیوں فرماتا اگر آئندہ رسول آجائیں تو پھر تم پر ماننا واجب ہوگا۔ میرے دوستو! اور بھائیو!! اس آیت نے ہمیں بتا دیا کہ "خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کا صرف یہ مفہوم لینا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری ہیں یہ درست نہیں ہے۔ آخری آپ بے شک ہیں جس طرح فیڈرل کورٹ پاکستان کی آخری عدالت ہے۔ لیکن ماتحت عدالتیں بند نہیں ہوگئیں۔ جس طرح ہائی کورٹ مغربی پاکستان کی آخری عدالت ہے اس سے ماتحت عدالتیں مفقود نہیں ہو جاتیں۔ کیونکہ آخری سند پنجاب کے لئے ہائی کورٹ ہے۔ اور آخری سند پاکستان کے لئے فیڈرل کورٹ ہے۔ اس لئے ہم یہ

؎ ۔ اعراف رکوع ۴۔

مانتے ہیں کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں بمعنی آخری سند ہونے کے۔ اس لئے کہ سند دنیا میں آپ کی چلے گی۔ آخری اتھارٹی آپ ہیں۔ لیکن آپ کی ماتحتی میں۔ آپ کی غلامی میں کسی نبی کا آنا آپ کی ہتک کا موجب نہیں ہے بلکہ اس میں آپ کی عزت افزائی ہے کہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم اس شان کے نبی ہیں کہ ان کے غلاموں میں نبی پیدا ہو سکتے ہیں۔ نبی مقابلے میں کھڑا کرنا کفر ہے ماتحتی میں آنا کفر نہیں ہے۔ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں اپنی کتاب "الاستفتاء" میں۔

لَا شَیْءَ مِنَ النُّبُوَّۃِ مَا بَقِیَ فِی الصُّحُفِ الْاُوْلٰی بَلْ ھِیَ دَرَجَۃٌ لَا تُعْطٰی اِلَّا مِنْ اِتِّبَاعِ سَیِّدِنَا خَیْرِ الْوَرٰی۔ یہ بعد نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایک درجہ ہے نبوت کا جو مل سکتا ہے۔ کُلُّ مَنْ حَصَلَتْ لَہُ الدَّرَجَۃُ جس شخص کو یہ درجہ مل جائے[1] یُکَلِّمُہُ اللّٰہُ بِذٰلِکَ اللہ تعالیٰ اس سے ہمکلام ہوتا ہے۔ بِکَلَامٍ اَصْفٰی وَاَجْلٰی بڑی مصفّٰی اور جلی کلام کے ساتھ۔

میرے دوستو! اور بھائیو!! اس وقت میں نے دو معنے بتائے ہیں آپ کو ایک خاتمیتِ مرتبی یعنی مرتبہ کے لحاظ سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم آخری ہیں۔ اور ایک خاتمیت زمانی۔ شریعت لانے والے نبیوں میں سے آپ آخری ہیں۔ آپ شریعت لانے والے نبی ہیں اس لئے جب آپ کو خاتَم کہا جائے گا تو شرعی حیثیت میں آپ خاتَم ہوں گے۔ اس لئے ان دونوں باتوں کو نوٹ کرایا جائے۔

حدیث شریف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں[2]۔ اَبُوْبَکْرٍ اَفْضَلُ ھٰذِہِ الْاُمَّۃِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ ابوبکر اس امت میں سب سے افضل ہیں

---

[1] یکلم اللہ بذالک الرجل بکلام اکثر واجلی" استفتاء۔ [2] کنوز الحقائق فی حدیث خیر الخلائق ص ۲

لیکن اگر اس امت میں کوئی نبی پیدا ہو جائے تو آپؐ سے افضل نہیں ہیں۔ اگر نبی پیدا نہیں ہو سکتا تھا تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو یوں فرمانا چاہیے تھا کہ ابوبکر اس امت میں سے سب سے افضل ہیں۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں حدیث میں: ۔ اَبُوْبَکْرٍ وَ عُمَرُ سَیِّدَا کُھُوْلِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ مِنَ الْاَوَّلِیْنَ وَالْاٰخِرِیْنَ اِلَّا النَّبِیِّیْنَ[1] ابوبکر اور عمر دونوں جو ہیں جنت کے سردار ہیں اور ادھیڑ لوگوں میں سے بجز نبیوں کے۔ کون سے نبی؟ جو اولین میں سے ہوں یا آخرین میں سے ہوں۔ پس اول بھی نبی آسکتا ہے آخر بھی۔ مگر شرط یہ ہے کہ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا خادم ہو اور آپ کا امتی ہو۔

موسیٰ علیہ السلام نے خواہش کی کہ میں مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کی امت کا نبی بنا دیا جاؤں۔ "خصائص الکبریٰ" میں یہ حدیث حضرت امام جلال الدین السیوطیؒ نے نقل فرمائی ہے۔ فرماتے ہیں: ۔ موسیٰؑ نے خواہش کی کہ مجھے اس امت کا نبی بنا دیا جائے۔ خدا کی طرف سے جواب ملا۔ ایسا نہیں ہو سکتا نَبِیُّھَا مِنْھَا[2] مولانا نوٹ فرمائیں! اس امت کا نبی اس امت میں سے ہوگا۔ جتنی حدیثیں نبوت کی بندش کے متعلق ہیں ان میں صرف نبی کی بندش ہے۔ امتی نبی کی بندش نہیں ہے۔ ایک حدیث پیش کی جائے میرے سامنے کہ امتی نبی نہیں آسکتا۔ ہم چھوٹے ہیں۔ میں اپنی ساری بات اسی وقت چھوڑ دوں گا اگر آپ ایک حدیث پیش کر دیں کہ امتی نبی نہیں آسکتا۔ خالی نبوت کا دعویٰ ہمارے نزدیک کفر ہے حضرت مرزا صاحبؑ نے یہ فرمایا ہے کہ میں ایک پہلو سے نبی ہوں اور ایک

---

[1] جامع الصغیر، مشکوٰۃ باب المناقب۔ [2] الخصائص الکبریٰ للسیوطی جلد اوّل ص ۱۲۔

پہلے سے انتہی۔ اور یہ دونوں لفظ اجتماعی حالت میں بھی صادق آسکتے ہیں۔ "الوصیت"[1] میں یہ بات لکھی ہوئی موجود ہے۔ پس یہ میرا ہے ختم نبوت کے متعلق پہلی تقریر کا حصہ۔

اب میں صداقت پر آتا ہوں۔ کسی شخص کی صداقت کو پہچاننا اُس کے کاموں کی وجہ سے ہو سکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے جو جھوٹا دعویٰ کرنے والا ہے قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی وہ نامراد رہتا ہے۔ اللہ فرماتا ہے ہم رسولوں کی مدد کرتے ہیں۔ [2]اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا۔ مرزا صاحب کس بات کو لے کر کھڑے ہوئے؟ اس بات کو کہ اسلام کو دنیا میں غالب کیا جائے۔ اس بات کو کہ اسلام کی تبلیغ کی جائے۔ ہم کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہو گئے۔ انہوں نے ایک ایسی جماعت پیدا کی ہے جو ساری دنیا میں تبلیغ اسلام کر رہی ہے۔ قرآن کریم کے تراجم مختلف زبانوں میں شائع ہو گئے ہیں۔ ساڑھے تین سو مساجد جماعت احمدیہ کے ذریعہ کفرستان میں بنائی گئیں۔ لندن جو تثلیث کا مرکز تھا اس میں خدا تعالیٰ نے ہمیں مسجد بنانے کی توفیق عطا کی۔ یہاں ہم لوگوں کو مسلمان بنا رہے ہیں۔ کلمہ پڑھا رہے ہیں۔ وہ کام جو مسیح موعود کا تھا منظم طور پر ہو رہا ہے اور کوئی جماعت اس وقت دنیا میں ایسی موجود نہیں مسلمانوں میں سے جس کے ذریعہ یہ منظم کام ہو رہا ہے۔ پس حضرت مرزا صاحب اپنے مقصد میں کامیاب ہیں۔ اگر وہ مفتری ہوتے تو نامراد مرتے اور کبھی ان کو ایسی جماعت نہ ملتی۔ خدا نے آپ کو الہاماً فرمایا تھا۔

---

[1] الوصیت ص [illegible]۔ [2] سورۃ مومن ع ۶۔

"I shall give you a large party of Islam".

"آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام"

آگے خدا ایک اسلام کی جماعت دیگا چنانچہ ہم دیکھتے ہیں کہ وہ بات پوری ہو گئی۔ آج مسلمانوں کے مختلف فرقے ضرور موجود ہیں مگر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں جب امام موجود ہو تلزم جماعۃ المسلمین و امامھم اس وقت تم پر لازم ہے کہ مسلمانوں کی جماعت اور انکے امام کیساتھ مل جاؤ۔ صحابی پوچھتے ہیں یا رسول اللہ! فان لم تکن لھم جماعۃ ولا امام اگر اس وقت جماعت اور امام موجود نہ ہو۔ فرمایا فاعتزل الفرق کلھا سب فرقوں سے الگ ہو جاؤ۔ اور فرمایا جنگلوں میں چلے جاؤ اور وہاں تم جڑیں کھا کر گذارا کرو لیکن شہر میں مت جاؤ۔ یہاں تک رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکید فرمائی۔ پس اسلام موجود ہے تنظیم موجود ہے بیعت کامل موجود ہے خدمت اسلام کا کام ساری دنیا میں ہو رہا ہے ملایا میں، امریکہ میں، جرمنی میں، تمام ممالک میں اسلام کی تبلیغ ہو رہی ہے۔

مولوی محمد رمضان صاحب
خطیب سنی مسجد مریانوالی

ہماری طرف سے حضرت مولانا لال حسین صاحب اختر مبلغ اسلام مناظر ہوں گے۔

تقریر مولوی لال حسین صاحب

الحمد للہ وحدہٗ۔ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبی بعدہٗ۔

حضرات! سب سے پہلے میرے مد مقابل نے حیات و وفات مسیح علیہ السلام کا ذکر کیا اور کہا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مسیح موعود ہوں میں۔ دیکھئے یہ میرے پاس کتاب ہے مرزا صاحب کی "ازالہ اوہام" فرماتے ہیں کہ میں مثیل موعود ہوں۔ لوگوں نے مجھے کہا کہ لوگ کہتے ہیں کہ میں مسیح موعود ہوں غلط ہے۔ اس عاجز نے جو مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ پتہ چلتا ہے کہ جو لوگ مرزا صاحب کو مسیح موعود مانتے ہیں وہ بے وقوف ہیں۔ کم فہم ہیں۔ لہٰذا آپ نے پہلے حوالہ جو پیش کیا اس میں مرزا صاحب کی مخالفت کی۔ وہ ہرگز مسیح موعود نہیں۔ کیونکہ عیسیٰ علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ خود مرزا غلام احمد صاحب قادیانی قرآن مجید کی آیت لکھتے ہیں۔ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ هُوَ الَّذِیْٓ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِیْنِ الْحَقِّ

لِیُظْهِرَهٗ عَلَی الدِّیْنِ کُلِّهٖ یہ آیت جسمانی اور سیاست ملکی کے طور پر حضرت مسیح کے حق میں پیشگوئی ہے اور جس غلبہ کاملہ دینِ اسلام کا وعدہ دیا گیا ہے وہ غلبہ مسیح کے ذریعہ سے ظہور میں آئے گا۔ اور جب حضرت مسیح علیہ السلام دوبارہ اس دنیا میں تشریف لائیں گے تو اُن کے ہاتھ سے دینِ اسلام جمیع آفاق و اطراف میں پھیل جائے گا۔ براہین احمدیہ ص ۴۹۸۔ تو پتہ چلتا ہے قرآن کریم کی آیت ہے اور جس کتاب میں مرزا صاحب نے لکھا ہے فرماتے ہیں قطبی ہے۔ حضور علیہ السلام نے اس کتاب کو پسند کیا تھا۔ اس کا نام قطبی رکھا۔ اللہ کے حکم سے لکھی گئی۔ مُجدد بننے کے بعد لکھی گئی۔ قرآن خدا نے سکھایا اُس کے بعد لکھی گئی۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ قرآن مجید کے اندر اختلاف نہیں ہو سکتا۔ لہٰذا ثابت ہوا کہ عیسٰی علیہ السلام آسمان پر زندہ موجود ہیں۔ اور آیتیں پھر پیش کروں گا۔ کہتے ہیں کہ حضرت مسیح علیہ السلام زندہ ہوں تو وہ امت محمدیہ حضور کے جانشین نہیں ہو سکتے۔ کیوں؟ اُس کے لئے امتی ہونا ضروری ہے۔ مولوی صاحب! آپ اپنی کتابوں کو دیکھیں۔ میں یہی کہوں گا کہ مرزا صاحب کیا فرماتے ہیں اور آپ کیا کہتے ہیں سو دیکھئے مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ یوں تو قرآن شریف سے ثابت ہے کہ ہر نبی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں داخل ہے۔ جیسا اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَتُؤْمِنُنَّ بِهٖ وَلَتَنْصُرُنَّهٗ۔ اس طرح تمام انبیاء علیہم السلام حضور کی اُمت ہوئے۔ جب تمام نبی حضور کی امت ہیں تو اُسی طرح سے عیسٰی علیہ السلام بھی امتی ہیں۔ اور عیسٰی علیہ السلام حضور کی امت کے خادم ہو سکتے ہیں۔ اس لئے کہ ان کی دو حیثیتیں ہیں۔ ایک نبی ہونے کی حیثیت ہے۔ دوسرے حضور علیہ السلام کے

عہ [illegible]

امتی ہونے کی حیثیت ہے۔

کہتے ہیں کُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِيْ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ وَاَنْتَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ۔ دو زمانے ہیں ایک موجودگی کا دوسرے عدم موجودگی کا۔ اور عدم موجودگی کا سبب ہے یوں ہی؛ موت ہے —— مولوی صاحب! اگر یہاں تَوَفَّيْتَنِيْ کے معنے موت کے کئے جائیں تو نعوذ باللہ من ذالک بقول مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کے قیامت کے دن مسیح علیہ السلام جھوٹ بولیں گے۔ مرزا صاحب کے لکھنے کے مطابق وہ اپنی قوم سے جنہوں نے ان کو معبود بنایا۔ شامی۔ وہ مسیح علیہ السلام کی موت کے بعد نہیں خراب ہوئے۔ بلکہ مرزا صاحب فرماتے ہیں مسیح علیہ السلام نے ہجرت کی۔ چلتے چلاتے وہاں سے شام سے پہنچے۔ عراق اور وہاں سے پہنچے ایران۔ وہاں سے افغانستان۔ وہاں سے چلتے چلاتے پہنچے وہاں سری نگر کشمیر میں تو ان کو یہ کہنا چاہیئے تھا کہ كُنْتُ عَلَيْهِمْ شَهِيْدًا مَّا دُمْتُ فِيْهِمْ میں اُن پر گواہ ہوں جب تک کہ میں اُن میں تھا۔ فَلَمَّا هَجَرْتُ اِلَى الْكَشْمِيْرِ كُنْتَ اَنْتَ الرَّقِيْبُ عَلَيْهِمْ جب میں نے کشمیر کی طرف ہجرت کی تو تو رقیب تھا۔ وہ قوم سے جدا ہوئے ہجرت کے ساتھ اور آپ کہتے ہیں موت کے ساتھ۔ بتایئے آپ سچے تو مرزا صاحب کا کہنا غلط ہے اور مرزا صاحب کا کہنا سچا ہے تو آپ غلط ہیں۔ ان کو کہنا چاہیئے تھا کہ میں ہجرت کے ذریعہ علیحدہ ہوا تھا۔ موت کا لفظ نہیں ہے۔ تَوَفَّيْتَنِيْ

کے معنے موت کے یہاں نہیں ہیں۔ آپ نے آیت پیش کی۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ فاعل ہو۔ ذی روح مفعول ہو۔ نیند کا واسطہ قرینہ نہ ہو تو اس کے معنے ہمیشہ موت کے ہوتے ہیں۔ دیکھئے یہی الہام ہوتا ہے مرزا غلام احمد صاحب قادیانی کو۔ کہتے ہیں کہ وہاں جب یہود اُن کو قتل کرنا چاہتے تھے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو۔ اُن کو الہام ہوا اور یہاں مجھے ہندو۔ ہندو قتل کرنا چاہتے ہیں لیکھرام کے معاملے میں سو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ (لہٰذا یہ عیسیٰ پر موت معنے نہیں کرتے) کہتے ہیں اس کے معنے اللہ تعالیٰ نے مجھ پر کھولے ہیں کہ میں تجھے لعنتی موت سے بچا لوں گا۔ تو غضب کیا ہے کہ جب یہ آیت یٰعِیْسٰٓی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے نازل ہوتی ہے۔ وہاں اس کے معنے موت کئے جاتے ہیں اور جب یہی آیت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی پر نازل ہوتی ہے تو اس کے معنے موت سے بچانے کے کئے جاتے ہیں۔ ایک ہی لفظ کے معنے زہر اور اسی کے معنے تریاق ہوگا۔ کیا کرتے ہیں آپ؟ کہتے ہیں میں نے چیلنج آپ کا توڑ دیا۔ اللہ تعالیٰ فاعل ہے۔ ذی روح مرزا صاحب مفعول ہیں۔ باب تفعّل سے ہے۔ نیند کا قرینہ نہیں۔ رات کا قرینہ نہیں اور اس کے معنے موت سے بچانے کے ہیں۔ ہمت ہے تو اس کا جواب دیجئے۔ کہتے ہیں اِنَّ عِیْسٰی ابْنَ مَرْیَمَ عَاشَ مِائَۃً وَّعِشْرِیْنَ سَنَۃً ساری حدیث میرے

عہ سراج منیر کے صفحہ ۱۲ پہ اپنے متعلق یہ الہام لکھ کر بھی اس کے معنی طبعی وفات ہی لکھے ہیں۔ چونکہ طبعی وفات کو لازم ہے کہ وہ بذریعہ صلیب قتل نہ ہو۔ اس لئے سراج منیر کے حاشیہ میں لعنتی موت سے بچایا جانے کا استنباط کیا ہے پس یہ مولوی لال حسین اختر کی غلط بیانی ہے کہ حضرت مرزا صاحب نے اپنے متعلق اس الہام کے معنی طبعی وفات نہیں کئے۔

پڑھئے۔ کتاب بھی دیکھئے یہاں۔ یہ کس سے لیا آپ نے۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ۔ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ۔ اگلا حصہ اس کا پڑھئے۔ ابھی پتہ چل جائے گا اس کے متعلق کیا لکھا ہے اگلا حصہ کیوں چھوڑ دیا ہے؟ کتاب آپ کے پاس نہیں تو ہم آپ کے پاس بھیج دیں گے۔ کہتے ہیں اگلی آیت پیش کی۔ وَالَّذِيْنَ يَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ لَا يَخْلُقُوْنَ شَيْئًا وَّهُمْ يُخْلَقُوْنَ ۝ اَمْوَاتٌ غَيْرُ اَحْيَآءٍ وَمَا يَشْعُرُوْنَ اَيَّانَ يُبْعَثُوْنَ ۝ جناب! یہ ہے بتوں کے متعلق۔ هُمْ جَمَادَاتٌ۔ یہ بتوں کے متعلق ہے۔ زندوں کے متعلق نہیں۔ یہ اس طرح سے ہے۔ اگر یہ معنے ہیں تو پھر جن کی عبادت کی گئی ان کو بھی دیکھئے قرآن مجید نے فرمایا ہے۔ حَصَبُ جَهَنَّمَ اَنْتُمْ لَهَا وَارِدُوْنَ۔ تو مسیح علیہ السلام بھی پھر جہنم میں جائیں گے؟ کیا کر رہے ہیں آپ؟ کہتے ہیں حضرت یحیٰی علیہ السلام کے ساتھ مسیح علیہ السلام کو معراج کی رات دیکھا۔ دیکھنے والے زندہ تھے یا مُردہ؟ جیسے دیکھنے والے حضور زندہ تھے۔ اسی طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام زندہ تھے۔ یہ کون سی بات ہے؟ کہتے ہیں ختم نبوت متنازعہ فیہ نہیں۔ اللہ اللہ۔ متنازعہ فیہ نہیں تو یہ تحریک سنہ ترپن کی کاہے کے لئے چلی تھی۔ کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ حضور کے بعد نہ نیا نبی آ سکتا ہے نہ پرانا۔ ہمارے عقیدے کو غلط بتاتے ہیں تو جس عقیدے کو وہ

غلط بتاتے ہیں۔ آپ اُس عقیدے کو اپنی تائید میں کیسے پیش کر سکتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں نہ نیا آئے گا نہ پرانا آئے گا۔ دونوں غلط ہیں۔ کہتے ہیں چار دفعہ حضور نے نبی فرمایا، میرے بھائی مسلم شریف موجود ہوگی یہاں بھی یہاں بھی ہے لے لیجئے۔ آپ کیا کرتے ہیں، یہ تو اس کے متعلق پتہ نہیں مرزا صاحب نے کیا لکھا۔ جس حدیث میں آپ کہتے ہیں چار دفعہ نبی فرمایا اس حدیث کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ راوی نے اس میں دھوکہ کھایا ہے۔ وہ دھوکے[ـہ] باز کہتا ہے۔ آپ اُس سے استدلال کرتے ہیں۔ مرزا صاحب کا کہنے میں تو آپ کو علم نہیں۔ آپ کو علم ہے تو مرزا صاحب جھوٹ کہتے ہیں۔ کہا نہیں کہا۔ کر اس پر شبہات چمٹے ہوئے ہیں چیونٹیوں کی طرح۔ آپ کیا کہتے ہیں؟ کہتے ہیں کہ ختم نبوت کے بعد عیسیٰ علیہ السلام ٹھیک ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کا آنا ختم نبوت کے منافی نہیں۔ ختم نبوت کے معنی ہیں اِنَّہٗ لَیْسَ کَائِنٌ فِیْکُمْ نَبِیٌّ بَعْدِیْ۔ حضور نے فرمایا میرے بعد نبی ہوگا نہیں، نبی پیدا نہیں ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام کو حضور سے پہلے نبوت مل چکی ہے، یہ اسی طرح سے ہے جیسے فرمایا حضرت عباس کو اَنْتَ خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فِی الْهِجْرَةِ كَمَا اَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ فِی النُّبُوَّةِ۔ اے میرے چچا! آپ اسی طرح سے مکہ سے ہجرت کرنے والوں کے خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ ہیں جس طرح میں خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ ہوں، تو جب حضور نے حضرت عباس کو خَاتَمُ الْمُهَاجِرِیْنَ فرمایا تو کیا سارے مہاجر مر گئے تھے؟ صدیق اکبر حضرت فاروق اعظم حضرت

[ـہ] دھوکے باز ہرگز نہیں کہا یہ مولوی لال حسین صاحب کی غلط بیانی ہے۔

سیدنا عثمان حضرت سیدنا علی حضرت طلحہ زبیر سعد عوف حضور کی ذات گرامی یہ سب مہاجر تھے۔ تو اس کے معنے نہیں کہ پہلے سارے مہاجر مر گئے۔ بلکہ مراد یہ ہے کہ حضرت عباس کے بعد کوئی مہاجر نہیں ہوگا۔ اسی طرح سے مراد ہے کہ حضور کے بعد نبی کوئی نہیں ہوگا۔ پہلا نبی آجائے تو ختم نبوت کے منافی نہیں۔ جیسے حضور اور تمام صحابہ کا خاتم المہاجرین ہونا ان کا مہاجر ہونا خاتم المہاجرین ہونے کے منافی نہیں۔ کہتے ہیں یٰبَنِیۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ۔ سبحان اللہ آپ اس کا سیاق و سباق تو دیکھئے۔ نہ آپ پہلے دیکھتے ہیں اور نہ بعد دیکھتے ہیں۔ درمیان سے لَا تَقْرَبُوا الصَّلٰوۃَ پڑھ دیتے ہیں۔ یہ آپ نے کہاں سے سیکھ لیا۔ اس سے پہلے آدم علیہ السلام کی پیدائش لَقَدْ خَلَقْنٰکُمْ ثُمَّ صَوَّرْنٰکُمْ ثُمَّ قُلْنَا لِلْمَلٰٓئِکَۃِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ سے ذکر شروع ہوتا ہے۔ آدم علیہ السلام کو پیدا کیا۔ اور ملائکہ کو حکم دیا۔ یہاں ذکر کرتے کرتے اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے آدم علیہ السلام کو اس دنیا میں بھیجا۔ دنیا میں بھیجنے کے بعد حکم دیا۔ یٰبَنِیۤ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ۔ یَقُصُّوْنَ عَلَیْکُمْ اٰیٰتِیْ۔ کہ اے اولاد آدم تم میں نبی آیا کریں گے اب یہ وعدہ ہے۔ دیکھئے اسی آیت میں اسی سورۃ میں اللہ تعالیٰ نے اس وعدہ کو کیسا پورا کیا۔ اس کے بعد فرمایا لَقَدْ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِہٖ نوح علیہ السلام کو بھیجا۔ اسی آیت میں فرمایا اِلٰی مَدْیَنَ اَخَاھُمْ شُعَیْبًا۔ شعیب علیہ السلام کو بھیجا۔ اسی میں فرمایا۔ لَقَدْ جَآءَکُمْ رُسُلٌ بِالْبَیِّنٰتِ بہت سے رسولوں کو بھیجا۔ پھر فرمایا ثُمَّ بَعَثْنَا مِنْۢ بَعْدِھِمْ مُّوْسٰی

ہم نے موسیٰ علیہ السلام کو بھیجا۔ پھر فرمایا ان کا ذکر کر کے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ قُلْ یَا اَیُّھَا النَّاسُ اِنِّیْ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِلَیْکُمْ جَمِیْعًا۔ اے میرے حبیب! آپ کہہ دیں میں تمام نبیوں کی طرف اور تمام دنیا کی طرف میں رسول ہوں۔ پہلے نبی قوموں کی طرف تھے۔ ذکر شروع کیا حضرت آدم علیہ السلام سے ختم کر دیا حضور کی ذات گرامی پر۔ اس کے بعد پھر موسیٰ علیہ السلام کا ذکر کیا۔ یہ ہے تفسیر القرآن بالقرآن جس کا وعدہ کیا گیا تھا وہ قرآن مجید اسی سورہ میں ہے کہ وہ نبی بھیجے گئے۔ اچھا جناب! اگر مطلق ہے اے بنی آدم! تو چوہڑے بنی آدم نہیں؟ سکھ بنی آدم نہیں؟ یہودی بنی آدم نہیں؟ یہاں یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا تو ہے نہیں کہ ایماندارو! تم میں نبی ہوں گے تو مان لو کہ چوہڑا بھی سکھ بھی، چمار یہ سب نبی ہو سکتے ہیں۔ اور مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ ممکن ہے کہ ایک اور شخص جو بھنگی ہو زانی ہو۔ ولدالزنا ہو۔ ماں باپ دادے گونہہ اٹھاتے ہوں۔ زنا کرتا ہو۔ چور ہو۔ ممکن ہے اس پر اللہ کا ایسا فضل ہو جائے کہ وہ مسلمان ہو جائے۔ اور پھر یہ بھی ایسا اللہ کا فضل ہو جائے کہ وہ نبی اور رسول بھی بن جائے۔ لیکن جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ایسے شخص کو نبی نہیں بنایا اور نہ بنائے گا۔ لیکن امکان تو ہے نا۔ یہ ہے نبوت کی پوزیشن مرزا صاحب کی نظر میں۔ حرام زادہ ولدالزنا جو ہے وہ بھی نبی ہو سکتا ہے۔ ہم کہتے ہیں ہرگز نہیں ہو سکتا۔ وہ کہتے ہیں امکان ہے۔ اس کا وقوع نہیں ہم کہتے ہیں نہ وقوع ہے اس کا نہ امکان ہے۔ یہ ہے اصل بات۔ چوہڑے عورتیں عورتیں نہیں ہیں بنی آدم؟ چوہڑے بنی آدم نہیں؟ عیسائی بنی آدم نہیں؟ وہ بنی

ہو سکتے ہیں؟ کہتے ہیں شریعت لانے والا نہیں۔ اچھا آیت ایک پڑھئے۔ ایک
حدیث پڑھئے جس میں یہ دو قسمیں ہیں۔ منہ مانگا انعام دوں گا آپ کو۔ اشارات
سے کام نہیں چلتا۔ صریح آیت پڑھئے قرآن کی۔ یا کوئی حدیث کہ نبوت کی دو قسمیں
ہیں۔ ایک تشریعی۔ ایک غیر تشریعی۔ ظلی۔ مجازی۔ حقیقی۔ غیر حقیقی۔ بروزی۔ یہ
جتنی ہیں۔ ایک کا نام لے دیجئے قرآن سے۔ قرآن نے مطلق نبی کہا ہے سبحان اللہ
تو پھر کیا کہوں میں۔ کنز العمال سے حدیث پیش کی کہ اَبُوْبَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ
اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیٌّ۔ بہت اچھا جناب! اس کا اگلا حصہ کیوں نہیں پڑھا۔
یہ تو قرآن کہتا ہے۔ یہودیوں کا کام ہے۔ اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ الْکِتٰبِ
وَتَکْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ۔ ایک حصہ کو لیتے ہو اور دوسرے کو چھوڑ دیتے ہو۔
یہ صداقت آپ مرزا صاحب کی پیش کر رہے ہیں۔ حدیث کی کتاب موجود ہے
پہلا حصہ پڑھا۔ اگلا حصہ چھوڑ دیا۔ اگلا حصہ پڑھیں۔ اس کے اندر جواب موجود ہے۔
مجھ کو کہیں تو میں بتا دیتا ہوں۔ عن هذا الحديث احد ما انکر یہ وہ حدیث
ہے جس کا انکار کیا گیا بلکہ اس کے آگے لکھا ہوا نہیں؟ دھوکہ لال حسین اختر کو نہیں
دے سکتے آپ۔ کہتے ہیں امتی نبی ہو سکتا ہے۔ سبحان اللہ۔ امتی نبی ہو سکتا ہے؟
حضور نے امتی کے متعلق فرمایا قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ
سَیَکُوْنُ فِیْ اُمَّتِیْ ثَلَاثُوْنَ دَجَّالُوْنَ کَذَّابُوْنَ کُلُّهُمْ یَزْعُمُ اَنَّهٗ
نَبِیُّ اللّٰہِ وَاَنَا خَاتَمُ النَّبِیّٖنَ لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ۔ فرمایا میری امت میں سے
تیس دجال اور کذاب ہوں گے۔ وہ امتی نبی کہلائیں گے۔ امت میں سے جو نبوت
کا دعویٰ کرے وہ دجال اور کذاب ہے جیسا کہ مسیلمہ کذاب تھا۔ لکھ لو۔ کیا

مرزا صاحب نے اس کو مرتد نہیں لکھا؟ کہ مسلمان تھا۔ مرتد ہوا۔ وہ مسلمان تھا اس کے بعد مدعی نبوت ہوا۔ جیسے مرزا صاحب بھی پہلے مسلمان تھے پھر بعد میں مدعی نبوت ہوئے۔ جو دعویٰ نبوت کا کرے گا۔ دائرہ اسلام سے خارج۔ کہتے ہیں افسوس مرزا صاحب کا پیش کرنا تھا۔ آیت۔ ایک دو آیتیں پیش کیں۔ قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی۔ ایک اور اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا۔ بہت اچھا جناب۔ کہتے ہیں کہ جو جھوٹا ہو اللہ تعالیٰ اسے خائب و خاسر کرتا ہے۔ بہت اچھا جناب! سنئے خائب و خاسر کی بات۔ مرزا صاحب اپنے مقصد میں ناکام ہوئے۔ ۱۔ براہین کی تکمیل نہ کر سکے حالانکہ لکھا تھا کہ اس کے پچاس حصے ہوں گے۔ پانچ حصے لکھے۔ کامیاب نہ ہوئے۔ مرزا صاحب نے لکھا۔ قادیان کا منارہ شروع کیا اس کو کامل نہ کر سکے۔ ناکام ہوئے۔ محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوا تو ناکام ہو گئے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم خان زندگی میں نہ مرا تو ناکام ہوئے۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری ہیضے یا طاعون کی موت سے نہ مرے ناکام ہوئے۔ خواتینِ مبارکہ تیرے نکاح میں آئیں گی۔ یہ الہام اللہ کا تھا۔ خواتینِ مبارکہ چھوڑ ایک خاتون مبارک چھوڑ نامبارک بھی ان کے نکاح میں نہ آئی۔ ساری عمر اسی خیال میں رہے۔ اسی دھن میں رہے کہ خواتینِ مبارکہ آئیں گی۔ کوئی نہ آئی۔ ناکام ہوئے۔ فرمایا لیکھرام پر خارق عادت عذاب آئے گا۔ لیکھرام پر خارق عادت عذاب کوئی نہیں آیا۔ بلکہ لیکھرام کی پیشگوئی سچی ہوئی جو اس نے مرزا صاحب کے متعلق کی تھی کہ مرزا غلام احمد قادیانی تین سال میں ہیضہ کی موت سے مریں گے۔ مرزا صاحب[*] خود کہتے ہیں میعاد کا کوئی اعتبار نہیں ہوتا۔ اصل واقعہ کو ہونا

---

[*] صرف پیشگوئی کے مشروط ہونے کی صورت میں میعاد میں تاخیر ہو سکتی ہے۔ لیکھرام کی پیشگوئی مشروط نہ تھی۔ [illegible]

چاہیئے۔ مرزا صاحب نے ہیضہ کی موت سے مر کر بتایا کہ ایک بے ایمان کافر کی پیشگوئی سچی ہوئی۔ مرزا صاحب کی وہ پیشگوئی بھی جھوٹی ہوئی۔ آپ لکھتے ہیں عالم کباب آئے گا جس کے نو نام ہیں۔ اسے ورڈ اینڈ ٹورلز۔

کلمۃ اللہ خان۔ عالم کباب۔ شادی خان۔ بذرالیوم المبارک نو نام تھے۔ وہ کیوں نہ آیا۔ وہ ماں کے پیٹ میں کیوں تحلیل ہو گیا۔ مرزا صاحب ناکام ہوئے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی طرح میں قوم کو رہائی دلواؤں گا۔ جیسے موسیٰ علیہ السلام نے قوم کو رہا کیا تھا میں کراؤں گا۔ قوم ساری کی ساری غلام رہی مرزا صاحب اس میں بھی ناکام رہے۔ مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے کہ مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں۔ پیشگوئی غلط ہوئی۔ وہاں کی ہوا نصیب نہ ہوئی۔ مرزا صاحب جھوٹے ثابت ہوئے۔ موت کے معنی فتح کے نہیں ہوتے۔ یہ نہ کہہ دیجئے موت کے معنے فتح کے ہیں۔ موت کے معنے فتح کے ہیں تو ایکسڈریا جو شخص کھائے اور مر جائے تو سمجھ لے میری فتح ہوئی۔ پیشگوئی غلط ہوئی۔ مرزا صاحب نے الہام پیش کیا بکر و ثیب کہ ایک کنواری سے تیرا نکاح ہوگا اور اس کے بعد ایک بیوہ سے ہوگا کسی بیوہ سے نہیں ہوا۔ لہٰذا مرزا صاحب ساری عمر اس کے انتظار میں رہے اور ناکام ہوئے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اسلام سے چالیس سال کا پتہ چلتا ہے کہ دعوت چالیس سال تک ہوگی۔ دس برس گذر گئے تیس برس رہ گئے۔ ۱۸۹۲ء میں کہتے ہیں۔ ۱۹۰۸ء میں مرزا صاحب مر گئے۔ اپنی ناکامی پر مہر تصدیق ثبت کر گئے۔ اور کیا ہوا کہ مرزا صاحب ہیضے

بقیہ حاشیہ صفحہ ۲۷۔ پھر اس نے آپکے تین سال میں مرنے کی پیشگوئی کی تھی تو آپکی زیست کے تین سال کے اندر سمٹ جانے کی پیشگوئی بھی تھی۔ خدا تعالیٰ نے اسے جھوٹا کر دیا۔ ملاحظہ ہو (کلیات آریہ مسافر)

نبی ثابت نہ ہوئے۔ کہتے ہیں مرزا صاحب مجھے الہام ہوا[1] اِنّی اُحافظُ کُلَّ مَن فِی الدّار کہ مرزا جو تیرے گھر میں رہتا ہے میں طاعون سے اُس کی حفاظت کروں گا سینے پر ہاتھ رکھ کر کہہ دیجئے کہ مرزا صاحب کو خود طاعون نہیں ہوا۔ گلٹی نہیں نکلی۔ اس میں بھی ناکام ہوئے۔ مرزا صاحب نے کہا میں کسرِ صلیب کروں گا۔ کوئی کسرِ صلیب نہیں ہوا۔ اسی طرح سے عیسائی دندنا رہے ہیں ساری دنیا میں۔ میں حوالہ پیش کروں گا۔ مرزا صاحب اس میں ناکام ہوئے۔ پھر آپ کہتے ہیں نبی۔ جو حضور کی توہین کرے وہ نبی ہو سکتا ہے؟ مرزا صاحب کہتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں کہ ہم میں اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عیسائیوں کے ہاتھ کا بنا ہوا[2] پنیر کھایا کرتے تھے حالانکہ مشہور تھا اس میں سؤر کی چربی پڑتی ہے۔ ماں نے بچہ نہیں جنا جو دنیا میں میرے سامنے ایک حدیث پیش کر دے جس میں حضرت عائشہؓ کا قول موجود ہو کہ ہم ایسی کھایا کرتے تھے جس میں سؤر کی چربی پڑتی ہے۔ پھر مرزا صاحب نے مسیح علیہ السلام اور حضور کی توہین کی۔ کہتے ہیں آپ نے حوالے نہیں دیئے ہیں۔ اس لئے میں بھی

---

[1] یہ واقعہ الہام حفاظت سے پہلے کا ہے۔

[2] حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے پنیر والی روایت حضرت ام المومنین عائشہ الصدیقہ رضی اللہ عنہا کی طرف منسوب ہی نہیں کی۔ بلکہ اس جگہ پر شبہ کی صفائی کے متعلق ان کا ایک صحابی پیش کرنے کے بعد بعض احادیث کا مضمون پیش کر کے یہ ہدایت فرمائی ہے کہ وہم سے بچنا چاہیئے اور اصول اخذ کیا ہے کہ ہر ایک چیز پاک ہے محض شک سے کوئی چیز پلید نہیں ہو جاتی۔ کسی چیز کو پلید یقین کی بنا پر قرار دینا چاہیئے نہ کہ شک کی بنا پر۔ پنیر کے متعلق صرف مشہور تھا کہ اس میں سؤر کی چربی پڑتی ہے۔ اس لئے صحابہ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اسے استعمال کر لیتے تھے۔ خلاصہ مفہوم مکتوب حضرت مسیح موعود مندرجہ الفضل ۲۲ر فروری سنہ ۱۹۲۴ء۔

نہیں دیتا آپ کو علم ہے۔ آپ اگر مجھے کوئی سوال کہیں گے میں اسی وقت نکال دوں گا

مرزا صاحب کہتے ہیں کہ جب پہلی دفعہ حضور علیہ السلام پر جبرئیل نازل ہوئے تو حضور نے یقین نہ کیا اور سمجھا کہ میرے ساتھ شیطان مکر کر رہا ہے۔ اور کہتے ہیں[1] کسی شخص کو الہام ہو اور اس کو شک رہ جائے کہ یہ رحمانی ہے یا شیطانی تو وہ یقیناً شیطانی ہوتا ہے۔ اب صغریٰ کبریٰ حد اوسط اور نتیجہ نکالئے کہ حضور کو یقین ہو گیا تھا کہ میرے ساتھ شیطان کھیل رہا ہے یہ شیطان کا مکر ہے۔ اللہ تعالیٰ کی نبوت پہ حضور کو اس وقت ایمان نہیں آیا تھا۔ پھر حضرت مسیح علیہ السلام کی توہین کی۔ کہتے ہیں۔ یورپ کے لوگوں کو جس قدر شراب نے نقصان پہنچایا ہے اس کی وجہ تو یہ ہے کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ علیہ السلام بھی موجود ہے اور شراب پیا کرتے تھے۔ پھر یسوع مسیح کی کہتے ہیں تین دادیاں اور نانیاں زناکارہ کسبی عورتیں اور کنجریاں تھیں جن کے خون سے حضرت مسیح علیہ السلام پیدا ہوئے۔ یہ نبی کی عزت ہے۔ پھر جب مسیح آئے گا تو کیا کہتے ہیں وہ سور کھائے گا۔ نعوذ باللہ من ذالک ثم نعوذ باللہ شراب پئے گا، خنزیر کھائے گا۔ یہ مسیح علیہ السلام کے متعلق کہا۔ حضرت سیدنا حسین کے متعلق فرماتے ہیں کہ۔۔

نَسِیْتُمْ جَلَالَ اللّٰہِ وَالْمَجْدَ وَالْعُلٰی
وَمَا وِرْدُکُمْ اِلَّا حُسَیْنٌ اَتُنْکِرُ

---

[1] یہ حدیث کی شرح عمدۃ القاری میں قاضی عیاض کا قول بھی لکھا ہے فقد خاف ان یکون من الشیطان کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس واقعہ سے ڈرے کہ یہ شیطان کی طرف سے نہ ہو۔ مگر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ شک تو جلد دور ہو گیا پس صغریٰ کبریٰ کی بنا پر جو نتیجہ مولوی لال حسین نے نکالا ہے اس میں صریح مغالطہ ہے۔

وَھٰذَا عَلَی الْاِسْلَامِ مِنْ اَخْزَی الْمَصَائِبِ
لَدٰی نَفَحَاتِ الْمِسْکِ قَذَرٌ مُقَنْطَرٌ

کہتے ہیں کہ لوگو! تم اللہ کو بھلا گئے اور تمہاری اور تم اس وقت حسین کو یاد کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے مقابلے میں حسین کا ذکر ایسے ہے جیسے کستوری کی خوشبو کے سامنے گوہ کا ڈھیر ہوتا ہے۔ یہ ہے تشبیہ حضرت حسین کے ذکر کو دیکھو حضور فرماتے ہیں اَلْحَسَنُ وَالْحُسَیْنُ سَیِّدَا شَبَابِ اَھْلِ الْجَنَّۃِ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ان کا ذکر جو ہے وہ گوہ کا ڈھیر ہے۔ پھر کہتے ہیں ؎

کربلائیست سیر ہر آنم ❊ صد حسین است در گریبانم

میں کربلا کی سیر کر رہا ہوں۔ سو حسین میرے گریبان میں ہیں۔ اچھا یہ بتائیے آپ کہتے ہیں نبی ولی کی زندگی پاک ہوتی ہے۔ مرزا صاحب نے اللہ دیا کنجر کی زنا کی خرچی کا مال منگوا کے کھایا تھا یا کہ نہیں کھایا تھا۔ یہ کتابیں میرے پاس موجود ہیں۔ جو زنا کی کمائی کا مال کھائے وہ بھی نبی ہو سکتا ہے۔ پھر مرزا صاحب کہتے ہیں۔ جوانی کا کلام ہے۔ عین جوانی کا کلام۔

سبب کوئی خداوندا بنا دے　　کسی صورت سے وہ صورت دکھا دے
کرم فرما کے آ او میرے جانی　　بہت روئے ہیں اب ہم کو ہنسا دے

بتائیے یہ شعر کس معشوقہ کی شان میں کہے گئے ہیں۔ جو عورتوں کے عشق میں اشعار کہے وہ نبی ہو سکتا ہے۔ پھر مرزا صاحب نے کہا ہے۔ رات کو بھانو سے اور عائشہ سے مٹھیاں بھروایا کرتے تھے۔ غیر محرم عورتوں سے۔ یہ کیریکٹر جس کا ہو اس کو ہم کہہ سکتے ہیں کہ وہ نبی ہے۔ نعوذ باللہ من ذالک۔ مٹھیاں بھروانے کے لئے جسم دبانے کیلئے

؎ ۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے عشق میں یہ اشعار کہے گئے ہیں۔

مرید نہیں رہے تھے۔ اور اگر دست نرم و نازک ہی اس کے لئے بنے ہیں تو بیوی صاحبہ موجود تھیں۔ بیگم صاحبان سے مٹھیاں بھروا لیتیں کو آپ کہتے ہیں نبی ہیں۔ دیکھئے میرے بھائی آپ نے غلطی یہ کی۔ آپ کا فرض یہ تھا جیسے قرآن مجید سے یا کسی حدیث سے جیسا مسیح علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ مُبَشِّرًا بِرَسُوْلٍ یَّاْتِیْ مِنْ بَعْدِی اسْمُهٗ اَحْمَدُ فَلَمَّا جَآءَهُمْ بِالْبَیِّنٰتِ قَالُوْا هٰذَا سِحْرٌ مُّبِیْنٌ ٥ جیسے عیسیٰ علیہ السلام کے بعد حضور نے تشریف لانا تھا۔ مسیح علیہ السلام نے ان کی بشارت دی۔ قرآن نے ذکر کیا۔ قرآن کی کوئی آیت پیش کرتے یا حدیث کہ میرے بعد غلام احمد آئے گا۔ وہاں تو مسیح لے آتا ہے۔ لَا اِسْتِعَارَةَ فِی الْاَعْلَامِ پراپر ناؤن (Proper Noun) میں کوئی استعارہ نہیں ہوتا۔ آپ کہتے ہیں الہام ہوا تھا۔

آئی شیل گو یو اے لارج پارٹی آف اسلام (I shall give you a large party of Islam)

وہ مسلمان ہوتا تو سب سے پہلے مرزا صاحب کا اسلام ثابت ہوگا تو آپ کا ہوگا۔ وہ تو ان کا اسلام ثابت نہیں ہوا جس کا یہ کیریکٹر ہو وہ مسلمان۔

کہتے ہیں خدمت اسلام کی۔ مسجدیں۔ ہم نے مسجدیں نہیں بنائیں؟ کون سی جگہ ہے جہاں ہماری مسجد نہیں؟ کون سی جگہ ہے دنیا میں جہاں ہماری تبلیغی جماعت نہیں؟ کون سی جگہ ہے جہاں مسلمان نہیں؟ آؤ بتاؤ مرزا صاحب نے کیا کیا؟ کچھ نہیں کیا۔ ایک بات۔

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَاشَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

حضرت! ابھی منشی جی کی تقریر میں مولانا نے کئی ایک اعتراضات کئے ہیں۔ میرے ڈسپوزل (disposal) پر دس منٹ ہیں۔ سارے اعتراضات کا جواب ان دس منٹوں میں نہیں دیا جا سکتا۔ لیکن میں ان کے ہر اعتراض کا جواب انشاء اللہ اسی مجلس میں دوں گا۔ مولانا کہتے ہیں "ازالہ اوہام" میں مثیل موعود لکھا ہے مسیح موعود نہیں لکھا۔ یہ دیکھیے "ازالہ اوہام"[1] ہے "مسیح موعود" کتنا بڑا موٹا ہیڈنگ ہے۔ جناب فرماتے ہیں کہ یہ جو حدیث ہے لَا نَبِیَّ بَعْدِیْ انہوں نے پیش کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے۔ اِنَّهٗ لَيْسَ كَائِنٌ فِيْكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِيْ کہاں فرمایا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے؟ حوالہ دیجیے! یہ لفظ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے دکھانے ہوں گے۔ اِنَّهٗ لَيْسَ كَائِنٌ فِيْكُمْ نَبِيٌّ بَعْدِيْ۔ آپ نے خَاتَمُ الْمُهَاجِرِيْنَ پیش کی۔

---

[1] ازالہ اوہام ص ۳۸۱

۴ میں نے بتایا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم آخری نبی ہیں۔ خَاتَمُ الْمُہَاجِرِیْن
۵ سے مراد آخری مہاجر ہے۔ میں نے آیت پڑھی کہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ
اس کو آپ نے یوں ٹھکرانے کی کوشش کی۔ کہتے ہیں سیاق کے مطابق معنے کرو۔ تو
دیکھو اس کا سباق کیا ہے۔ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ۔
اے بنی آدم! ہر عبادت کے وقت زینت اختیار کرو۔ کن لوگوں کو حکم ہو رہا ہے۔
محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے ماننے والوں کو۔ کہتے ہیں کہ بنی آدم کا جو لفظ ہے۔
تو کافروں میں نبی ہو سکتا ہے۔ کیونکہ کافر بھی نبی ہو سکتا ہے مولانا! دیکھو سوچو کہ بات
۶ کہاں ہوتی۔ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت سے باہر کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ نبی
نبی کا مصدق ہو سکتا ہے۔ نبی کا کافر جو ہے وہ تو ولی بھی نہیں ہو سکتا۔ مومن بھی نہیں
ہو سکتا بالکل خاسر ہوتا ہے۔ قرآن کریم میں یہ بتایا گیا ہے صاف طور پر کہ جو شخص
اسلام کو نہیں مانے گا وہ خاسر ہوگا۔ جناب مولانا! آپ نے فرمایا مرزا صاحب
نے لکھا ہے کہ چوڑھے اور چمار نبی ہو سکتے ہیں۔ شکر ہے کہ آگے کہہ دیا کہ یہ خدا کی
سنت نہیں۔ اصل بات یہ ہے کہ یہ مسئلہ ہے علمی۔ اور مولانا کے بس کی بات نہیں۔
اسی جگہ پڑھ کے دیکھو۔ دو خدا کی صفتیں ہیں جو زیر بحث ہیں۔ ایک ہے قدرت
ایک ہے حکمت۔ فرماتے ہیں قدرت کی صفت کو اگر دیکھا جائے تو ہر نیک آدمی
خواہ چوڑھا اور چمار مسلمان ہو کر نیک بن جائے۔ قدرت کے لحاظ سے تو خدا
بنا سکتا ہے۔ حکمت کے خلاف ہے۔ اس لئے جب قدرت کے ساتھ حکمت ملتی
ہے تو چوڑھے چمار کو نبی نہیں بنایا جا سکتا۔ یہ لکھا ہوا موجود ہے جناب مولانا!
آپ کہتے ہیں قرآن سے تقسیم دکھاؤ کہ نبی دو قسم کے ہیں۔ سنئے گا۔ قرآن میں تقسیم ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا لِلَّذِيْنَ هَادُوْا[1] ہم نے تورات نازل کی جس میں ہدایت اور نور ہے۔ اس تورات کے ذریعہ کئی نبی فیصلہ دیتے تھے اُن لوگوں کے لئے جو یہودی ہیں۔ بتلاؤ یہ نبی تورات کے ماتحت تھے یا نہیں؟ دو قسم کے نبی ثابت ہو گئے۔ ایک شریعت لانے والے۔ دوسرے شریعت کے ماتحت آنے والے کہتے ہیں امتی نبی کہتے ہیں کہ ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں کہ میں حدیث پڑھتا ہوں۔ امتی نبی بھی نہیں ہو سکتا۔ اور پھر مسیلمہ کذاب کی مثال دی۔ مسیلمہ کذاب ان کے نزدیک اُمتی نبی تھا۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ مسیلمہ کذاب نے زنا کو حلال قرار دیا۔ مسیلمہ کذاب نے شراب کو جائز رکھا۔ انکار کریں تو میں انشاء اللہ حوالہ پیش کروں گا۔ یہ دیکھئے حجج الکرامہ کے اندر نواب صدیق حسن خان صاحب نے یہ باتیں لکھی ہیں۔

(مولوی حسین صاحب اختر نے کہا۔ بزرگان اسلام کا کوئی حوالہ صحیح نہیں ہو سکتا۔ سوائے قرآن کے۔)

اچھا صاحب! قرآن میں تو نہیں لکھا ہوا کہ غیر امتی آ سکتا ہے۔ قرآن میں تو یہی لکھا ہے کہ امتی آ سکتا ہے۔ مَنْ يُّطِعِ اللّٰهَ وَالرَّسُوْلَ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الَّذِيْنَ اَنْعَمَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ[2] جو پیروی کرے گا وہ نبیوں میں سے ہوگا صدیقوں میں سے ہوگا۔ شہیدوں میں سے ہوگا۔ صالحین میں سے ہوگا۔ پیروی شرط ہے۔ امتی نبی آ سکتا ہے۔ کہتے ہیں حدیث میں آیا ہے تیس دجال ہوں گے۔ جناب مسیح جو

---

[1] سورہ مائدہ آیت ۴۵۔

[2] سورہ نساء [illegible]۔

آنے والا موعود ہے وہ بھی ان دجالوں میں شامل ہو سکتا ہے؟ آپ اس کو امتی نبی مانتے ہیں یا نہیں؟ مسیلمہ کذاب مثیل نہیں ہو سکتا وہ تشریعی نبوت کا مدعی تھا امتی نبی نہیں ہو سکتا ہے۔ آپ مسیح کو امتی نبی مانتے ہیں۔ اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنا مانتے ہیں۔ میں نے بتایا تھا کہ اسی پوزیشن میں ہم مرزا صاحب کو مانتے ہیں۔ صرف تعیینِ شخصیت میں فرق ہے ورنہ مقام اور پوزیشن ایک ہے۔ میں نے کہا تھا "قَدْ خَابَ مَنِ افْتَرٰی" کہ جھوٹا ناکام ہوتا ہے۔ اس پر مولوی صاحب نے ایک لمبی چوڑی بحث کی۔ اور اعتراضات کی بھرمار کر دی چند منٹ کے اندر۔ کہتے ہیں براہین کی تکمیل نہ کر سکے۔ براہین کی تکمیل جو ہے اس کے متعلق آپ نے اشتہار میں لکھ دیا کہ اب مجھ کو خدا نے اپنے تصرف میں لے لیا ہے۔

اب وہ کام جو ہے۔ اب میں الہام کے ماتحت میں نے دعویٰ کر دیا ہے اس لئے اب بحثیں جو ہیں وہ دوسرے رنگ میں آگئی ہیں اس لئے یہ پانچ جلدیں جو میں نے لکھ دی ہیں وہ کافی ہیں۔ اس کے بعد کہتے ہیں قادیان کا منارہ نہ بنا۔ زندگی میں نہ بنا تو بنا ہوا ہے یا نہیں؟ تکمیل تو ہو گئی نا جناب!

کہتے ہیں مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری جو ہیں وہ زندہ رہے اور مرزا صاحب فوت ہو گئے۔

مولوی ثناء اللہ صاحب نے مقابلے میں بددعا کی؟ حضرت صاحبؑ نے چیلنج دیا مقابلے میں بددعا کرو۔ مولوی ثناء اللہ نے کہا تمہاری یہ تحریر مجھے منظور نہیں ہے۔ پس جب مولوی ثناء اللہ صاحب نے اس طریقِ فیصلہ کو منظور نہیں کیا تو آپ کو پیش کرنے کا کیا حق حاصل ہے؟

کہتے ہیں خواتین مبارکہ نکاح میں آئیں گی ——

خواتین مبارکہ آئی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ ساری حضرت مرزا صاحبؑ کے نکاح میں آئیں۔ آپ کے خاندان میں جو خواتین مبارکہ آئیں گی۔ دیکھ لو آ رہی ہیں خواتین مبارکہ۔

کہتے ہیں لیکھرام کی پیشگوئی خارق عادت طور پر پوری نہ ہوئی۔ حضرت صاحبؑ فرماتے ہیں ؎

بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا[1]
سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ

لیکھرام عید کے قریب دن میں قتل کیا جائے گا۔ دیکھو خارق عادت بات پیشگوئی بتاتی ہے۔ لیکھرام عید کے ساتھ کے دن قتل ہوا۔ اور اس کا قاتل گرفتار نہ ہو سکا یہ خارق عادت ہونے کی دلیل ہے۔

جناب کہتے ہیں لیکھرام کی پیشگوئی پوری ہو گئی۔ اس نے کہا مرزا صاحب

---

[1] پیشگوئی بشّرنی ربّی وقال مبشّرا: ستعرف یوم العید والعید اقرب کرامات الصادقین کے جس قصیدہ میں درج ہے بیشک اس قصیدہ میں مخاطب مولوی محمد حسین صاحب ہیں مگر یہ پیشگوئی انکے متعلق نہیں بلکہ لیکھرام ہی کے متعلق ہے مولوی محمد حسین صاحب تو ان معنی میں مخاطب ہیں کہ وہ بھی یہ بشارت عید کے ساتھ کے دن پوری ہوتی دیکھ لیں گے۔ اس بشارت کی تفصیل آگے اسی کتاب کرامات الصادقین میں بشّرنی ربّی بموتہ فی سِتٍّ سَنَۃ کے الفاظ پر ہے جس کہ خدا نے مجھے لیکھرام کے چھ سال کے اندر مرنے کی بشارت دی ہے پس لیکھرام کی ہلاکت کی بشارت کے ساتھ مولوی محمد حسین صاحب کیلئے یہ پیشگوئی کی گئی ہے کہ وہ اپنی زندگی میں بشارت کا پورا ہونا دیکھ لیں گے۔ یہ کس قدر عظیم الشان نشان ہے کہ مولوی محمد حسین زندہ ہوں گے کہ وہ عید کے ساتھ کے دن بشارت کا پورا ہونا دیکھ لیں گے۔ یہ بات تو آپ بھی جانتے ہیں کہ عید سے متعلقہ پیشگوئی لیکھرام کی ہلاکت کے متعلق کی گئی تھی۔

تیس سال کے اندر ہلاک ہو جائیں گے۔ سچے ہو تو بتائیں کہ۔ اور بتاؤ اس حالت تیس سال کے اندر مرزا صاحب ہلاک ہو گئے؟ وہ آپ چھٹے سال مر گیا۔ اور حضرت مرزا صاحب زندہ رہے اور کئی سال اس کے بعد زندہ رہے۔ آپ مغالطہ تو نہ دیں جناب۔

کہتے ہیں کہ مکہ میں مریں گے یا مدینہ میں اس کی تشریح آگے پڑھ دیتے ہیں نہیں کرنا چاہتا اس کی تشریح جو آگے لکھی ہے وہ پڑھ کر سنا دیں۔

کہتے ہیں بکر و ثیب ایک باکرہ آئے گی ایک ثیب آئے گی یہ ہے اجتہاد حضرت مرزا صاحب کا کہ ایک اور نکاح ہوگا۔ لیکن اجتہاد نبی کا ضروری نہیں ہے کہ ہر موقعہ پہ صحیح ہو۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم میں سے جو لمبے ہاتھوں والی ہے اپنی بیویوں میں وہ پہلے فوت ہو گی بیویوں نے ہاتھ ماپنے شروع کئے فوت وہ ہوئی جس کے ہاتھ لمبے نہیں تھے۔ بتاؤ کہ پیشگوئی پوری ہوئی یا کہ نہیں ہوئی؟

آپ بعد میں تاویل کرتے ہیں کہ لمبے ہاتھوں سے مراد صدقہ دینا تھا۔ لیکن نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ ناپے ازواج مطہرات نے۔ اور ظاہر ہے تعبیر یہ نکلی کہ صدقہ دینے والی پہلے فوت ہوگی اور اس کے ہاتھ چھوٹے تھے۔ حضرت زینبؓ کی وفات پہلے ہوئی۔ بتاؤ یہ پیشگوئی سچی نکلی یا نہیں؟ جس طرح وہ سچی نکلی اسی طرح یہ بکرؓ و ثیبؓ کا مفہوم واقعات نے یہ بتایا کہ بکرہ آئیگی ثیبؓ رہ جائے گی آپ پہلے فوت ہو جائیں گے۔ آپ کی بیوی باکرہ ہوگی اس سے نکاح ہوگا آپ کا۔ آپ وفات پا جائیں گے وہ بیوہ رہ جائے گی۔

اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ گھر کے اندر رہنے والوں کی میں حفاظت

ـه الہام میں طاعون سے حفاظت سے مراد یہ ہے کہ جو شخص چار دیواری کے اندر رہنے والوں کو طاعون [illegible]

کرے گا۔ کہتے ہیں مرزا صاحب کو گلٹی نکلی۔ ابھی مر گئے مرزا صاحب طاعون کے ساتھ! حضرت صاحبؑ نے لکھا ہے کہ طاعون کے ساتھ اس جگہ کوئی نہیں مرے گا۔ محض گلٹی کا نکل آنا یہ کوئی دلیل نہیں ہے یہ تو علاج ہے گلٹی یعنی اس وقت کا یہ حقیقت یہ علاج ہوتا ہے طبعی۔ اس علاج میں بعض لوگ جب برداشت نہیں کرتے اس زہر کی جو [illegible] ہو چکا ہوتا ہے مر جاتے ہیں۔ پس حضرت مرزا صاحب کے گھر میں ایک نفس بھی نہیں مرا۔

کہتے ہیں کسر صلیب کوئی نہ ہوئی۔ عیسائی دندنا رہے ہیں۔ ابھی کچھ اور عرصہ تک عیسائی دندنائیں گے۔ لیکن عیسائیوں کی ریڑھ کی ہڈی توڑ دی گئی ہے۔ عیسائی اس لئے دندنا رہے ہیں کہ آپ مسیح کو زندہ مانتے ہیں۔ آپ خالق طیور مانتے ہیں۔ آپ ان کی مدد کرتے ہیں۔ اس لئے لوگ جو ہیں وہ آپ لوگوں پر اعتراض کرتے ہیں۔ احمدیت کے سامنے عیسائی نہیں ٹھہر سکتا۔ ہر میدان میں عیسائی شکست کھا چکے ہیں اور عیسائی اعتراف کر رہے ہیں۔ ہم نے افریقہ میں جا کر اسلام کے جھنڈے گاڑ دیئے اور ہم نے وہاں مدارس اور کالج قائم کر دیئے۔ آپ کہتے ہیں مسجدیں تو ہم بھی بناتے ہیں۔ اپنے گھر میں بناؤ۔ باہر نکل کر کون سی مسجد تم نے بنائی ہے۔ اس کا تو ثبوت دیا ہوتا۔ کہتے ہیں قرآن

بقیہ حاشیہ ص۳۸ ۔ موت سے محفوظ رکھا جائے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اپنے قلم سے ان الفاظ میں موجود ہے کہ:

(ا)۔ چنانچہ اس الہام کی تشریح ہے۔ جیسے میں ہر ایک ایسے انسان کو طاعون کی موت سے بچاؤں گا جو تیرے گھر میں ہوگا: نزول المسیح ص۲ نیز دیکھو کشتی نوح ص۔ (ب)۔ تحقیق سے معلوم ہوا ہے کہ طاعون کی گلٹی کا ذکر مکتوبات مسیح موعود میں مکتوب بنام [illegible] جو بڑی رستم علی صاحب میں ہے جو اندازاً ۱۹۰۲ء یا ۱۹۰۶ء میں لکھا گیا۔ اور الہام انی احافظ کل من فی الدار سو اللہ تعالیٰ کا ہے پس مولوی [illegible] کا بیان غلط ہے کہ گلٹی اس الہام کے بعد نکلی۔

ہم بھی شائع کرتے ہیں۔ ایمی جناب! قرآن کریم کے تراجم کس نے شائع کئے؟ انفرادی کوشش سے بعض لوگوں نے ترجمہ کر دیا۔ ہم بے شک ان کے شکر گزار ہیں لیکن ہر کام اجتماعی تنظیم کو چاہتا ہے۔ کوئی تنظیم آپ کی ایسی ہے جو مبلغین تیار کر کے باہر بھیجتی ہو۔ سنتے ہیں ہم ہر جگہ تبلیغ کرتے ہیں۔ ہاں بے شک اپنی مساجد میں آپ ضرور کرتے ہیں۔

لکھتے ہیں خَشِیْتُ عَلٰی نَفْسِیْ مرزا صاحب نے کہا ہے کہ شیطان کا جو یہ تصرف ہے۔ یہ لوگ جو ہیں ان کے مفسر خود تسلیم کرتے ہیں کہ شیطان کا تصرف نبی پر ہو سکتا ہے پر اس کو قائم نہیں رکھا جاتا۔ اِذَا تَمَنّٰی اَلْقَی الشَّیْطٰنُ فِیْٓ اُمْنِیَّتِهٖ فَیَنْسَخُ اللّٰهُ مَا یُلْقِی الشَّیْطٰنُ[1]۔

لکھتے ہیں حضرت عیسٰی شراب پیا کرتے تھے لکھا ہوا ہے آگے بھی پڑھیے۔ وہاں لکھا ہے انجیل کی رُو سے یہ شے اس وقت حلال تھی شراب اُن میں۔ جب ایک چیز حلال ہو وہ قابل اعتراض نہیں ہوتی۔

لکھتے ہیں امام حسین کے متعلق لکھا کہ خدا کے مقابلہ میں گوہ کا ڈھیر ہے۔ ہرگز نہیں یہ لکھا۔ آپ نے لکھا ہے کہ امام حسین کو خدا کا شریک ٹھہرانا ایسا ہے یعنی شرک ایسا ہے توحید کے مقابلہ میں گویا گوہ کا ڈھیر ہو۔ امام حسین کی شان میں کچھ نہیں کہا۔ آپ کیوں غلط بیانی کرتے ہیں۔

لکھتے ہیں "کربلا ایست سیر ہر آنم" — مومن کی سیر ہر آن کربلا میں ہی ہونی چاہیئے اور کہاں ہو! مومن تو اپنی جان کو فدا کرنے کے لئے تیار رہتا ہے۔

لکھتے ہیں مرزا صاحب نے اللہ دیا کی بہن کی خرچی کا مال کھایا۔ سچے ہو تو

---

[1] سورہ حج ع ۷۔

ناظر حوالہ! ـــــ چلو اس پر فیصلہ ہو جائے گا ـــ! آپ نے غلط کہا ہے۔ مرزا صاحبؒ نے ہرگز اس مال کو نہیں کھایا۔ آپ نے ایک فتویٰ دیا ہے کہ حرام مال مکسوبہ مال جو ہے اس کو خیرات میں دینا جائز ہے۔ یہ آپ کے دیوبندی علماء کا فتویٰ میرے ہاتھ میں ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ زنا کا مکسوبہ مال خیرات میں دینا جائز ہے۔ فتویٰ امداد دیکھ لیجئے! (لال حسین اختر درمیان میں بول پڑے لو کہا سوائے مرزا صاحب کے کسی کا حوالہ پیش نہیں ہو سکتا۔ یہاں آ گئے ہیں آپ؟ میں مرزا محمود کی وہ باتیں بیان کروں گا کہ ـــ)

قاضی صاحب:۔ بے شک کریں۔ لال حسین نہیں کریں گے۔ شرائط کی پابندی ہوگی۔ اب نہیں چل سکتے۔ کہئے جی ان سے جناب صدر صاحب سوائے قرآن حدیث کے مرزا صاحب کے اقوال کے کوئی قول پیش نہیں ہو سکتا یہاں۔ یہ مناظرہ ہے۔ کہو شکست ہو گئی ہے۔ ہم جواب نہیں دے سکتے۔ میں دے دوں گا پھر۔ فرمائیے جی آپ ان سے پہلے۔

صدر صاحب .... جھگڑا ہو چکا ہے۔ بات سیدھی سی ہے۔

قاضی صاحب:۔ دیکھئے صاحب میری یہ گذارش بھی سن لیجئے۔ جب بات فتویٰ کی آئیگی۔ تو فتویٰ تو علماء کا ہی پیش ہوگا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تو موجود نہیں۔

صدر صاحب۔ حوالہ کو پیش نہ کریں۔

قاضی صاحب۔ بہت اچھا بہت اچھا ہے۔

لکھتے ہیں مرزا صاحب نے کہا کرم فرما۔

(وقت ہو گیا)

تقریر مولوی لال حسین صاحب اختر

سنئے جناب! کہتے ہیں کہ میں سارے اعتراضوں کا جواب نہیں دے سکتا۔ وہ تو آخیر تک نہیں ہوگا۔ انشاءاللہ۔

ذفانی صاحب۔ " خدا کے فضل سے دے چکا ہوں "

پھر دیکھو درمیان میں۔ میں جواب دے سکتا ہوں مولوی صاحب! آپ کو پتہ ہے۔ لال حسین اختر سے مقابلہ میں۔ خاموشی سے سنئے جیسے میں نہیں بولتا بیچ بولنے کے کیا معنی ہیں۔ دیکھئے کہتے ہیں کہ اوپر لکھا ہوا ہے مسیح موعود۔ باہر نکلنے کو میں کیا کہوں! مرزا صاحب کی عبارت یہ ہے۔ کہتے ہیں کہ اس عاجز نے جو مثیلِ موعود ہونے کا دعویٰ کیا جس کو کم فہم لوگ مسیح موعود خیال کر بیٹھے ہیں۔ کم فہم لوگ سمجھتے ہیں مسیح موعود ہے۔ اس حوالہ کا جواب دیا کوئی آپ نے سو وہ تو میں کہتا ہوں کہ آپ مسیح موعود کہتے ہیں، لیکن مرزا صاحب کی تحریر کے خلاف کہتے ہیں۔ من چہ مے سرایم و طنبورہ من چہ مے سراید۔

کہتے ہیں یٰبَنِیۡٓ اٰدَمَ یہ مسلمانوں کو کہا گیا تھا۔ میں نے بتایا کہ ہبوطِ آدم کا ذکر ہے۔ کہتے ہیں کہ یہاں میں نے کہا تھا کہ کافر بھی نبی ہو سکتا ہے۔ کہتے ہیں نہیں۔ تو یہاں میں نے یہی کہا تھا یٰۤاَیُّہَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا نہیں کہ ایمان والو! تم میں نبی پیدا ہوں گے۔ وہاں بنی آدم ہے۔ جب چوہڑے اور یہودی بنی آدم ہیں تو وہ

نبی کیوں نہیں ہو سکتے۔ یہاں آپ ایمان کی قید کہاں سے نکالتے ہیں۔ وہ تو بنی آدم کو کہا گیا یا کہئے کہ وہ بنی آدم، چوہڑے چمار عمدتیں بنی آدم نہیں۔ کیا کہتے ہیں آپ؟ یہ لوگ کیا سمجھیں گے اُسے۔ کہتے ہیں کافر نبی نہیں ہو سکتا تو جب نبوت کا دعویٰ کیا تو کافر ہو گئے اس لئے نبی نہ ہوئے مرزا صاحب۔ کہتے ہیں یہ مسئلہ علمی ہے۔ آپ کے بس کا روگ نہیں۔ دیکھئے میں نے ذاتی حملہ کوئی نہیں کیا۔ اس سے زیادہ آپ مجھ پر کہیں گے آئندہ تو میں سیدھا قادیان جاؤں گا، پھر یاد رکھئے گا۔ دیکھئے آپ مجھ کو کہتے ہیں کہ علمی نہیں۔ یہ کہتے ہیں جناب مرزا غلام احمد صاحب قادیانی فرماتے ہیں کہ خدا کی قسم بخدا یہ سچ ہے اور بالکل سچ ہے کہ قسم ہے مجھے اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے۔ خدا کی قسم کھا کے کہتے ہیں کہ درحقیقت مجھ میں کوئی علمی[۱] اور عملی خوبی نہیں ہے۔ یہ ہے علم نہیں۔ خود خدا کی قسم کھا کے کہا۔ مجھ کو کہو گے تو سیدھا قادیان پہنچوں گا۔ آپ کو پتہ ہونا چاہیئے کہ لال حسین اختر ہے آپ کے مقابلہ میں۔ کہتے ہیں قدرت ہے۔ وہ کہتے ہیں چوڑھا اور چمار حرامزادہ نبی ہو سکتا ہے، جب نبی ہو سکتا ہے۔ تو میں نے کہا تھا کہ نبی کے لئے عصمت شرط نہ رہی۔ اس کا کیا جواب دیا آپ نے؟ کوئی دیا؟ حرامزادہ نبی ہو سکتا ہے۔ چوڑھا نبی ہو سکتا ہے؟ یہ ٹھیک ہے کہ نہیں ہو[۲] وہ بھی مانتے ہیں میں نے پہلے حوالہ پڑھ دیا تھا یہ ہو سکتا ہے تو نبی کے لئے عصمت شرط نہ رہی۔ اس کا کیا جواب دیا آپ نے؟ کہتے ہیں اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ۔ يَحْكُمُ

---

[۱] یہ محض کسر نفسی کے طور پر کہا تھا کیونکہ خدا تعالیٰ کو کسر نفسی ہی پسند ہے۔

[۲] اب تک تو یہ سوال نہیں کیا گیا کہ عصمت شرط نہ رہی ہے مولوی لال حسین کا پچھلا بیان پڑھ لیں۔

بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا۔ ٹھیک ہے یہ مستقل کتاب ہے مگر یہ کمال ہے کہ وہ غیر تشریعی تھے یہ چار سو جو تھے جن کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا ہے یہ تماشہ ہے پہلی بات، اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ فِيْهَا هُدًى وَّنُوْرٌ۔ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا۔ لفظ اَسْلَمُوْا کیوں آیا ساتھ؟ کیا کوئی ایسے نبی بھی ہوتے ہیں جو اَسْلَمُوْا نہ ہوں۔ بے ایمان ہوں۔ نبی ہر اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار ہوتا ہے۔ جب نبی اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار رہتا ہے تو لفظ اَسْلَمُوْا ساتھ کیوں آیا؟ اس کا جواب اسی کے اندر ہے۔ پھر بتاؤنگا اور وہ چار سو جو تھے بقول مرزا صاحب ان کو شیطان کا الہام ہوتا تھا۔ وہ خواب بین تھے جن کو نبی کہا گیا۔ اس لئے لفظ اَسْلَمُوْا میرے خیال میں کہا گیا ہے۔

کہتے ہیں مسیلمہ کذّاب جو تھا وہ مسلمان۔ اللہ اللہ۔ مرزا صاحب کا حوالہ پیش کیا "حقیقۃ الوحی" سے۔ وہ کہتے ہیں مسیلمہ کذّاب مُرتد تھا مُرتد اس کو کہتے ہیں جو اسلام کو چھوڑ کر دوسرا مذہب اختیار کرے۔ جیسے مرزا صاحب نے کیا تھا۔ پہلے مسلمان تھا۔ عہ تاریخ طبری میں ہے يَشْهَدُ لِي الْاَذَانِ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ۔ کہ یہ اذان دلواتا تھا وہ۔ یہاں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ مرتد تھا۔ کیوں؟ دعویٰ کیا۔ تشریعی نبوت کا دعویٰ ہو یا غیر تشریعی نبوت کا دعویٰ ہو حضور کے بعد جو دعویٰ نبوت کرے گا وہ مرتد ہو جائے گا۔ جیسے مسیلمہ کذّاب نے کیا تھا۔ ویسا مرزا صاحب نے کیا۔ آپ کہتے ہیں وہ مرتد نہیں تھا۔ گویا مرزا صاحب نے غلط

عہ، میں نے ایسا نہیں کہا میری پہلی تقریر ملاحظہ ہو۔

کہا۔ ان کو تاریخ حدیث نہیں آتی۔ مجھے کیا کہتے ہیں آپ؟

لکھے ہیں تکمیل براہین کی۔ پچاس حصے لکھنے کا وعدہ تھا۔ پانچ حصوں پر بس کر لی، آخر میں لکھتے ہیں کیونکہ پانچ اور پچاس میں صرف ایک نقطہ کا فرق ہے اس لئے پانچ سے پچاس کا وعدہ پورا ہو گیا۔ سبحان اللہ کیا کہنے ہیں۔ کیوں جناب یہ نقطہ کی کوئی ویلیو (Value) نہیں ہوتی۔ یہ کون بتائے کہ بائیں طرف ہو تو ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ اور دائیں طرف ہوتی ہے یا نہیں ہوتی۔ آپ نے تو آخر حساب سکول میں پڑھا ہی ہے۔ میں نے بھی پڑھا آپ نے بھی پڑھا ہے۔ کہتے ہیں الہام سے کہا تھا۔ پھر الہاماً کتاب لکھی گئی۔ مرزا صاحب کہتے ہیں یہ کتاب موجود ہے۔ اس کتاب کا مصنف اللہ تعالیٰ ہے اور اللہ تعالیٰ کے حکم سے یہ کتاب لکھی گئی ہے۔ لہذا پچاس حصے لکھنے تھے۔ ناکام ہوئے کہ نہ ہوئے؟

کہتے ہیں اس کے بعد لکھتے ہیں کہ جناب مولوی ثناء اللہ صاحب نے کہا تمہاری تحریر منظور نہیں۔ ٹھیک ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مولوی ثناء اللہ جو چاہے اس کے نیچے لکھ دے۔ منظور کرے یا نہ کرے۔ اگر میں سچا ہوں تو میری زندگی میں ثناء اللہ مر جائے گا۔ ثناء اللہ سچا ہے تو اس کی زندگی میں میں مر جاؤں گا۔ انسانی ہاتھوں سے نہیں بلکہ ہیضہ یا طاعون وغیرہ امراض مہلکہ سے۔ آپ مانتے ہیں کہ مرزا صاحب کو طاعون کی گلٹی نکلی۔ لہذا اِنِّی اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ یہ جو تھا۔ اس الہام پر تو ہڑتال پھر گئی۔ یہ تو غلط ثابت ہوا۔ اب اللہ تعالیٰ نے پہلے وارننگ دی کہ دیکھو مرزا ہم تم کو طاعون کی گلٹی نکالتے ہیں۔ اگر توبہ کرو افترا سے تو بچ جاؤ گے اور اگر نہیں۔ تم نے ڈبو دیا

عہ جو واقعہ الہامیہ پہلے کا۔ عہ۔ بدزبانی ملاحظہ ہو۔

کی نہیں۔ ایک طاعون کی تھی۔ دوسرا ہیضہ کہا تھا۔ طاعون سے وا سنگھ دی۔ ہیضہ سے اللہ تعالیٰ نے مار دیا۔ دست کرتے کرتے ہیضے اور لے سے مرگئے۔ آپ نے انکار کیا۔ ہذا پیشگوئی اس کی پوری ہوئی۔ لیکھرام کی۔ آپ کہتے ہیں تین سال میں کہاں مرے۔ مرزا صاحب کا حوالہ میں نے پیش نہیں کیا حقیقۃ الوحی سے۔ وہ کہتے ہیں کہ اگر کسی شخص کے متعلق یہ پیشگوئی ہو کہ اس شخص کو ۱۵ مہینے میں جذام ہوگا۔ ۱۵ مہینے میں نہ ہو بیس مہینے میں ہو تو پیشگوئی سچی ہوتی ہے۔ اصل واقعہ کو دیکھنا چاہیے۔ پیشگوئی اس کی پوری ہوئی کم بخت کی کہ جو کہتا تھا کہ مرزا ہیضے کی موت سے مرے گا۔ یہ میعاد ہے اس میں کمی بیشی ہو سکتی ہے۔ جیسے آپ بھی مانتے ہیں کہ سلطان محمد کی میعاد میں کمی بیشی ہوگئی تھی۔ پھر دیکھئے مرزا صاحب کا معاہدہ اس کے قتل کا نہ تھا۔ آپ کہتے ہیں سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ عہ اس قصیدے میں۔ کتاب ہے اگر لیکھرام کا نام ہو تو میں سو روپیہ نقد انعام دوں گا۔ میں جھوٹا۔ میرے سارے دعوے جھوٹے۔ وہ مولوی محمد حسین بٹالوی کے متعلق ہے۔ سو کا اس کو دیجئے جس نے مرزا کی کتابیں مرزا صاحب کی کتابیں نہ پڑھی ہوں۔ آپ سے زیادہ مرزا صاحب کی کتابیں میں جانتا ہوں۔

کہتے ہیں اس قصیدے میں نام دکھائیے لیکھرام کا۔ میں دکھاؤں گا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ محمد حسین کے متعلق ہے یہ کہتے ہیں بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ عہ کنواری آئے گی۔ اور بیوہ رہ جائے گی۔ مرزا صاحب کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے کہا ہے کہ وہ عورتیں تیرے نکاح میں آئیں گی۔ ایک کنواری ہوگی اور

عہ۔ مرض دافعہ جذام کی صورت میں بدلا جا سکتا ہے ورنہ نہیں۔ عہ حاشیہ ص۱۳۲ ملاحظہ ہو۔

دوسری بیوہ۔ کنواری آچکی ہے۔ بیوہ کی انتظار ہے۔ لو جی یہ تھا۔ وہ کہتے ہیں
دو عورتیں ہوں گی۔ آپ کہتے ہیں ایک سے پورا ہوا۔ آپ سچے تو مرزا صاحب
جھوٹے۔ مرزا صاحب سچے تو آپ جھوٹے۔ خدا کے لئے اعلان کر دیجئے کہ میں
مرزا صاحب کے الہام کو سمجھا ہوں۔ آپ نہیں سمجھ سکے ہیں۔ کیا کہتے ہیں آپ یہ
وہ کہتے ہیں ایک سے پورا ہو گیا۔ کہتے ہیں کہ ہم عیسے کو زندہ مانتے ہیں۔ جناب
عیسائی نہیں مانتے زندہ اب عیسائی کہتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام صلیب پر چڑھائے
وَقَوْلِهِمْ إِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيحَ عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ رَسُولَ اللّٰهِ۔
قرآن مجید فرماتا ہے صلیب پر چڑھایا۔ وہ مر گئے تین دن مرے رہے تین دن
کے بعد زندہ ہو کے آسمان پر چلے گئے۔ یہودی مانتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام مر گئے
عیسائی مانتے ہیں کہ عیسے علیہ السلام مر گئے۔ آپ اور آپ کے نبی صاحب مانتے
ہیں کہ عیسے علیہ السلام مر گئے[1] تَشَابَهَتْ قُلُوبُهُمْ جو عقیدہ ہے یہودیوں
کا وہی عقیدہ ہے عیسائیوں کا اور وہی عقیدہ ہے جناب مرزا صاحب کا اور آپ
کی جماعت کا۔ کیا کرتے ہیں آپ؟ کیا ہم جھگڑا کرتے ہیں؟ عیسائی تو پہلے ہی مانتے
ہیں۔ اُن کی وفات پہ مسئلہ کفارہ کی بنیاد ہے۔ جیسا کہ مرزا صاحب نے لکھا۔
اب مرزا صاحب نے آ کے عیسائیت کی پشت پناہی کر دی ہے۔ ہم کہتے ہیں غلط
کہتے ہو۔ عیسے علیہ السلام قتل نہیں ہوئے۔ فوت نہیں ہوئے۔ زندہ ہیں۔ آئیں گے

---

[1] یہودی اور عیسائی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا صلیب پر مرنا مانتے ہیں۔ اور حضرت مرزا صاحب لمبی عمر پانے کے بعد وفات پا جانا مانتے ہیں۔ پس آپ کا اور آپ کی جماعت کا عقیدہ عیسائیوں یہودیوں کے مشابہ قرار دینا سراسر مولوی لال حسین اختر کی غلط بیانی ہے۔

عیسائیت کی تردید ہم کر سکتے ہیں۔ آپ نے غلط کہی ہے۔ آپ نے تو[1] سارے عقیدے مان لئے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میں صلیب[2] سے پیار کرتا ہوں سبحان اللہ۔ یہ اچھے مسیح موعود ہیں جناب۔ انہوں نے آنا تھا صلیب[3] کو توڑنے کے لئے۔ یہ کہتے ہیں میں صلیب سے پیار کرتا ہوں۔ الٹے پھر مسیح موعود ہو گئے۔ کیوں نہیں کہا؟

کہتے ہیں باہر کس نے مسجد بنائی؟ کون سے ملک کا نام لیجئے جہاں ہماری مسجد نہیں۔ دیکھئے برلن میں ہماری مسجد ہے۔ اسپین میں فرانس میں ہماری مسجد ہے۔ امریکہ میں ہماری مسجدیں ہیں۔ ووکنگ کی ہماری مسجد ہے۔ تمام دنیا میں ہماری مسجدیں ہیں۔ قرآن کے ہماری طرف سے بائیس ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ آپ نے کیا کیا اس کے مقابلہ میں۔

جبکہ کہتے ہیں مرزا صاحب کی پیشگوئی۔ محمدی بیگم کی پیشگوئی پیش کریں گے؟ آپ مرزا غلام احمد قادیانی کا پکڑو تقتب پیش کریں گے؟ آپ کے پاس ہے کیا ہمارے قرآن و حدیث کے سوا۔ آپ کا اس کے ساتھ کیا تعلق ہے؟ مرزا صاحب نے قرآن و حدیث دونوں کو منسوخ کر دیا ہے۔ کہتے ہیں عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ اس کا کیا گم ہے — اس کے آگے — کہاں لکھا ہوا ہے جناب یہ؟ — یہ ہے —

---

[1] ۔ بالکل غلط بیانی ہے۔ جماعت احمدیہ حضرت عیسیٰ کی طبعی موت کی قائل ہیں نہ زندہ ہو کر آسمان پر جانے کی جو عیسائیوں کا عقیدہ ہے جس سے وہ الوہیت مسیح پر دلیل کرتے ہیں۔

[2] ۔ صلیب سے پیار کرتا ہوں کا اس جگہ پر یہ معنی ہیں کہ میں خدا کی راہ میں دکھ اٹھانے کو تیار ہوں۔ میرے لئے خدا کی راہ دکھ اٹھانے میں بھی لذت ہے۔

[3] ۔ حضرت مسیح علیہ السلام کے صلیب پر مرنے کے عقیدہ کو تو واقعی حضرت مرزا صاحب نے پاش پاش کر دیا ہے۔

بیشک ہے ـــ لکھے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔

(قاضی صاحب:۔ حوالہ پڑھئے :ـــ

دیکھئے۔ سنئے جی! قرآن انجیل کی طرح شراب کو حلال نہیں ٹھہراتا ـــ تاہم یہ کسی دستاویز سے شراب کا حلال ٹھہراتے ہو۔ کیا مزا نہیں ہے؟ یہ کہتے ہیں۔ قرآن انجیل کی طرح نہیں حلال ٹھہراتا۔ سو ہاں یسوع نہیں لکھا جیسے علیہ السلام لکھا ہے۔ جیسے علیہ السلام شراب۔ دیکھئے انجیل میں مرزا صاحب کہتے ہیں انجیل غلط ہے۔ اس کی کسی بات کا اعتبار نہیں۔ تو جو محرف کتاب ہے اس سے اللہ کے نبی پر مرزا صاحب الزام لگا کے اپنے کفر پر مہر تصدیق ثبت کرتے ہیں۔ ہمارے لئے حجت ہے اب آگے اس پر۔ کہ عیسائیوں کی بائیبل میں لکھا ہے۔ وہ تحریف ہے وہ محرف ہے اس میں لکھا ہے کہ بیٹیوں کے ساتھ حضرت لوط علیہ السلام نے زنا کیا تھا۔

(وقت ختم ہو گیا)

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب فاضل

أَشْهَدُ أَنْ لَّآ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

کہتے ہیں "غلام احمد آئے گا" نہیں لکھا ہوا قرآن کریم میں ہمیں یہ دکھاؤ کہ قرآن کریم میں لکھا ہو کہ غلام احمد آئے گا۔ جناب الہامی کتابوں میں آنے والوں کا نام دیا جانا ضروری نہیں۔ تورات میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق پیشگوئی ہے خداوند خدا تم میں سے تمہارے بھائیوں میں سے مجھ سا ایک نبی پیدا کرے گا۔ دیکھئے نام نہیں بتایا یہاں پیشگوئی کی گئی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے اَبُوْبَكْرٍ اَفْضَلُ هٰذِهِ الْاُمَّةِ اِلَّا اَنْ يَّكُوْنَ نَبِيٌّ۔ آپ نے اس کا کیا جواب دیا ہے؟ ابوبکر اس امت میں سب سے افضل ہیں مگر نبی کوئی پیدا ہو تو اس سے افضل نہیں۔ کہتے ہیں یہ حدیث کنز العمال۔ میں نے کنز العمال سے کہاں پیش کی ہے؟ میں نے اس حدیث کو جامع الصغیر سے پیش کیا ہے۔ امام جلال الدین سیوطی

---

[1] ابوبکر افضل ھذہ الامۃ الا ان یکون نبی والی روایت کنوز الحقائق ص ۲ حاشیہ جامع الصغیر پر درج ہے اور جامع الصغیر میں ابوبکر خیر الناس الا ان یکون نبی کے الفاظ وارد ہیں۔ امام جلال الدین سیوطی نے اسے ذکر کر کے رد نہیں کیا۔ کنز العمال میں بھی یہ حدیث آئی ہے اور وہاں بھی اس حدیث پر اعتراض نہیں کیا گیا۔ کنز العمال کی روایت میں ابوبکر خیر الناس بعدی الا ان یکون نبی کے الفاظ وارد ہیں۔ بعض نے اس لفظ والی روایت عکرمہ عن ایاس عن ابیہ کی سند پر تنقید کی ہے مگر اس کا کنز العمال میں ازالہ کیا گیا ہے۔ سلمہ بن الاکوع کی روایت کو جس پر جرح کی گئی ہے صحیح نہیں کیا گیا۔

اس کو پیش کر رہے ہیں۔ اس کی تصدیق کر رہے ہیں۔

درمیان میں فضل حسین صاحب بول پڑے اور کتاب طلب کی۔ نکالنے جامع الصغیر اپنے ملازموں سے قاضی صاحب نے کہا نکال دیں گے انشاءاللہ! اپنی ٹرن میں حوالہ مانگیں آپ درمیان میں نہ بولیں!

جناب۔ آپ نے یہ کہا کہ جی بھانو سے مٹھیاں بھرواتے تھے۔ اس بھانو کا قصہ کیا ہے۔ ایک کمزور آنکھوں والی نابینی بڑھیا عورت جو ہے وہ آپ کی پنڈلیاں دبانا چاہتی ہے ادب سے۔ اور وہ دبا رہی ہے چارپائی کے بازو کو۔ بڑھیا اس کو۔ اس روایت کو پورا پیش کرو۔ حضرت صاحب نے اسے کہا تھا کہ مجھے دباؤ!

جناب کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ مثیل موعود جس کو کم فہم مسیح موعود سمجھ بیٹھے ہیں۔ میں نے حضرت مرزا صاحب کی اپنی تحریر پیش کی۔ اتنا موٹا حوالہ مسیح موعود۔ تو ہم کم فہم نہیں۔ حضرت صاحب نے کہا ہے مسیح موعود کا میرا اس رنگ میں دعویٰ نہیں جیسا تم مان رہے ہو کہ حضرت عیسیٰ آئیں گے۔ میں عیسیٰ علیہ السلام کا مثیل ہوں تو آپ نے مثیل موعود ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ بتاؤ مثیل موعود کہا ہے یا نہیں۔ تو مثیل موعود مسیح موعود ہو جائے گا کہ نہیں؟ جب ایک شخص موعود مسیح کا مثیل ہے تو وہ مسیح ہو گیا۔ تو مسیح موعود آپ اور رنگ میں ہیں۔ کم فہم لوگ یہ سمجھتے ہیں مرزا صاحب کہتے ہیں کہ میرے وجود میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا روح حلول کر آیا ہے یہ حضرت صاحب کا دعویٰ نہیں ہے۔

اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ میں نے آیت پڑھی کہ یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ۔ لکھتے ہیں

بنی آدم تو سب چوڑھے چمار ہیں۔ میں نے جواب دے دیا تھا چوڑھے چماروں میں سے جو ــــ چوڑھے چمار جو ہیں یا کافر، اُن میں سے نبی نہیں آ سکتا۔ یہ سنت کے خلاف ہے خدا کی۔ اس کا آپ نے کیا جواب دیا!

کہتے ہیں مرزا صاحب نے جو کہہ دیا کہ نبی ہو سکتا ہے چوڑھا چمار تو عصمت کدھر گئی۔ میں کہتا ہوں مرزا صاحب تو کہتے ہیں کہ خدا کی حکمت کے یہ خلاف ہے کہ وہ چوڑھے اور چمار اور اس قسم کے لوگوں کو نبی بنائے۔ یہ بات آپ کیوں چھوڑ جاتے ہیں۔ میٹھا میٹھا ہڑپ، کڑوا کڑوا تھوہ! یہ تو نہ ہمارے ساتھ سلوک کریں جناب!!

کہتے ہیں اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحٰفِظُوْنَ ۝ ــــ ٹھیک ہے ــــ اِنَّآ اَنْزَلْنَا التَّوْرٰىةَ ــــ يَحْكُمُ بِهَا النَّبِيُّوْنَ الَّذِيْنَ اَسْلَمُوْا ــــ اَسْلَمُوْا کے لفظ سے انہوں نے کہا کہ دیکھو وہ نبی خدا کو ماننے والے تھے۔ خدا کے لئے بتاؤ وہ تورات کے منکر تھے۔ دیکھو اس میں لکھا ہے۔ يَحْكُمُ بِهَا تورات کے ذریعہ وہ نبی فیصلہ کیا کرتے تھے۔ کن لوگوں کو؟ یہودیوں کو۔ تورات کا ماننا اس وقت اللہ کو ماننا تھا یا نہیں؟ تورات کا ماننا ہی اس وقت اللہ کو ماننا تھا۔ اور وہ تورات کے مطابق فیصلہ دیتے تھے۔ اس لئے اللہ کو ماننے والے تھے۔ دو قسم کے نبی ثابت ہو گئے ایک شریعت لانے والے دوسرے غیر تشریعی۔ آپ معقول جواب دیں۔ کہتے ہیں مسیلمہ کذاب مرزا صاحب نے لکھا ہے مرتد ہے۔ مرتد کیوں لکھا ہے مرزا صاحب نے؟ اس لئے کہ وہ تشریعی نبوت کا مدعی تھا۔ کہتے ہیں مرزا صاحب نے جب دعویٰ

کر دیا وہ بھی مرتد ہو گئے۔ آپ تو ساری دنیا کو کافر کہتے ہیں۔ اس میں کیا ہے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں ؎

ما مسلمانیم از فضل خدا ◆ مصطفیٰ ما را امام و مقتدا

ہم خدا کے فضل سے مسلمان ہیں اور مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے امام اور مقتدا ہیں۔ آپ کے فتووں سے کیا بنتا ہے؟ لکھتے [illegible] براہین احمدیہ میں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ کوئی فرق نہیں۔ پچاس [illegible] ہے۔ یہ ایک [illegible] مطلب یہ ہے کہ یہ جو میری پانچ کتابیں ہیں براہین احمدیہ [illegible] اس کا کام کریں گی۔ اس لئے کہ میرا متولّی اس کام کا خدا ہے۔ جب خدا نے متولّی قرار دیا تو ذمہ داری مسیح موعود پر کیسے آ سکتی ہے۔ خدا نے [illegible] دوسرے رنگ میں اس کام کو چلا دیا۔ اس لئے وہ پانچ کتابیں لکھی گئیں [illegible] پچاس کا کام کریں گی۔ چنانچہ جب براہین احمدیہ لکھی گئی اس میں وہ [illegible] پیشگوئیاں اس وقت پوری ہو چکی تھیں اور وہ پچاس کا کام دے رہی ہے [illegible] پانچ پچاس برابر ہو سکتے ہیں؟ ہاں ہو سکتے ہیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث موجود ہے۔ پچاس نمازوں کا حکم ہوا۔ کم ہوتے ہوتے پانچ رہ گئیں۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم خدا کے حضور گئے کہ یہ کم کر دی جائیں۔ خدا نے کہا ہِیَ خَمْسٌ وَّ ہِیَ خَمْسُوْنَ۔ یہ ہیں تو پانچ۔ پر اجر اور ثواب کے لحاظ سے پچاس ہیں۔ اسی طرح اثر اور تاثیر کے لحاظ سے براہین احمدیہ پچاس براہین احمدیہ کا کام کرتی ہے۔ جو حضرت مرزا صاحب لکھنا چاہتے تھے۔

لہ۔ بخاری کتاب الصلوٰۃ جلد اول مصری صنہ

جناب آپ نے کہا ثناء اللہ منظور کرے یا نہ کرے اس سے کیا ہے۔ اس کا ہیڈنگ پڑھو۔ اس اشتہار کا ہیڈنگ ہے مولوی ثناء اللہ کے ساتھ آخری فیصلہ۔ یہ نہیں کہتے کہ مولوی ثناء اللہ کے متعلق آخری فیصلہ۔ اگر تو کہتے کہ میں ثناء اللہ کے متعلق میں نے فیصلہ کر دیا کہ وہ پہلے مر جائے گا۔ تو پھر بات ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں مولوی ثناء اللہ سے فیصلہ کرنا چاہتا ہوں۔ مولوی ثناء اللہ صاحب کہتے ہیں کہ یہ دعا جو ہے میں نہیں مانتا۔ مجھے قبول نہیں ہے۔ اب بتاؤ اس کے مطابق اگر حضرت مرزا صاحب جو ہیں وہ پیچھے زندہ رہتے تو آپ لوگ تو یہی کہتے کہ مولوی صاحب نے منظور نہیں کیا اس لئے اب مرزا صاحب ہی جھوٹے ہیں۔ بہرحال۔ زندہ رہے تب بھی جھوٹے۔ مر گئے تب بھی جھوٹے۔ واہ واہ۔ کہتے ہیں مرزا صاحب کو گلٹی نکل آئی۔ سوال تو یہ تھا کہ طاعون سے مرے؟ طاعون سے اُن کی حفاظت ہوئی یا نہیں؟ کہتے ہیں کہ توبہ کے لئے گلٹی نکلی تھی۔ تو پھر توبہ تو پھر بھی نہ کی۔ کہتے ہیں پھر دستوں سے مر گئے۔ بھائی مرنا تو ہر ہی طرح ہے ہر شخص نے آخر مرنا ہے۔ کوئی دست سے کوئی ٹائیفائڈ سے کسی اور بیماری سے۔

کہتے ہیں فرماتے ہیں کہ بِکْرٌ وَّ ثَیِّبٌ۔ میں نے کہا تھا حدیث میں آیا ہے کہ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا[1] لمبے ہاتھوں والی بیوی پہلے فوت ہوگی۔ اس کا کوئی جواب آپ نے دیا ہے؟ میں نے کہا تھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ ناپے گئے۔ اور حضرت سودہ رضی اللہ عنہا کے ہاتھ سب سے لمبے نکلے۔ لیکن وفات حضرت زینب رضی کی ہوئی۔ اگر وہ پیشگوئی آپ کے نزدیک

---

[1] بخاری و مسلم بحوالہ مشکوٰۃ اصح المطابع باب الانفاق۔

پوری ہوگئی ہے تو ہمارے نزدیک بکر و ثیب کی پیشگوئی پوری ہوئی ہے۔
حضرت مرزا صاحبؑ کی اجتہادی غلطی تھی۔ میں نے کہا ہے وہ سمجھتے تھے دو عورتیں
نکاح میں آئیں گی۔ خدا کا منشا یہ تھا ایک آئے گی۔ بکر آئے گی اور بیوہ وہ جائیگی
آپ کی وفات پہلے ہو جائے گی۔ واقعات سے پیشگوئی کی تصدیق ہوتی ہے۔ اگر
آج ازواج مطہرات چودہ سو سال تک زندہ ہوتیں۔ امت کا اس پر اتفاق ہوا
کہ حضرت سودہؓ کی وفات پہلے ہوئی اور پتہ تب لگتا جب زینب رضی اللہ عنہا
کی وفات ہوتی۔

کہتے ہیں ہم نے برلن میں فرانس میں امریکہ ہم نے مسجدیں بنائیں۔ میں کہتا ہوں
جناب مولانا آپ کی کوئی تنظیم بھی ہے۔ مسجد تو ٹھیک آپ بناتے ہیں۔ جہاں بھی
مسلمان ہوگا مسجدیں بنائے گا۔ اس تنظیم کے ماتحت جو اسلام کی تبلیغ کا کام کریں
مساجد۔ وہ اسلام کا مدرسہ ہوں۔ آپ نے کون سی مسجد بنائی ہے؟ کہتے ہیں۔ کتنے
مبلغین آپ نے تیار کیے ہیں بلکہ آپ کا نظام موجود ہے جہاں مبلغین تیار ہو کر
غیر ممالک میں جاکر اسلام کی کفرستان میں تبلیغ کرتے ہیں۔

کہتے ہیں انجیل تو غلط ہے۔ پھر ہم اس کی بات کیوں مانیں۔ حضرت مرزا صاحب
سمجھا رہے ہیں مسلمانوں کو مسلمانو! شراب نہ پیو۔ اگر تم کہو کہ جی یہ عیسائی شراب
پیتے ہیں۔ تو ہم کیوں نہ پی لیں۔ تو عیسائی تو اس وجہ سے پیتے تھے کہ انجیل میں ان
کے نزدیک حلال ہے۔ شراب اس لئے وہ پیتے رہیں۔ تمہارے نبی کریم صلی اللہ علیہ
وسلم نے تو اس کو حرام قرار دیا ہے۔

کہتے ہیں حضرت عیسے علیہ السلام نے لکھا ہے۔ بے شک حقیقت میں تو یسوع

اور عیسٰی علیہ السلام ایک ہی وجود ہیں۔ اس سے کس کو انکار ہو سکتا ہے یعنی انجیل حضرت عیسٰے علیہ السلام پر آئی۔ بے شک ہم ساری انجیل کو عین وعن لفظ بلفظ صحیح نہیں مانتے لیکن اس کی بعض باتیں صحیح ہیں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی جو انجیل کے اندر ہے صحیح مانتے ہو یا نہیں؟ ہم بھی مانتے ہیں صحیح۔ آپ بھی مانتے ہیں۔ اس لئے جن باتوں کو قرآن ردّ کر دے اور یہ کہہ دے کہ انجیل میں شراب حرام تھی۔ یہ دکھاؤ۔ پھر آپ کو یہ کہنے کا حق ہے کہ انجیل کی یہ بات ناقص ہے اور غلط ہے۔

میں آپ کے تمام اعتراضات کے جواب سے خدا تعالیٰ کے فضل سے عہدہ برآ ہو چکا ہوں۔ اب کوئی بات باقی نہیں رہی۔ میں پھر آپ کو اس طرف توجہ دلاتا ہوں آپ نے وفات مسیح کے متعلق جو آیت میں نے پیش کی تھی اس کا کوئی جواب نہیں دیا۔ مسیح کہتے ہیں جب تک میں قوم میں رہا نگران رہا۔ جب تو نے مجھ کو وفات دے دی تو نگران تھا۔ اتنا سا جواب انہوں نے دیا کہ مسیح تو کشمیر چلے گئے تو کشمیر میں بھی تو ان کی قوم تھی۔ حضرت عیسٰے نے جواب قیامت کو دینا ہے۔

جب تک میں قوم میں رہا یہ عقیدہ نہ میں نے سکھایا نہ میری قوم میں آیا۔ جب تو نے مجھ کو وفات دے دی۔ کہتے ہیں تَوَفّی کے معنے وفات ہو نہیں سکتے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم توفّی کے معنے وفات کرتے ہیں۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں قیامت کے دن اپنی قوم کے متعلق خدا کے حضور میں وہی جواب دوں گا جو عیسٰے بن مریمؑ دے گا۔ بخاری شریف کی حدیث ہے کتاب التفسیر میں۔ کُنْتُ عَلَیْھِمْ شَھِیْدًا مَّا دُمْتُ فِیْھِمْ فَلَمَّا

تَوَفَّيْتَنِي كُنْتَ أَنْتَ الرَّقِيْبَ عَلَيْهِمْ اے خدا میں اپنے ان دوستوں کا اُس وقت تک نگہبان تھا جب تک میں ان میں رہا۔ جب تو نے مجھے وفات دے دی تو پھر تو نگہبان تھا عجیب بات ہے کہ خدا سے دو نبی پیش ہوتے ہیں سٹیٹمنٹ ان دونوں کا ایک ہے۔ بیان ان دونوں کا ایک ہے۔ کیا مطلب ایک کے معنے تَوَفَّيْتَنِي کے زندہ کر لے اور دوسرے کے لئے وفات لے گا۔ یہ کیا آپ دکھاتے ہیں؟ جو معنے تَوَفَّيْتَنِي کے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق ہیں۔ وہی حضرت عیسیٰ کے متعلق لینے واجب ہوں گے آپ پر۔ ورنہ آپ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیثوں کو صحیح طور پر سمجھنے والے نہیں ہیں۔

کہتے ہیں مرزا صاحب نے کہا پنیر کھایا کرتے تھے اس میں سؤر کی چربی تھی جناب یہ دیکھیں زرقانی کی حدیث ہے۔ حدیث خود سے پڑھئے۔ دیکھو یہ لکھا ہوا موجود ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے پنیر پیش کیا گیا۔ اس کے متعلق یہ مشہور تھا کہ اس میں مردار ڈالا جاتا ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس کو کھا لیا اور شبہ نہیں کیا۔ یہ تو ایک مسئلے کی صورت ہے۔ امام زرقانی اس کو حدیث کے قابل) پیش کرتے ہیں۔ آپ ادھر ادھر کی باتوں میں نہ جائیں کوئی معقول بات پیش کریں

تقریر مولوی لال حسین صاحب اختر

حضرات! دیکھئے۔ کہتے ہیں نام دیا جانا ضروری نہیں۔ مرزا صاحب اربعین میں فرماتے ہیں کہ موسیٰ علیہ السلام نے تورات میں حضور کا نام محمدؐ فرمایا تھا اور عیسٰے علیہ السلام نے احمد فرمایا ہے۔ آپ اپنی کتابوں کو نہ جانیں تو میں کیا کروں۔ مرزا صاحب نے نہیں لکھا کہ موسٰے علیہ السلام نے نام تورات میں محمد لکھا تھا؟ آپ کہتے ہیں نبی کا نام بتایا نہیں گیا تورات میں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں بتایا گیا۔ وہ سچے تو آپ جھوٹے۔ آپ سچے تو مرزا صاحب جھوٹے۔ آپ کرتے کیا ہیں! بے شک مرزا صاحب نے غلط لکھ دیا۔

کہتے ہیں کہ اَبُوْبَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ اِلَّا اَنْ یَّکُوْنَ نَبِیًّا۔ اس کا جواب نہیں دیا۔ میں نے کہا یہ حدیث کہاں سے لی ہے۔ کنز العمال۔ کنز العمال میں آگے اس کے لکھا ہے کہ یہ وہ حدیث ہے جس کا انکار کیا گیا ہے۔ میں نے حوالہ پیش کیا تھا۔ [illegible] جب لکھا ہوا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں تو پھر کیوں

---

[1] تورات کے مقامات میں جہاں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئی مذکور ہے وہاں حضور کی جلالی صفت بیان ہوئی ہے جس سے محمد نام کا استنباط ہوتا ہے۔ کیونکہ محمد جلالی نام ہے اور احمد جمالی۔

[2] کنز العمال میں مندرجہ بالا حدیث کے آگے ایسا نہیں لکھا گیا۔ ہم نے یہ حدیث جامع الصغیر سے پیش کی تھی۔ امام جلال الدین سیوطیؒ نے درج کیا ہے۔ اور اسے منکر قرار نہیں دیا۔

محمد نذیر

پیش کرتے ہیں ؟ میں نے جواب دے دیا۔ مراد اس سے یہ ہی ہے کہ امت میں سے سب سے بڑا درجہ جو ہے وہ صدیق اکبر کا ہے یہ جو نبوت کے لئے یہ نہیں ہے۔ وہ اُن کی شان کے لئے ہے۔

کہتے ہیں بھانو سے مٹھیاں بھروانی اچھا جناب۔ کہتے ہیں وہ بوڑھی عورت تھی تو حضرت نے کہا تھا دباؤ تو مرزا صاحب نے کیوں کہا کہ بھانو اج تے ٹھنڈ اے کہن لگی۔ جی تد سے تے تہاڈیاں لتاں لکڑی وانگر ہوئیاں ہوئیاں ہے۔ کوئی عورت آئے غیر محرم اور آکے دبانا شروع کر دے۔ مرزا صاحب سوئے ہوئے تھے ؟ ان کو پتہ نہیں تھا ؟ باتیں کرتے اور سوئے ہوئے۔ ان کی اجازت کے بغیر تھا۔ اور اس کا نام تو آپ نے کہا کہ اچھا کہ وہ بوڑھی تھی۔ بہت اچھا جناب بوڑھی تھی۔ کہاں لکھا ہوا ہے کہ غیر محرم سے مٹھیاں بھرواؤ۔ میں نے کہا کہ مرید مر گئے تھے۔ بیوی صاحبہ مٹھیاں نہیں بھر سکتی تھیں اور عائشہ ۹ سالہ نوجوان لڑکی سو وہ آتی ہے قادیان میں۔ مرزا صاحب ہی مٹھیاں بھروانے کے لئے لکھتے ہیں۔ مولوی عبدالکریم کے ساتھ نکاح ہوتا ہے۔ وہ پانچ سال کے بعد مر جاتے ہیں اس کے بعد غلام محمد کے ساتھ نکاح ہوتا ہے تو وہ کہتی ہے کہ میری مٹھیاں بھرنے کی حضور کو خدمت بڑی پسند تھی۔ مرزا صاحب تو لکھتے ہیں "قرآن کہتا ہے کہ غیر محرم عورت کی طرف نظر اٹھا کے نہ دیکھو"۔ غیر محرم عورت کی طرف نظر اٹھا کے نہ دیکھو! لیکن مٹھیاں بھراؤ ؟ اور جیسا مسیح علیہ السلام کے متعلق مرزا صاحب نے کہا ہے کہ جب وہ کنجری جو آئی تھی جس نے عطر ڈالا تھا اور ان کے پاؤں پر اور بال ملے تھے اس سے ان کی شہوت[1] جوش میں آئی تھی یا نہیں ؟ میں مرزا صاحب کے الفاظ سے آپ سے

---

[1] مسیحیوں کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ناپاک حملے کے جواب میں [illegible] اعتراض نقل کیا گیا ہے۔ محمد نذیر

پوچھتا ہوں کہ جب عائشہ مٹھیاں بھراکرتی تھی تو مرزا صاحب کی شہوت بقول مرزا صاحب کے جوش میں آئی تھی یا نہیں آئی تھی؟ غیر محرم عورت ہو۔ یہ خرافت ہے۔ اور قرآن کہتا ہے ان کی طرف نگاہ نہ ڈالو۔ یہ مٹھیاں بھرواتے ہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں، فتویٰ دیا کہ غیر محرم عورت کے ساتھ مصافحہ کرنا درست نہیں —— مصافحہ کرنا درست نہیں لیکن مٹھیاں بھروانا درست ہے؟ اس کا کوئی جواب دیا؟ کہتے ہیں یہ سنت اللہ کے خلاف ہے میں کہتا ہوں ٹھیک۔ ہے جب چوہڑا نبی ہو سکتا ہے۔ امکان ہے تو پھر عصمت نبی کے لئے شرط تو نہ رہی۔ اس کا کیا جواب دیا آپ نے؟ چوہڑا نبی ہو سکتا ہے لہذا جو شخص جو ہے ہو سکتا ہے تو نبوت کے لئے عصمت شرط نہ ہوئی۔ یہی تو میرا اعتراض ہے۔ اس کا کیا جواب ہے کہ یہ شرط نہیں ہے۔ کہتے ہیں میں نے کہا تھا اللہ کے ساتھ اَسْلَمُوْا کیوں کہا۔ کوئی جواب دیا آپ نے؟ کہتے ہیں میں نے کہا کہ وہ مرتد۔ کیا جواب دیا؟

اَلَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا۔ میں نے کہا مرزا صاحب لکھتے ہیں انہوں نے شیطان کی وحی کے سامنے کیا تھا دعویٰ۔ انہوں نے کہا تھا کہ بادشاہ جو ہے وہ کامیاب ہوگا وہ شیطانی تھے جن کے متعلق کہا گیا ہے۔ وہ حقیقی نبی نہیں تھے۔ اور اگر نہیں تو آپ کی تحریریں، مرزا صاحب کی تحریریں پیش کردوں گا۔ اگر آپ کہیں کہ شیطانی الہام ہوا تھا ان کو وہ سچے نبی نہیں تھے اس لئے اللہ تعالیٰ نے یہاں اَسْلَمُوْا کہا کہ وہ غلط کہتے ہیں۔

سنئے پانچ اور پچاس کہتے ہیں کہ فرق کی بات ہے۔ بہت اچھا جی ھِیَ خَمْسٌ وَّ ھِیَ خَمْسُوْنَ کے معنے ہیں کہ چونکہ قرآن مجید نے فرمایا مَنْ جَآءَ

بالحسنہ جو شخص ایک نیکی کرے۔ فلہ عشر امثالہا اس کو ایسی
دس نیکیاں ملیں گی۔ ایک نیکی کرے تو دس نیکیاں ملیں گی۔ پانچ نمازیں پڑھے تو
پچاس نمازوں کا ثواب ہوگا۔ یہ سادہ سمجھئے مرزا صاحب نے لکھا ہو کہ جو کچھ میں نے
پانچ حصوں میں لکھنا تھا وہ پچاس حصوں میں لکھ دیا ہے یا پانچ حصوں میں لکھ دیا
جو پچاس حصوں میں لکھنا تھا۔ آپ سچے اور میں جھوٹا۔ مرزا صاحب کا قول قیامت
تک آپ پیش نہیں کر سکیں گے۔ کیا کرتے ہیں؟

یہ دیکھئے۔ کہتے ہیں لمبے ہاتھ حضور کے سامنے ہاتھ ناپے۔ چلئے فیصلہ کیجئے
کہاں لکھا ہے حضور کا قول یا امہات المومنین کا قول ہو اور تو شخص تھا نہیں
کوئی بھی۔ یا حضور نے فرمایا ہو کہ میں نے ان کے ساتھ ہاتھ ناپے۔ میرے
سامنے ازواج مطہرات نے ہاتھ ناپے۔ یا ازواج مطہرات میں سے کسی کا قول
ہو کہ ہمارے سامنے ہاتھ ناپے۔ میں مناظرے کو ختم کر دوں گا۔ میں جھوٹا اور
آپ سچے۔ آپ مرزا صاحب کو سچا بنانے کے لئے حضور پر اعتراض کرتے ہیں کہ
حضور کی پیشگوئیاں بھی غلط ہوئیں۔ مرزا صاحب تو اجتہادی غلطیاں کرتے رہے۔
میرا ایمان یہ ہے کہ ہمارے سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام نے عمر بھر میں کوئی
اجتہادی غلطی نہیں کی۔ جو اجتہادی غلطی کرتا ہے میں اس کو نبی نہیں سمجھتا۔ بتاؤ
کہاں لکھا ہوا ہے حضور کا۔ دیکھو کسی اور کا قول ہمارے لئے حجت نہیں۔ حضور کا
قول یا ازواج مطہرات کا قول جو صاحب واقعہ ہیں کہ ازواج مطہرات میں سے کوئی کہے
کہ ہمارے سامنے ہاتھ ناپے تھے یا حضور فرمائیں کہ میرے سامنے ہاتھ ناپے تھے
میں جھوٹا اور آپ سچے۔

عہ ہمارے نزدیک حضور کی کوئی پیشگوئی غلط نہیں ہوئی اجتہادی خطا الزاماً مانا ہے۔

کہتے ہیں طاعون کی گلٹی نکلی تو اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ میں حفاظت کروں گا[1]۔ یہ نہیں کہا مرنے سے۔ آپ لفظی ترجمہ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں طاعون سے حفاظت کروں گا اور طاعون کی گلٹی نکلی مرزا صاحب کو۔ یہ نہیں کہا تھا کہ مرنے سے بچوں گا۔ میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے وارننگ دی۔

دو بیماریاں کہی نہیں۔ مولوی ثناء اللہ سے یا طاعون با گلٹی۔ اللہ تعالیٰ نے طاعون کی وارننگ دی کہ اب بھی افترا سے باز آجاؤ۔ اگر اس سے باز نہ آئے تو دوسری موت جو تو نے منہ مانگی موت ہے وہ دوں گا۔ ہیضے سے مر گئے۔ کہتے ہیں مرنا ہوتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نبیوں کو خبیث بیماری سے نہیں مارتا۔ ہیضہ تو دشمنوں کے لئے مرزا صاحب کہتے ہیں عذاب ہے۔ مرزا صاحب نے لکھا کہ ہیضہ عذاب ہے۔ طاعون عذاب ہے۔ تو نبی اچھا ہے۔ دیکھئے یہ کیسے عذاب کے ساتھ مرزا صاحب فوت ہوتے ہیں۔ مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے اَلرَّحِیْلُ اَلرَّحِیْلُ اور مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ اَلرَّحِیْلُ کا جو ہے الہام یہ تنبیہ کے لئے آیا ہے کہ اب[2] بھی باز آجاؤ افترا سے ورنہ میں مار دوں گا۔ تو خدا نے اَلرَّحِیْلُ کہا کہ مرزا صاحب اب بھی باز آجاؤ آخری وقت میں توبہ کر لو ورنہ ہیضے کی موت سے مر جاؤ گے لعنتی موت سے مر گئے۔ مرزا صاحب نے خود لکھا ہے کہ موت جو ہے لعنتی موت ہے۔ بہت اچھا جی۔ کہتے ہیں۔ اچھا جناب کہتے ہیں۔ کہ عیسیٰ علیہ السلام۔ میں کہتا ہوں کہ انجیل محرّف ہے۔ کہتے ہیں

---

[1] نزول مسیح کشتی نوح میں جہاں یہ الہام درج ہے اس جگہ طاعون کی موت سے بچانا ہی اس کے معنی گھر میں پھر گلٹی نکلنے کا واقعہ اس الہام سے پہلے کا ہے لہذا اعتراض میں مولوی لال حسین نے مغالطہ دیا ہے۔ محمد نذیر۔

[2] اب بھی باز آجاؤ کے الفاظ مولوی لال حسین کے خود ساختہ ہیں۔ حضرت مرزا صاحب کے یہ الفاظ نہیں۔ الرحیل کے معنی صرف کوچ کرنا ہوتے ہیں موت بھی اس دنیا سے کوچ کرنا ہوتی ہے۔

سب بائبل محرف ہیں۔ یاد رکھئے اصول۔ انجیل کی جو آیت ہے جس سے نبی کی توہین ہوتی ہو وہ یقیناً محرف ہے۔ جیسے کہ یہ بائبل میں لکھا ہوا موجود ہے کہ لوط علیہ السلام نے اپنی دو بیٹیوں سے زنا کیا تھا۔ جیسے لکھا ہوا ہے کہ داؤد علیہ السلام نے بنت سبع سے زنا کیا تھا۔ یہ سب الحاقی ہیں۔ بعد کی ہیں۔ جن سے کسی نبی پر اعتراض ہو گا وہ غلط ہوگی۔ لہذا عیسیٰ علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ انجیل میں ہے تو مرزا صاحب کو اس کی تردید کرنی چاہیئے تھی۔ یہ کہاں لکھا ہے اور پھر میں نے دوسرا حوالہ تو آپ پی گئے کہ تین دادیاں اور نانیاں زناکار تھیں۔ یسوع کی تین دادیاں نانیاں زناکار کسبی عورتیں کنجریاں تھیں جن کے خون سے وہ پیدا ہوئے تھے کوئی جواب دیا؟ مسیح علیہ السلام جب آئیں گے کہتے ہیں تمہارا عقیدہ ہے کہ جب آئیں گے وہ شراب پئیں گے۔ اور خنزیر کھائیں گے۔ یہ نبی کی عزت کرتے ہیں۔ کہتے ہیں میں نے کہا تھا کہ میں نے حوالہ کہا تھا کہ مرزا صاحب لکھتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ عائشہ کا حوالہ ہو۔ حضرت عائشہ سے روایت ہو اور ایسی پنیر کھایا کرتے تھے جس میں سؤر کی چربی پڑتی تھی۔ مردار در دار نہیں سؤر کی چربی پڑتی تھی۔ حضرت عائشہؓ سے یہ روایت بتاؤ اور اس کے ساتھ دیکھئے مرزا صاحب افترا علی الرسول کرتے ہیں۔ کہتے ہیں بخاری شریف جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے۔ اس میں لکھا ہوا موجود ہے کہ آسمان سے آواز آئے گی هٰذَا خَلِيْفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ۔ یہ میرے پاس یہاں پر موجود ہے بخاری شریف۔ یہ حدیث اگر بخاری سے نکال دیں تو دو سو روپے نقد انعام دوں گا۔ میں جھوٹا اور میرے دعوے جھوٹے۔ دیکھئے جناب۔ اب میں نے کہا کہ جو میں نے پیش کیا تھا۔ میرے جتنے اعتراضات تھے آپ نے

لہ۔ حضرت مرزا صاحب نے ایسا نہیں لکھا کہ یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی ہے۔ محمد نذیر۔

جواب نہیں دیا۔ کہتے ہیں کہ یہی اور مرزا صاحب نے اجتہادی ہوئی۔ مجھے یہ دیجئے ایک پیشگوئی مرزا صاحب کی میرے سامنے پیش کیجئے جس میں مرزا صاحب کو اجتہادی غلطی نہ لگی ہو جس پیشگوئی کو مرزا صاحب نے صدق و کذب کا معیار بنایا اللہ تعالیٰ نے وہی پیشگوئی جھوٹی ثابت کر دی۔ وہ کہتے ہیں دس لاکھ پیشگوئیاں دس لاکھ نشانات ہیں۔ دس لاکھ میں سے میرے سامنے ہمت اور جرأت ہے تو ایک پیشگوئی پیش کرو جس کو صدق و کذب کا معیار بنایا ہو اس کی تاویل باطلہ نہ کی ہو اس میں مرزا صاحب کو ابہام نہ ہوا ہو اس میں اجتہادی غلطی نہ ہوئی ہو تو میں سمجھ لوں گا حالانکہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ ایک کنجری جو نے شراب پیا ہوا ہو یار کو بغل میں لئے سوئی ہوئی ہو زنا کراتی ہو اس کو خواب آتی ہے اور الہام ہوتا ہے اور اس کا خواب سچا ہو جاتا ہے۔ زناکار کنجری کا خواب سچا ہوتا ہے لیکن مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی بھی سچی نہیں ہے۔ ہمت ہے تو سینے پر ہاتھ رکھ کے دکھاؤ کہ اس پیشگوئی کو صدق و کذب کا معیار بناتا ہوں۔ پھر سچی ہو تو آپ سچے اور میں جھوٹا۔

کہتے ہیں۔ اچھا جناب دیکھئے کہتے ہیں کہ پھر وہی بات آگئی کہ مولوی غیر ممالک میں کیا کرتے ہیں۔ مبلغین میں تیار کرتا ہوں۔ آپ کہتے ہیں کون گیا ہے۔ اسی مہینے میں ہم نے لاہور میں آپ کو شکست دی تھی علامہ خالد محمود ابھی تبلیغ کے لئے ہیں جرمنی میں فرانس میں اور انگلینڈ میں وہ تبلیغ کریں گے۔ کون کہتا ہے نہیں جاتے ہمارے پر کیا ہے یہاں سے چلے جاتے ہیں تنخواہ لینے کے لئے اور چلے گئے۔ کفر کی تبلیغ کرتے ہیں مرزا غلام احمد قادیانی کی جو صریح کفر ہے۔ حضور کے بعد مدعیٔ نبوت کافر دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ کہتے ہیں اسلام۔ اسلام مرزا صاحب کا ثابت کرو

مرزا صاحب کہتے ہیں مجھے کہاں حق پہنچتا ہے کہ نبوت کا دعویٰ کروں اور
کافرین میں جا کر مل جاؤں۔ اس کے بعد جا کے نبوت کا دعویٰ کیا اور دائرہ اسلام
سے خارج ہو گئے۔ اچھا جناب۔

(۵۰ منٹ)

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب فاضل

حضرات! مولانا نے یہ فرمایا ہے کہ حدیث جو ہے اَطْوَلُكُنَّ يَدًا اِس کے متعلق یہ دکھاؤ کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ ناپے گئے ہوں۔ یہ میرے پاس عَینی شرح بخاری ہے اس میں یہ لکھا ہے کہ فائدہ اس خبر کا کیا ہے۔ کہتے ہیں حَمَلْنَ طُوْلَ الْيَدِ عَلَى الْحَقِيْقَةِ ازواجِ مطہرات نے ہاتھوں کے لمبا ہونے کو حقیقت پر محمول کیا۔ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِنَّ نبی کریم صلی علیہ وسلم نے انہیں یہ نہیں کہا کہ تم یہ ہاتھ کیوں ناپ رہی ہو اس سے مراد تو کچھ اور ہے۔ یہ دیکھئے۔ اب لائیے ایمان حضرت مرزا صاحب پر۔ دیکھو میں نے دکھا دیا ہے اس کے اندر عینی میں لکھا ہوا موجود ہے۔ فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِنَّ۔ کہتے ہیں جی مٹھیاں بھروائیں ابھی جناب! نبی جو ہے اُس کی حیثیت اور ہے۔ آپ نبی کو عوام الناس پر قیاس کرتے ہیں۔ نبی کے لئے جو ان کی ازواجِ مطہرات اور ان کے رشتہ دارِ خاص بیوی کے ساتھ تعلق رکھنے والے ہوں۔ دوسری سب بیٹیاں ہوتی ہیں اور بیٹی کے حکم میں ہوتی ہیں۔ اَلنَّبِيُّ اَوْلٰى بِالْمُؤْمِنِيْنَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ وَاَزْوَاجُهٗ اُمَّهٰتُهُمْ نبی کی بیویاں مومنوں کی مائیں ہوتی ہیں۔ اور نبی بمنزلہ باپ کے ہوتا ہے۔ اس لئے آپ کا یہ اعتراض جو ہے بے معنی ہے۔ کہتے ہیں حدیث دکھاؤ جس میں یہ لکھا ہو کہ پنیر میں چربی تھی۔ میں نے زرقانی

پنیر کی بابت اس میں لکھا ہے مردار تھا۔ اب لفظ صرف چربی اور مردار کا فرق رہ گیا۔ یعنی حضرت مرزا صاحب مسئلہ بیان کر رہے ہیں کہ شبہ کی بنا پر کسی چیز کو حرام نہیں قرار دیا جا سکتا۔ ایک مسئلہ بیان کر رہے ہیں اور اس میں حدیث آپ نے پنیر والی پیش کی جس میں چربی پڑنا مشہور تھا۔ اور آپ نے یہ کہا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھا لیا۔ زیادہ بحث نہیں کی۔ یہ زرقانی کی حدیث میں نے پیش کی ہے مردار کی۔ جناب میرے پاس حدیث ہے جس کے اندر چربی کا لفظ بھی لکھا ہوا موجود ہے اور ان شاء اللہ میں پیش کروں گا۔ حدیث جو ہے اگر آپ اس کا علم رکھتے ہیں تو پھر آپ کو ضد نہیں کرنی چاہیئے۔ دیکھو زرقانی کی حدیث میں نے پیش کی سور بھی مردار ہی ہوتا ہے اس کی چربی بھی مردار ہی ہوتی ہے۔ وہ بالکل حلال نہیں ہوتی۔ زرقانی کی حدیث میں پیش کر چکا ہوں۔ لکھا ہے۔ رَأٰی جُبْنَةً فَقَالُوْا مَا هٰذَا قَالُوْا طَعَامٌ يُصْنَعُ بِأَرْضِ الْعَجَمِ یہ کھانا عجموں میں تیار ہوتا ہے۔ قَالَ ضَعُوْا فِيْهِ سِكِّيْنًا وَّكُلُوْا اس میں چھری لگا کر اس کو کھا جاؤ اور لکھا ہے اس میں یہ لکھا تھا کہ اس میں استعمال مردار ہوتا ہے۔ اس میں[1] مِنْ عَمَلِ النَّصَارٰی فَقِيْلَ هٰذَا طَعَامٌ تَصْنَعُهُ الْمَجُوْسُ آگے لکھا ہے۔ لَمَّا فَتَحَ مَكَّةَ (رأی جبنة فقال) مَا هٰذَا فَقَالُوْا طَعَامٌ يُصْنَعُ بِأَرْضِ الْعَجَمِ فَقَالُوْا[2] نَحْنُ نَرٰی اَنْ يُّجْعَلَ فِيْهَا مَيْتَةٌ۔

---

[1] عن ابن عمر اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم بجبنۃ فی تبوک من عمل النصاری فقالوا ھذا طعام تَصْنَعُهُ المجوس فدعا بسکین فسمّٰی وقطع رواہ ابو داؤد۔ [2] عن ابن عباس اتی النبی صلی اللہ علیہ وسلم فی غزاۃ تبوک فقال این صُنِعَتْ ھٰذہ قالوا بفارس ونحن نرٰی ان یجعل فیہ میتۃ فقال صلی اللہ علیہ وسلم اطعموا۔ زرقانی شرح المواہب اللدنیہ جلد [illegible] مطبوعہ مصر۔

راوی لکھتے ہیں ہم نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو بتادیا کہ ہماری دانے میں اس میں مُردار پڑا ہوا ہوتا ہے۔ اس کے بعد قال صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ اُطْعَمُوْا نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کھالو۔ مردار کا ذکر آیا یا نہیں؟ تو مردار اور سوٴر اسلام میں ایک ہی کیٹیگری میں ہیں۔ اُن میں کوئی فرق نہیں ہے۔

آپ نے بھاز پر پڑا اندر دیا ہے۔ نبی کے ساتھ اگر غیر محرم عورت کا جسم چھو جائے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں۔ بہر دیکھو میرے پاس حدیث ہے صحیح مسند احمد بن حنبل کی جلد ۶۔ اس میں لکھا ہے بنی غفار کی ایک لڑکی جنگ میں لے جائی گئی۔ رسول کریم اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو اپنے ساتھ سوار کیا گھوڑے کے اوپر۔ اور ساری رات وہ آپ کے ساتھ رہی۔ پھر جب فتح ہو گئی تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے خود اُس کے گلے میں ہار ڈالا۔ اگر کہیں تو یہ حدیث موجود ہے۔ پس نبی کے ساتھ اگر کسی عورت کا جسم اس طرح ٹچ (Touch) کرے تو شہوانی خیالات کے لوگ گو بڑا اعتراضات کرتے رہیں۔ خدا کا نبی جو ہے وہ شہوانی خیالات سے اس رنگ میں پاک ہوتا ہے۔ اور خدا تعالیٰ اس کی عصمت کا وعدہ کرتا ہے۔

کہتے ہیں اَبُوْبَکْرٍ خَیْرُ النَّاس والی حدیث۔ میں نے کہہ دیا جھوٹی ہے میں نے کہا جامع الصغیر میں ہے۔ جامع الصغیر بھی ہے مولوی صاحب کو منگا دیجئے جامع الصغیر اپنے معاونین علماء سے کہا) میں نے کنز العمال سے وہ حدیث پیش نہیں کی۔ میں نے آپ کے سامنے حدیث رکھی تھی۔ میں نے کہا امام جلال الدین سیوطیؒ اپنی کتاب میں حدیث لائے ہیں موسیٰ علیہ السلام والی۔ اس کا

کیا جواب دیا آپ نے؟ بہت اچھا ہمارے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اس امت کا نبی امت میں سے ہوگا۔ اس امت کا نبی اسی امت میں سے ہوگا۔ اس کا آپ کے پاس کیا جواب ہے! —— !!!

کہتے ہیں اَلَّذِیْنَ اَسْلَمُوْا ہیں نے کہہ دیا تو میں نے کہا اَسْلَمُوْا کس پہ تھے؟ تورات پہ۔ تورات کو ماننے والے تھے۔ خدا کو بھی مانتے تھے۔

کہتے ہیں مرتد ہو گئے وہ۔ میں کب کہتا ہوں مرتد نہیں ہوا مسیلمہ کذاب۔ یہ کہتے ہیں مرزا صاحب مرتد ہو گئے۔ آپ ہزار کہتے رہیں خدا کی رجسٹر میں جو مرتد نہیں ہے آپ کے مرتد کہنے سے وہ مرتد نہیں ہو سکتا۔

کہتے ہیں پانچ نمازوں میں پچاس کا ثواب ہے۔ میں بھی تو یہی کہہ رہا تھا کہ یہ پانچ کتابیں اب پچاس کا اثر رکھتی ہیں۔ دیکھو ایک دنیا کو یہ کتابیں اب کھینچ رہی ہیں۔ دیکھنا اثر کا ہے۔ کتاب کے لئے اس کا اثر ہوگا۔ نمازوں اور عمل کے لئے اس کا ثواب ہوگا۔

کہتے ہیں سامنے ہاتھ ناپھد دکھا دو۔ میں نے دکھا دیئے۔

کہتے ہیں ہیضہ عذاب ہے طاعون ہے کچھ ہے۔ میں کہتا ہوں مومن آدمی جو ہے وہ جب قتل ہو جائے یا کسی ایسی بیماری سے مر جائے جو از قسم ہیضہ اور طاعون ہو تو اس کو تو شہید قرار دیا گیا ہے ہماری شریعت میں۔

کہتے ہیں انجیل کی جس آیت سے نبی کی توہین ہوتی ہو وہ جھوٹی ہے۔ بھائی توہین تو تب ہوتی ہے جب اُن کی شریعت میں یہ جائز نہ ہوتا۔ حضرت عیسٰی علیہ السلام کی شریعت میں تو لکھا ہے موجود کہ انہوں نے معجزے سے

شراب بنائی۔ انجیل میں لکھا ہوا موجود ہے۔ اور حضرت مرزا صاحب یہ بتا رہے ہیں مسلمانوں کو کہ ان کے پاس تو ایک سند بھی ہے۔ عیسائیوں کے پاس ناقل اکہ انجیل شریف میں لکھا ہے اس لئے ہم شراب پیتے ہیں۔ اے مسلمانو! تمہارے پاس کیا سند ہے؟ پس یہ تو مسلمانوں کو سمجھا رہے ہیں۔ یہ بتا نہیں رہے کہ در حقیقت حضرت عیسٰیؑ شراب پیا کرتے تھے۔ بلکہ کہتے ہیں عیسائیوں کی انجیل کی رُو سے وہ تو جائز سمجھتے ہیں اور مسیح کو سند بناتے ہیں۔ تم تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو سند بناؤ گے۔ یہ مفہوم ہے اس حوالے کا۔ آپ اس کو کھینچ کر دوسری طرف لے جانا چاہتے ہیں۔ کہتے ہیں مسیح علیہ السلام جب آئیں گے مرزا صاحب نے لکھا ہے۔ شراب پئیں گے۔ سؤر کھائیں گے۔ دکھاؤ حوالہ پیش کرو۔

میں نے آپ سے یہ کہا تھا۔ هٰذَا خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ پر دو سو روپے انعام رکھا۔ میں دو سو روپیہ انعام رکھتا ہوں۔ آپ یہ ثابت کر دیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں۔ چلو هٰذَا خَلِيفَةُ اللّٰهِ الْمَهْدِيُّ اگر یہ ثابت ہو جائے کہ یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث نہیں۔ میں اپنے آپ کو جھوٹا مان لوں گا۔ اور آپ کو دو سو روپیہ انعام بھی دوں گا۔

بات صرف جناب اتنی ہے کہ حضرت مرزا صاحبؒ نے اس حدیث کو درج کرتے ہوئے اس کا حوالہ بخاری کی رُو سے دیا ہے اور یہ سہو ہے حضرت مرزا صاحب کا۔ یہ حدیث بخاری میں نہیں ہے۔ یہ حدیث مستدرک للحاکم میں ہے۔ آپ کو حدیث چاہئے۔ حدیث موجود ہے۔ حوالہ دینے میں

سہو ہو گئی تو مرزا صاحب بشر تھے۔ "إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ" نبی کریم صلی اللہ علیہ السلام فرماتے ہیں میں بھی تمہاری طرح بشر ہوں۔ أَنْسیٰ كَمَا تَنْسَوْنَ۔ میں بھی بھول جاتا تھا جس طرح تم بھول جاتے ہو۔ بھول چوک پر آپ انعام رکھتے ہیں؟ کہو حدیث نہیں ہے۔ پھر لو انعام! — ورنہ نقد انشاء اللہ انعام دیں گے۔ کہتے ہیں جناب کہ مرزا صاحب کا جو ہے صدق اور کذب ایک ہی پیشگوئی پیش کرو جو بلا تاویل پوری ہوئی ہو۔ لو صاحب سنو!

"زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار ؎
یہ منفعل ہو جائیں گے اس خوف سے سب جن و انس
زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحال زار"

کہتے ہیں ایک زلزلہ دنیا میں آنے والا ہے۔ اس میں سلطنت روس کی جو ہے وہ تباہ ہو جائے گی اور زار بحالت زار ہو جائے گا۔ یہ پیشگوئی براہین احمدیہ میں لکھی ہوئی موجود ہے۔ اس پہ نوٹ دیا ہوا موجود ہے کہ زلزلہ سے مراد یا ظاہری زلزلہ ہے یا کوئی شدید آفت ہے۔ وہ جنگ کی صورت میں آپ نے دیکھا زار کی سلطنت بالکل تباہ ہو گئی۔ آپ کو اس پر کیا اعتراض ہے؟

۔ مرزا صاحب نے سعد اللہ لدھیانوی کے متعلق پیشگوئی کی یہ ابتر مرے گا۔ اس وقت اس کا ایک لڑکا موجود تھا۔ مرزا صاحب نے کہا آگے اس کی اولاد نہیں چل سکتی۔ خدا نے مہر لگا دی کہ اب آگے بچہ پیدا نہیں ہوگا۔ دیکھو سعد اللہ لدھیانوی ابتر مرا یا نہیں؟ کہو نہیں مرا؟ کہو سعد اللہ لدھیانوی کی اولاد دنیا میں موجود ہے؟ خدا کا الہام دیکھو کس طرح پورا ہوا۔ إِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْأَبْتَرُ

تیرا دشمن ابتر رہے گا۔ ابتر ہے۔ یہ ایک پیشگوئی بلا تاویل آپ کے سامنے رکھ رہا ہوں۔ آپ کہتے ہیں۔ زور دیتے ہیں کہ فلاں پیشگوئی تاویل۔ تاویلیں بھی ہوتی ہیں پیشگوئیوں میں۔ میں نے اَطْوَلُکُنَّ یَدًا والی حدیث لکھائی۔ اس میں آپ تاویل کرتے ہیں۔ تاویل کے بغیر آپ کو چارہ نہیں۔ لفظ ہیں حدیث کے جناب اَطْوَلُکُنَّ یَدًا۔ لمبے ہاتھوں والی پہلے فوت ہوگی۔ تاویل ہے اس کی صدقہ دینا۔ پس حدیثیں اور پیشگوئیاں تاویل سے بھی پوری ہوتی ہیں۔ اسی طرح مسیح موعود کی پیشگوئی جو ہے وہ مؤوّل ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تھا تم میں مسیح ابن مریم آئے گا۔ یاد رکھو وہ پہلا مسیح نہیں ہے اِمَامُکُمْ مِّنْکُمْ وہ تم سے تمہارا امام ہے۔ میں نے آپ کے سامنے وفاتِ مسیحؑ پر دلیل رکھی۔ کہتے ہیں وہ آیت یہاں بتوں کے لئے ہے۔ وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ۔ میں کہتا ہوں بت دوبارہ زندہ ہوں گے؟ لکھا ہے وَالَّذِیْنَ یَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰہِ جن کو تم اللہ کے سوا پکارتے ہو۔ لَا یَخْلُقُوْنَ شَیْئًا ...... کچھ پیدا نہیں کرتے وہ مخلوق ہیں۔ اَمْوَاتٌ وہ مُردے ہیں۔ غَیْرُ اَحْیَآءٍ زندہ نہیں۔ وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ۝ ان کو پتہ نہیں کہ ہم قیامت کو کب زندہ ہوں گے۔

قیامت کو بت زندہ ہوں گے ہرگز نہیں۔ انسان زندہ ہونگے۔ نبی زندہ ہونگے۔ کہتے ہیں بتوں کے متعلق ہے۔ میں تو بتوں کے متعلق اس کو مان ہی نہیں رہا۔ اس کا تعلق ہی کوئی نہیں ہے بتوں سے۔

ایک اور آیت سنئے! اللہ تعالیٰ فرماتا ہے — (وقت ختم ہو گیا ہے ۱۰ منٹ)

تقریر مولوی لال حسین صاحب اختر

حضرات۔ دیکھئے! مقطع میں آپڑی ہے سخن گسترانہ بات۔ میں نے کہا تھا مرزا صاحب کہتے ہیں دس لاکھ پیشگوئیاں ہیں۔ اُن میں سے ایک بتا دیجئے جس کو صدق و کذب کا معیار بنایا ہو اور اس کی تاویل کوئی نہ ہو اور ذوالوجوہ نہ ہو۔ آپ نے دو پیشگوئیاں میرے سامنے پیش کیں۔ پہلی پیشگوئی کہتے ہیں کہ سعد اللہ مرحوم کے متعلق مرزا صاحب نے لکھا تھا کہ مجھے الہام ہوا ہے کہ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَر اب کہتے ہیں اس کی کوئی تاویل نہیں۔ دیکھئے جناب میں تاویل بتاتا ہوں آپ کو۔ اَبْتَر کے معنے کیا لکھے ہیں! مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اَبْتَر کے معنے ہیں مفلس۔ صفحہ ۲۲ حقیقۃ الوحی۔ تتمہ حقیقۃ الوحی اس کے معنے ہیں ابتر کے معنے مفلس کے ہیں۔ لکھتے ہیں اَبْتَر کے معنے ناکام اور زیاں کار اور نامراد ہیں۔ تتمہ حقیقۃ الوحی۔ پھر کہتے ہیں پوتے سے آگے جس کی اولاد نہ چلے اُس کو بھی یہ کہا جاتا ہے اور مرزا صاحب نے کہا تھا اَبْتَر کہا تھا تفسیر محمدی کے مصنف کو اور مولوی محی الدین صاحب کو کہا تھا اَبْتَر ہیں حالانکہ ان کی اولاد در اولاد در اولاد اب تک یہاں بھی اور مکہ معظمہ میں بھی موجود ہیں۔ تو جس کے پانچ معنے ہوں۔ پانچ معنوں میں سے یہ کہنا کہ اس کی اولاد نہ ہوگی یہ تاویل نہیں ہے؟ جس کے پانچ معنے۔ اگر اولاد ہو جاتی تو مرزا صاحب کہتے اس کے معنے زیاں کار وہ زیان ہوگیا۔ وہ مفلس تھا۔ اس کے پاس دولت نہیں تھی

مریدوں سے کمائی ہوئی۔ یہ ہے[1] پیشگوئی جس کے پانچ معنے ہیں۔ میں نے کہا تھا ذوالوجوہ نہ ہو۔ آپ نے میرا لفظ نہیں سنا تھا؟ آپ کو مجھے پتہ تھا کہ آپ کے دس لاکھ میں سے جو پیشگوئی کریں گے۔ آپ پیش میں اس کے الفاظ کی دھجیاں اڑا دوں گا یہاں۔ یہ ہے اس میں ذوالوجوہ نہیں ہے۔ دو معنے یہاں پہ پانچ معنے ہیں۔ میں نے کہا تھا دو معنے نہ ہوں ایک معنے ہوں جس کی تاویل نہ ہو۔ یہاں تاویل ہو سکتی ہے۔

دوسری کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ زلزلہ بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی حالانکہ میں کیا کہوں۔ پہلی بات یہ ہے کہ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ وہ زلزلۂ عظیمہ کے متعلق ہے۔ زلزلۂ عظیمہ اس وقت آئے گا کہ جب عالم کباب پیدا ہوگا۔ اور محمدی بیگم کے گھر لڑکا پیدا ہوگا جس کے نو نام ہوں گے۔ آپ نے اس وقت جواب نہیں دیا۔ اس کے پیدا ہونے کے بعد زلزلۂ عظیمہ آ جائے گا۔ میرے سارے مخالف جتنے ہیں وہ کباب کی طرح جل جائیں گے۔ ہماری شوکت ہوگی۔ اور کہتے ہیں وہ زلزلہ کب آئے گا۔ کہتے ہیں ؎

"یک بیک اک زلزلہ سے سخت جنبش کھائیں گے
کیا بشر اور کیا شجر اور کیا حجر اور کیا بحار"
"اک جھپک میں یہ زمین ہو جائے گی زیر و زبر"

زلزلے کا لفظ ہے اور مرزا صاحب کہتے ہیں کہ تاویلی معنوں سے حقیقی معنوں کا زیادہ مقدم کیا جاتا ہے۔ اس کا خیال رکھنا چاہیئے۔ یک زلزلہ آئے گا۔ اک

---

[1] یہ قرآن مجید کی پیشگوئی ان شانئک ھو الابتر پر بھی مولوی لال حسین صاحب کو ایمان نہیں۔

جھپک میں آئے گا۔ صبح کے وقت آئے گا۔ مد رات۔ سوئے ہوئے ہوں گے آرام سے۔ صبح تباہ و برباد ہو جائیں گے۔

"ہر مسافر پہ وہ ساعت سخت ہے اور وہ گھڑی وہ ساعت ایک ہے جب زلزلہ آئے گا۔ یہ زلزلہ کہاں آیا؟ مرزا صاحب کہتے ہیں یہ میری زندگی میں آئے گا۔ سولہ سال میں آئے گا۔ اور جنگِ عظیم تو مرزا صاحب کے بعد ہوا تھا یہ ابھی اس کی کوئی تاویل نہیں۔ بغیر تاویل کے ایک مثال پیشگوئی مرزا صاحب کی دس لاکھ میں سے میرے سامنے پیش کریں۔ میں اپنا دعویٰ واپس لے لوں گا۔ اس کی کوئی تاویل نہیں۔ اب آگے رہ گیا کہ زار بھی ہوگا تو ہوگا اس گھڑی باحالِ زار" یہ مصرع کے لئے کہہ دیا۔ ٹھیک ہے جب زلزلہ آتا ہے تو ہر کسی ایک پر اس کا اثر ہوتا ہے۔ یہ کہاں کہا کہ میرے مرنے کے بعد آئے گا۔ یہ کہاں ہے جنگِ عظیم ہوگی۔ میری زندگی میں آئے گا اور سولہ سال میں آئے گا۔ نہ مرزا کی زندگی۔ مرزا صاحب کی زندگی میں آیا۔ نہ سولہ سال میں آیا۔

چلئے جناب! اس کے بعد کہتے ہیں اُطْوَلُھُنَّ یَدًا۔ دیکھئے حضرات! سنئے! جس چیز سے حضور پر اعتراض ہو۔ کہتے ہیں حضور کے سامنے ہاتھ ناپے گئے۔ میں نے کہا تھا اس کو کون کہے۔ اس کے کہتے ہیں فائدے میں لکھا ہے۔ فائدہ لکھا ہوا ہے صاحب عینی کا جس کو ہم ہرگز حجت نہیں مانتے حضور کے مقابلے میں۔ یا حضور کہیں کہ میرے سامنے ہاتھ ناپے تھے۔ یا ازواجِ مطہرات میں سے کوئی کہے کہ حضور کے سامنے ہاتھ ناپے تھے۔ تو بات ٹھیک ہے۔ اتنی غلط بات۔ آگے پڑھئے اسی کتاب میں عینی میں یہ نہیں لکھا ہوا اسی عینی میں لکھا ہوا موجود ہے[1]

---

[1] آگے یہ روایت عینی کے بیان کردہ فائدہ سے پہلے مذکور ہے۔ محمد نذیر۔

کہ حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی روایت ہے۔ وہ کہتی ہیں۔ فرماتی ہیں کُنَّا اِذَا اجْتَمَعْنَا فِي بَيْتِ اَحَدٍ امّا بَعْدَ وَفَاةِ النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَمُدُّ ایدینا الی جدار۔ ہم جب حضور کی وفات کے بعد دیوار کے ساتھ ہاتھ ناپا کرتی تھیں حضور کی وفات کے بعد حضرت صدیقہ کہتی ہیں۔ اسی طرح ازواجِ مطہرات میں سے کسی کا قول پیش کیجئے۔ قیامت آجائے گی مرزا صاحب نے بھی غلط کہا۔ حضور پر افترار کیا۔ آپ بھی افترار کر رہے ہیں۔ یہ نبوت ثابت ہوتی ہے مرزا صاحب کو بچانے کے لئے حضور کی بات غلط ہوتی ہے تو ہو جائے۔ کہتے ہیں تاویل کی۔ کہاں حضور کے سامنے ناپے لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ۔ آؤ مجھ سے مباہلہ کر لو اس پر۔ ایک حوالہ پیش کردو۔ اسی کتاب میں موجود ہے یہ ہمارے پاس تین کتابوں کا حوالہ پیش کروں گا میں۔ فتح الباری کا پیش کروں گا۔ اس کا ہے کہ حضرت عائشہ فرماتی ہیں حضور کی وفات کے بعد ہم نے ہاتھ ناپے تھے۔ یہ کہاں کہ حضور کے سامنے ہاتھ ناپے تھے؟ آپ کہتے ہیں کہ حضور کے سامنے ہاتھ ناپے تھے۔ یا حضور کہیں کہ میرے سامنے ناپے تھے یا ازواجِ مطہرات کہیں۔ حضور کے پانچ سو سال یا سات سو سال بعد جو شخص ہوتا ہے وہ کہتا ہے میں ہی اسے صحیح سمجھتا ہوں۔ اس کی سمجھ کیا ہے؟ اس کی سمجھ حجت نہیں۔ حضور کے سامنے ہرگز نہیں ناپے گئے۔ حضور پر یہ اور ازواجِ مطہرات پر مرزا صاحب نے بھی افترار کیا اور آپ نے بھی افترار کیا۔ لہٰذا نبی سے کوئی اجتہادی غلطی نہیں ہو سکتی۔ میں نے کہا تھا ایک بات پیش کرو یہی نبی کی ساری زندگی میں۔ یہ اجتہادی کوئی نہیں اجتہادی غلطی نہیں بلکہ حقیقت یہ ہے کہ حضور نے جو کچھ فرمایا بات ٹھیک تھی

اَوَّلُکُنَّ لُحُوْقًا بِیْ اَطْوَلُکُنَّ یَدًا۔ یہ بیان اجر ہے یہ جو وہاں
پر مفہوم ہے۔ یہ صحیح نہیں جب ایک ہاتھ لمبا بتاتے تو مراد اس سے کیا ہوتی ہے
اس سے ہوتی ہے سخاوت۔ کیا معنی کہ ایک ہاتھ لمبا ہے اور دوسرا چھوٹا ہے
ہم کہتے ہیں میرا ہاتھ اُس تک نہیں پہنچ سکتا۔ میرے بھائی حضور پر خدا کے لئے
بہتان نہ لگائیے۔ مرزا صاحب جو کر گئے ہیں قبر میں وہ تو اس کا خمیازہ بھگتیں گے
آپ اس کے لئے تیار نہ ہوں۔ کہتے ہیں دیکھئے جی اَبُوْ بَکْرٍ خَیْرُ النَّاسِ
کا جواب کہتے ہیں "جامع الصَّغِیر"۔ جناب یہ طبرانی[2] کی روایت ہے ہم پر حجت
نہیں۔ دوسری جگہ کنز العمال میں ہے۔ اسی میں لکھا ہے یہ صحیح نہیں۔ ہمارے سامنے
آپ وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جو صحیح نہیں۔ اس کتاب پر لکھا ہوا موجود۔ یہی
حدیث ہے۔ کیا کہتے ہیں آپ؟ آگے لکھا ہوا ہے یہ صحیح نہیں اس کا انکار کیا
گیا۔ یہ غلط روایتیں لے کر آپ مرزا غلام احمد صاحب کو نبی بنائیں گے وہ حضور

---

[1] ۔ یہاں جو تمام واقعہ ہو رہا ہے جیسے معجزہ پایا ہے نہ دو ہاتھوں کے ذکر سے بھی مجازاً سخاوت
مراد ہو سکتی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کے متعلق قرآن مجید میں ہے بَلْ یَدٰہُ مَبْسُوْطَتٰنِ یُنْفِقُ کَیْفَ
یَشَآءُ۔ ازواج مطہرات نے ایک دفعہ ہاتھ ناپنے کے وقت یہ نہ سمجھا کہ سخاوت مراد ہے بلکہ حضرت زینب
رضی اللہ عنہا کی وفات کے بعد انہیں یہ بات سمجھ آئی کہ اس کی تاویل صدقہ دینا ہے۔ کیونکہ حضرت زینب رضی اللہ عنہا اپنے
ہاتھوں سے کام کر کے صدقہ دیا کرتی تھیں۔

[2] ۔ طبرانی کی حدیث یہاں حجت نہیں۔ کنز العمال کی روایت تو ہماری طرف سے پیش ہی نہیں کی گئی۔ یہ دونوں روایتیں
الگ الگ سند سے ہیں۔ کنز العمال میں ابی سلمہ بن [illegible] کی روایت ہے۔ کنز العمال میں جس روایت پر اعتراض ہے وہ عکرمہ
بن عمار سے ہے۔ جامع الصغیر میں [illegible] کے الفاظ ہیں [illegible] دونوں حدیثوں کی اسناد اور الفاظ میں فرق ظاہر ہے۔

[3] ۔ حضرت مرزا صاحب کی نبوت تو امتی نبوت ہے نہ کہ مستقلہ نبوت تو توہین کیسے ہوئی۔ اس سے
تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بلند شان ظاہر ہوئی کہ آپ اس شان کے نبی ہیں کہ ایک [illegible] آپ کے

کی توہین کریں گے۔ دیکھئے۔ کہتے ہیں کہ مٹھیاں بھروائیں۔ بیٹیوں کے حکم میں ہوتی ہیں۔ بہت اچھا جناب پھر کیا کیا؟ وہی بات۔ دیکھو بھائی جو اعتراض مرزا صاحب پہ ہوگا یہ وہی اعتراض سرورِ کائنات علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذاتِ گرامی پہ کریں گے کیوں؟ مرزا صاحب کی نبوت تو ثابت نہیں ہو سکتی۔ مٹھیاں بھروانی غیر محرموں سے۔ کنجری کی زنا کی کمائی کا مال کھانا۔ لیکن وہاں کیا بات ہے۔ وہاں یہ ہے کہتے ہیں کہ نبی مختار کی لڑکی کو کجاوے پہ سوار کیا۔ دیکھئے کجاوہ دو طرف ہوتا ہے۔ ایک اس طرف ہوتی ہے ایک اس طرف ہوتی ہے۔ وہ بیمار ہو گئی۔ کوئی ایسی حالت ہوگی۔ یا وہ مومنہ ہو گئی ہوگی۔ حضور نے کجاوے کے دوسری طرف رکھ لیا۔ یہ کہاں ہے کہ حضور نے اس کو اپنے ساتھ لٹایا جسم کے ساتھ جسم لگایا۔ یہ کہاں ہے اس سے مٹھیاں بھروائیں۔ اچھا پھر یہ ہے کہ کجاوہ دو طرف ہوتا ہے۔ پھر کہتے ہیں کیا ہوا کوئی بات نہیں۔ ساتھ بٹھا لیا اس سے مٹھیاں تو نہیں بھروائیں۔ رات کو علیحدگی میں تو نہیں رہے۔ پھر مرزا صاحب کے پہرے میں عورتیں پہرہ دیتی ہیں۔ عورتوں کے ساتھ باغ میں جاتے تھے۔ عورتیں آپ کو پنکھا جھلتی تھیں۔ یہ کیا عورتوں کے جھمگھٹے میں مرزا صاحب کیوں ساری رات گزارتے تھے؟ مرد کہاں چلے گئے تھے؟ عورتیں رات کو پہرہ دیتی تھیں مجھ سے نشانیاں۔ فلاں رات کو عورتیں پہرہ دیتی تھیں۔ عورتیں مٹھیاں بھرتی تھیں۔ عورتیں رات کے وقت مرزا صاحب کو پنکھا جھلتی تھیں۔ عورتوں کے جھمگھٹے میں رہتے تھے۔

بہت اچھا۔ دیکھئے کہتے ہیں صحابہ نے کہا اس میں مردار پڑا ہوا تھا۔

بات ٹھیک ہے۔ سنئے جی اصحاب نے کہا کہ حضور کہا جاتا ہے کہ اس میں مردار پڑا ہے۔ حضور اللہ کے نبی تھے۔ حضور کو وحی نے بتا دیا ہوگا کہ غلط ہے۔ میں مردار نہیں۔ حضور نے کھا لیا۔ پتہ چلا بالکل صحیح تھا۔ اس میں مردار نہیں تھا۔ صحابہ میں مردار ہے۔ حضور کھاتے ہیں۔ اس وقت کھانا بتاتا ہے مردار نہیں تھا اس میں۔ یہاں لکھا ہوا موجود ہے۔ حضرت عائشہؓ کا حوالہ قیامت تک نہیں دکھا سکتے۔ اتنی زبردست گرفت ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں حضرت عائشہ فرماتی ہیں۔ یہ مسئلہ نہیں بتایا حضور نے۔ کھا لیا کرتے تھے حضرت عائشہ کی روایت دنیا کی کسی کتاب سے بتاؤ۔ قیامت تک نہیں بتا سکو گے۔ کہہ دو لَعْنَۃُ اللّٰہِ عَلَی الْکَاذِبِیْنَ۔ جس نے لکھا حضور پر افترا کیا۔ اور مرزا صاحب نے بھی کیا ہے[1]

کہتے ہیں مسیح علیہ السلام شراب پیا کرتے تھے۔ ہاں ھٰذَا خَلِیْفَۃُ اللّٰہِ الْمَھْدِی۔ کہتے ہیں کہ حضور نے فرمایا اُنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ میں بھولتا ہوں جیسے تم بھولتے ہو۔ یہ بتاؤ مرزا صاحب نے کہاں لکھا۔ آپ کو تو مرزا صاحب کی کتابیں نہیں آتیں میں کیا کروں! نہ قرآن آتا ہے نہ حدیث آتی ہے نہ مرزا صاحب کی کتابیں آتی ہیں۔ حدیثیں پیش کرتے ہیں تو وہ حدیثیں پیش کرتے ہیں جن کو خود لکھا ہوا ہے کہ یہ قابلِ اعتراض ہیں۔ حدیثیں وہ پیش کیں تین بتا دکھائیں نے (خاموشی جی) تین بتا دیں میں نے۔ اور کہا اُنْسٰی کَمَا تَنْسَوْنَ

---

[1] حضرت مرزا صاحب نے اس روایت کو حضرت عائشہؓ کی طرف ہرگز منسوب نہیں کیا۔ مولوی لال حسین صاحب نے غلط بیانی کی ہے اور یہ مطالبہ صریح دھوکا دہی ہے۔

کے متعلق پڑھیئے مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ حضور علیہ السلام کو جو سہو نماز میں ہوا تھا اللہ تعالیٰ نے وحی سے کرایا تھا۔ اگر حضور کو نماز میں سہو نہ ہوتا تو ہمیں کیسے پتہ چلتا کہ نماز میں بھول جائے تو سجدہ سہو کیسے کیا جاتا ہے۔ خدا کی وحی نے کرایا تھا۔ اب کہہ دو خدا کی وحی نے بھی جھوٹ بولا تھا۔ آپ کہتے ہیں مرزا صاحب سے غلطی ہوئی۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اگر جس کو الہام ہوتا ہو مجھ سے غلطی ہو جائے۔ ملہم سے غلطی ہو جائے تو یہ خدا کی غلطی کہلائے گی۔ وحی کی غلطی نہیں کہلائے گی۔ میری غلطی نہیں ہو سکتی۔ خدا غلطی کر سکتا ہے۔ جبرائیل غلطی کر سکتا ہے۔ لیکن مرزا صاحب غلطی نہیں کر سکتے۔ یہ بتائیے یہاں کیوں بھول گئے جناب۔ تو خدا بھول گیا۔ کہو جبرائیل بھول گیا۔ کہتے ہیں مجھ کو نہیں کہہ سکتے۔

ہاں جی پھر کیا کہتے ہیں۔ کہتے ہیں جب وہ ہو جاتا ہے مرزا صاحب دعویٰ سے کہتے ہیں۔ تب فی الفور وحی اکبر اور کلامِ الٰہی جو وحی متلو اور مہیمن ہے اس غلطی پر نبی کو مطلع کر دیتی ہے مرزا صاحب کہتے ہیں خدا کی وحی اس وقت مطلع کر دیتی ہے جس طرح حضور کو مطلع کیا تھا اب بتاؤ کہ مرزا صاحب کو مطلع کیا ہو ساری عمر میں۔ مرزائی اس کو پڑھتے ہیں۔ مرزا صاحب پڑھتے رہے۔ خدا نے ان کو نہ بتلایا کہ یہ جو تم پڑھتے رہے ھٰذا خلیفة اللّٰه المھدی بخاری شریف میں نہیں ہے۔

(۱۰۰ منٹ)

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب فاضل

مولانا فرماتے ہیں نبی اجتہادی غلطی نہیں کر سکتا۔ کہتے ہیں۔ بتاؤ کہیں کہ نبی اجتہادی غلطی کر سکتا ہے۔

قرآن کریم سورہ ھود میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب نوح علیہ السلام کا بیٹا غرق ہونے لگا تو نوحؑ نے کہا اِنَّ ابْنِیْ مِنْ اَھْلِیْ وَاِنَّ وَعْدَكَ الْحَقُّ اے خدا میرا بیٹا میرے اہل میں سے ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے۔ یہ کیوں ڈوب رہا ہے؟ خدا نے جواب میں کہا اِنَّهٗ لَيْسَ مِنْ اَهْلِكَ اِنَّهٗ عَمَلٌ غَيْرُ صَالِحٍ[لہ]۔ یہ صالح اس کے عمل نہیں ہیں۔ یہ تیرے اہل سے نہیں۔ بیشک میرا وعدہ تھا تیرے اہل کو بچاؤں گا پر تو اس کو اہل سمجھنے میں غلطی پر ہے۔ دیکھو پیشگوئی کو سمجھنے میں اجتہادی غلطی ہوئی یا نہیں! یہ نبراس عقائد کی کتاب ہے۔ اس میں لکھا ہوا ہے۔

(لال حسین صاحب بول پڑے)

(قاضی صاحب) حدیث سنئے درمیان میں نہ بولئے۔

(لال حسین)۔ شرائط کی خلاف ورزی نہیں ہوگی۔

(قاضی صاحب)۔ اپنے وقت پر بولنا چاہیئے اس طرح تو ہمیں قدم قدم پر

[لہ] ۔ سورہ ھود ع۴ ۔

ان کو رد کروں گا۔

(لال حسین): آپ حدیث پیش کریں میں نہیں رد کروں گا۔

(قاضی صاحب): نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں[1] مَا حَدَّثْتُكُمْ مِنَ اللهِ سُبْحَانَهُ تَعَالٰى فَإِنَّهُ حَقٌّ۔ جو بات میں تمہیں خدا کی طرف سے کہوں وہ سچی ہے۔ وَمَا قُلْتُ فِيْهِ مِنْ قِبَلِ نَفْسِيْ۔ اور جو میں اس میں اپنی جانب سے تشریح میں کہوں فَإِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ أَنْسٰى كَمَا تَنْسَوْنَ۔ میں نے یہ حدیث پیش کی تھی۔ میں بشر ہوں۔ میں بھی بھول جاتا ہوں۔ یہاں اجتہادی ۲ غلطی کا سوال ہے جناب! یہ نماز کا سہو نہیں ہے۔ آپ نے نماز کا سجدہ سہو لے لیا۔ میں نے پوچھا تھا نُهِيْتُهَا مِنْهَا والی حدیث کے متعلق کیا خیال ہے جناب! یہ بھی جھوٹی ہے! اس کو کسی نے جھوٹا قرار دیا ہے! علامہ جلال الدینؒ سیوطیؒ نے اس کو پیش کیا ہے۔ لِاَنْ يَّكُوْنَ نَبِيًّا کو تو آپ نے کہہ دیا منکر الحدیث قرار دیا اس کو۔ اس کے متعلق بھی تو کچھ ارشاد فرمایا ہوتا، یہ بحث ختم ہو جائے گی۔ شاید آپ اس کے متعلق کچھ کہیں یا نہ کہیں۔

کہتے ہیں جی عورتیں پہرہ دیتی تھیں۔ عورتوں کا پہرہ دینا کوئی عیب ہے مگر میں ڈیوڑھیوں پہ گھروں میں عورتوں کا پہرہ دینا رات کے وقت۔ جب کہ حضرت مرزا صاحبؑ کی بیوی آپ کے پاس آپ کے کمرہ میں ہوتی تھی۔ جناب مولانا آپ کیسی باتیں کرتے ہیں۔

---

[1] میں بزار سے حدیث پیش کرنے والا تھا اور حسین صاحب جو جدوجہد کر کے میرا وقت ضائع کیا۔ محمد نذیر۔

[2] نبراس شرح الشرح لعقائد نسفی ص ۳۹۲۔

کلفہ میں لکھا ہے کھایا کرتے تھے اور سؤر کی چربی اس میں پڑا کرتی تھی اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو الہاماً معلوم ہو گیا۔ بتاؤ وہاں لکھا ہوا حدیث میں الہاماً معلوم ہو گیا تھا۔ اس لیئے آپ نے کھا لیا۔ اپنے پاس سے باتیں بناتے ہو اور مجھے یہ کہتے ہو حدیث پیش کرو۔ تم باہر سے بات نہ لاؤ۔ جب باہر سے بات آپ کریں گے میں آپ کو رد کرنے کا حق رکھتا ہوں۔ یہ حدیث میرے پاس موجود ہے۔ لاؤ دکھاؤ اس میں کہاں لکھا ہے کہ رسول کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کو الہام سے معلوم ہو گیا تھا اس لئے آپ نے کھا لیا۔ اس سے تو مسئلہ نکالتے ہیں علماء۔ کہ شبہ کی بناء پر کسی چیز کو حرام قرار نہیں دیا جا سکتا۔ یہ دیکھئے آپ کتنے میں پنیر۔ لکھا ہے وجوخ اُشْتُهِرَ عَمَلُهُ بِشَحْمِ الْخِنْزِيرِ وَجُبْن شامی اُشْتُهِرَ عَمَلُهُ بانفحة الْخِنْزِير۔ ——————

دیکھو۔ مولوی لال حسین صاحب نے حوالہ طلب کیا (قاضی صاحب) حوالہ پیش دیتا ہوں۔ فتح المعین شرح قرۃ العین تالیف عالم علامہ شیخ زین الدین عبد العلی۔ جناب یہ حدیث آپ کو نہ معلوم ہو تو یہ ہمارا قصور نہیں ہے۔ یہ حدیث جس میں شحم خنزیر کا بھی ذکر موجود ہے اور انفحۃ الخنزیر کا بھی ذکر موجود ہے اور یہ بھی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو کھا لیا۔ فَجَاءَهُ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ جُبْنَةٌ مِنْ عِنْدِهِمْ اُن کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس پنیر لایا گیا۔ فَأَكَلَ مِنْهَا آپ نے کھا لیا۔ وَلَا يَسْئَلُ عَنْ ذِكْرِهٖ اور آپ کبھی نہیں پوچھا کرتے تھے اس کے متعلق اس میں بھائی چربی ہے یا نہیں۔ بالکل یہ نہیں پوچھا تو امت

کے لیئے یہ مسئلہ بنایا کہ تاکہ امت پر کوئی تنگی نہ رہے جناب مولانا امت کی تنگیوں کو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم دور کرتے ہیں اور آپ حضرت مرزا صاحب پہ الزام لگاتے ہیں۔ دیکھو مرزا صاحب نے شریعت کو خوب سمجھا یا آپ شریعت کو خوب سمجھ رہے ہیں۔

جناب مولانا میں نے آپ کے سامنے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ ..... والی آیت رکھی آپ نے کہا Context دیکھو۔ ریفرنس دیکھو اس کا حوالہ۔ پہلے سیاق دیکھو۔ میں نے سیاق آپ کے سامنے رکھا۔ سیاق میں لکھا ہے کہ خُذُوْا زِیْنَتَکُمْ عِنْدَ کُلِّ مَسْجِدٍ۔ عبادت کے وقت زینت اختیار کرو۔ اس کی شانِ نزول میں یہ ہے کہ عرب کے لوگ جو ہیں وہ خانہ کعبہ کا طواف کرتے تھے ننگے بدن۔ اس لیئے یہ آیت نازل ہوئی۔ پس بنی آدم میں خطاب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے لوگوں کو قیامت تک ہے۔ بنی آدم کیوں لفظ رکھا؟ اس لیئے کہ آنے والا ہر نبی جو آئے گا رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد چونکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ساری دنیا کے لیئے ہیں اس لیئے آپ کا جو خلیفہ نبی ہوگا وہ بھی ساری دنیا کے لیئے ہوگا۔ اس لیئے بنی آدم کا لفظ رکھا ہے۔ ورنہ نبی کافروں اور بے ایمانوں اور جھوٹوں اور چوہڑوں اور چماروں میں سے نہیں آسکتا۔ آپ کہتے ہیں میں نے عصمت کا سوال کیا تھا۔ عصمت تو جاتی رہی اگر چوہڑوں اور چماروں میں سے ہو سکتا ہے۔ میں نے آپ کو علمی نکتہ رکھا ہے کہ قدرت خدا کی کے آگے پیدا کرنا نبی کسی چوہڑے چمار کو بنا دینا جب وہ مومن ہو جائے تو کوئی بعید بات نہیں ہے۔ لیکن حکمت خدا کی یہ نہیں چاہتی۔ جب قدرت کے ساتھ حکمت مل جائے تو عصمت

ثابت ہو گئی یا نہیں ؟ میں نے تو آپ کو جواب دے دیا تھا لیکن آپ اس کو ہضم کر جاتے ہیں۔ میں نے مسند احمد بن حنبل کی آپ کے سامنے حدیث پیش کی۔ وہاں راحِلَتہ کا لفظ نہیں ہے جناب مولانا! حدیث منگوا کر پڑھ لیجئے۔ وہاں حَقِیْبَہ کا لفظ موجود ہے۔ وہ کاٹھی کو کہتے ہیں حَقِیْبَہ۔ ذرا سوچ کے آپ جواب دیں۔ آپ نے غالباً یہ حدیث پہلے پڑھی ہو گی یا نہیں ہو گی۔ اگر پڑھی ہوتی تو راحِلَۃ کجاوہ نہ کہتے۔ کجاوے کا ذکر وہاں نہیں ہے جناب۔ میں ان کی ساری باتوں سے خدا کے فضل سے فارغ ہو چکا ہوں۔ سوائے ایک دو باتوں کے۔ کہتے ہیں مرزا صاحب نے یہ کہا تھا کہ یہ عذاب میری زندگی میں آئے گا۔ مرزا صاحب کہتے ہیں مجھے الہام ہو گیا۔ میں نے خدا کے آگے دعا کی رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ خدایا یہ عذاب میری زندگی میں نہ آئے۔ تو خدا نے کہا اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُّسَمًّی۔ ہم نے اس میں تاخیر ڈال دی۔ بے شک مرزا صاحبؑ نے لکھا تھا یہ عذاب میری زندگی میں آئے گا۔ الہام نے یہ بتا دیا کہ اب یہ تمہاری زندگی میں نہیں آئے گا۔ تو مرزا صاحب جھوٹے کیسے ہوئے ؟ وہ عذاب آیا یا نہیں ؟ زار زارہ ہوا یا نہیں ؟ سلطنتیں تباہ ہوئیں یا نہیں ہوئیں ؟ پیشگوئی پوری ہو گئی۔

کہتے ہیں تاویل ہے اُبْتَر کے الفاظ کے پانچ معنے ہیں ٹھیک ہے تو پانچوں اُبْتَر کے معنے جو ہیں وہ سعد اللہ کے حق میں صحیح ہوئے یا نہیں ؟ سعد اللہ نامراد رہا۔ ہر پہلو سے ابتر رہا۔ خائب اور خاسر ہوا۔ اور بے اولاد مرا اور اس کی نسل منقطع ہو گئی۔ پس اُبْتَر کے سارے معنے اس کے سعد اللہ لدھیانوی کے وجود میں پورے ہو گئے۔ اگر تو ایک معنے پورے ہوتے تو آپ کہہ سکتے تھے۔ سارے معنے

اس کے وجود میں پورے ہو گئے۔ حضرت مرزا صاحب نے یہی لکھا ہے کہ وہ ہر پہلو سے اَبتَر ہے[1] علیحدہ طور پر پڑھ کر دیکھ لیجئے۔ فرماتے ہیں خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کا مورد ہو گیا۔ اپنے ارادہ میں خائب اور خاسر رہا جیسا کہ اَبتَر کے لفظ کے ایک معنی یہ بھی ہیں۔ خائب و خاسر بھی رہا منقطع النسل بھی ہو گیا۔ آپ نے فرمایا اس کے ہاں کبھی اولاد پیدا نہیں ہوگی۔ اَبتَر کے لفظ کے ہر ایک معنے مرزا صاحب فرماتے ہیں جو لغت میں کئے گئے ہیں سب لغت۔ لغت میں جو بھی معنے اَبتَر کے ہیں کئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے قہر اور غضب کا اُن معنوں کے لحاظ سے وہ مورد ہو گیا۔

پس میں خدا کے فضل سے ایک بات کے سوا جو عالمِ اسباب سے تعلق رکھتی ہے اور ایک بات دادیوں نانیوں والی ہے۔ یہ دادیاں اور نانیاں جو حضرت عیسیٰؑ کی زناکار مرزا صاحب نے لکھی ہیں یہ عیسائیوں کے مقابلہ میں یہ عبارت ہے اور یہ الزامی جواب ہے۔ وہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے خاندان پر حملہ کرتے تھے کہ ان میں مشرک اور زناکار تھے۔ حضرت نے فرمایا کہ تمہاری انجیل اور بائیبل کو دیکھیں اس میں مسیح خاندان۔ اُوپر نسب میں تین عورتیں جو ہیں وہ زناکار ہیں جن میں سے راحاب کسبی تھی۔ متی ۱" میں لکھا ہے۔ تمر حرامکار تھی "پیدائش کی کتاب" میں لکھا ہے۔ بنت سبع بھی بدکار تھی یہ لکھا ہے اُس نے داؤد سے زنا کیا۔ "۲ سموائیل"۔ اب دیکھ لو ان کی کتابوں کی رُو سے انہوں نے ملزم کیا ہے ان کو۔ اور آپ اس کو حقیقت لے بیٹھے ہیں۔ حقیقت اور چیز ہے اور دشمن کو الزامی جواب دینا جو ہے وہ اور چیز ہے۔

---

[1] :- ابتر کے اصل معنے تو لغت سے ثابت ہیں کیا قرآن مجید کی پیشگوئی ان شانئک ھو الابتر بزعم مدعا علیہم صاحبان قابل اعتراض ہے کیونکہ اس میں خدا نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دشمنوں کو بھی ابتر کہا ہے۔ اگر نہیں تو پھر حضرت مرزا صاحب پر ان کا اعتراض درست نہیں۔

کہتے ہیں مرزا صاحب نے یہ معنی کئے ہیں تَوَفّی کے اور مجھے بتاؤ کہ خدا مجھ کو بچائے گا صلیب سے۔ موت سے۔ تو دیکھو تَوَفّی کے معنے موت سے بچانا کر دیئے نا مرزا صاحب نے۔ میں نے کہا تَوَفّی کے معنے ہوتے ہیں طبعی موت۔ اور طبعی موت کا لازمی نتیجہ کیا ہے؟ قتل سے بچ جائے۔ تو اس میں قتل سے بچنے کا ذکر ہوتا ہے اور ساتھ موت ہوتی ہے۔ تَوَفّی کے لفظ میں دو مفہوم ہوتے ہیں۔ میں نے کشّاف کا حوالہ پہلے پیش کیا تھا۔ عالم لغت علامہ زمخشری کہتا ہے مُتَوَفِّیکَ مُمِیْتُکَ حَتْفَ اَنْفِکَ۔ میں تجھ کو ماروں گا طبعی موت۔ لَا تُقْتَلُ بِاَیْدِیْھِمْ تو ان کے ہاتھوں سے قتل نہیں ہوگا۔ مرزا صاحب بھی کہتے ہیں تَوَفّی کے ایک معنے یہ ہیں کہ وہ انسان قتل نہ ہو۔ تَوَفّی کے معنے میں نیچرل موت اس کی ہو تو دیکھو دونو چیزیں موجود ہیں۔ ایک جگہ ایک پوائنٹ سے استدلال کیا گیا ہے۔ دوسری جگہ دوسرے پوائنٹ سے۔ جناب کہتے ہیں مجھ سے مباہلہ کر لو۔ مباہلہ آپ سے کس بات پر کریں۔ کہتے ہیں وفات کے بعد ایسا ہوا۔ اجی جناب مباہلہ تو آپ کے پچھلے بزرگوں نے بھی نہ کیا۔ یہ دیکھو انجام آتھم[لہ] میں اٹھاون مولوی اور گدی نشین سارے۔ ان کو حضرت مرزا صاحب نے نام بنام چیلنج دیا۔ آپ اس وقت موجود بھی نہیں تھے۔ اور وہ کوئی مباہلہ کے میدان میں نہیں آیا۔ آپ کو مباہلہ کا چیلنج دینے کا حق نہیں۔ مباہلہ کا چیلنج دینے کا حق مجھے ہے جو میں مظلوم ہوں۔ مدعی کو حق ہوتا ہے مباہلہ کا چیلنج دینے کا۔ منکر کو کبھی حق نہیں ہوتا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے عیسائیوں کو مباہلہ کا چیلنج دیا تھا یا عیسائیوں نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا؟ آپ ہمارے مقابلے میں انکار کے مقام پر ہیں مرزا صاحب

[لہ] انجام آتھم ملکا کر یہ دیکھو نام ہیں سارے گدی نشینوں کے

کے مقابلہ میں۔ پیر دیکھو وہ نام ہی سارے گدی نشینوں کے۔ آپ نے فرمایا یہ لوگ اگر میدان میں آئے ایک بھی کا جائے تو میں جھوٹا ہوں۔

(۱۱۰ منٹ)

یہاں مولوی لال حسین صاحب نے نادانستہ غلط بیانی کی ہے۔ کیونکہ حضرت مرزا صاحب نے یہاں "توفی" کا لفظ حضرت مسیح علیہ السلام کے لئے استعمال کیا ہے وہاں تو اس کے معنی طبعی وفات دیئے گئے ہیں۔ لیکن جہاں اس لفظ کے معنے طبعی وفات نہیں کئے بلکہ لعنتی موتوں سے بچانا کئے ہیں۔ حضرت مرزا صاحب نے تو اس کتاب کے متن میں "یا عیسیٰ انی متوفیک" کے الہام کے معنی اپنے متعلق "اے عیسیٰ میں تجھے طبعی وفات دوں گا" کئے ہیں۔ (ملاحظہ ہو براہین احمدیہ صفحہ) ہاں حاشیہ میں لعنتی موتوں سے بچانا کے جو معنے بیان کئے گئے ہیں یہ معنے طبعی وفات کے خلاف نہیں ہیں۔ بلکہ یہ طبعی وفات کا لازمی نتیجہ ہے کہ انسان لعنتی موت یعنی صلیبی موت سے بچایا جائے۔

تقریر مولوی لال حسین صاحب اختر

اچھا جی۔ دیکھئے حضرات پہلی بات کا جواب پہلے وہاں کہتے ہیں کہ آپکے بزرگوں نے مباہلہ نہ کیا میں کہوں گا لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ دیکھئے خود مرزا غلام احمد قادیانی لکھتے ہیں کہ مولوی عبدالحق نے میرے ساتھ عیدگاہ امرتسر میں مباہلہ کیا تھا اور وہ خود لکھتے ہیں کہ میں جو دو مباہلہ کرنے والوں میں جو سچا ہوتا ہے وہ بعد مرتا ہے جو جھوٹا ہوتا ہے وہ پہلے مرتا ہے۔ مولوی عبدالحق صاحب کے ساتھ مباہلہ ہوا[1] مرزا صاحب خود مانتے ہیں۔ مرزا صاحب فوت ہو گئے ۱۹۰۸ء میں۔ اور وہ فوت ہوئے ۱۹۱۷ء میں بعد فوت ہوئے۔ لہذا اب جبکہ اللہ تعالیٰ نے فیصلہ کر دیا کہ مرزا صاحب جھوٹے تھے وہ سچا تھا۔ جن لوگوں نے مباہلہ کیا اس کے مطابق مرزا صاحب فوت ہو گئے۔ آپ کیا کہتے ہیں مباہلہ کسی نے نہیں کیا۔ آپ نے اپنی کتابیں نہیں پڑھیں[2]۔ دیکھئے جناب۔ کہنا

---

[1] مولوی عبدالحق کے ساتھ انہوں نے تو مباہلہ کیا تھا کہ بعد کوئی مباہلہ نہیں ہوا اس لئے مولوی عبدالحق سے جو مباہلہ ہوا تھا اس میں کوئی ایسی شرط نہ تھی کہ جھوٹا سچے کی زندگی میں مر جائیگا بلکہ تم نے مباہلہ کر کے خود ہی ایک سال میں عذاب آنے کی خبر دی تھی مولوی عبدالحق سے انجام آتھم والے اشتہار کے بعد جو مباہلہ ہوا اس کا اثر مولوی عبدالحق نے یہ بتایا تھا کہ میرے مباہلہ کا ثبوت یہ ہے کہ اس مباہلہ کے بعد میرے ہاں ایک لڑکا پیدا ہوگا۔ مگر وہ جھوٹے ہو گئے۔ اور ان کے ہاں کوئی لڑکا پیدا نہ ہوا۔ حضرت مرزا صاحب نے پیشگوئی فرمائی تھی کہ میرے ہاں لڑکا پیدا ہوگا اور وہ مولوی عبدالحق کی زندگی میں پیدا ہوگا۔ چنانچہ یہ پیشگوئی اس مباہلہ کے بعد پوری نکلی۔

[2] یہ کہتے ہیں کتابیں نہیں پڑھیں حالانکہ خود وہ کما حقہ مطالعہ سے عاری ہیں۔

کر وہ زندگی میں آئے گا۔ یہ کیوں دھوکا دیتے ہیں مولوی صاحب۔ میں سخت لفظ تو اس لئے لکھتا ہوں کہ مجھے لفظ کوئی نہیں ملتا۔

(قاضی صاحب)۔ کہہ لیجئے آپ۔ میں تو برداشت کروں گا۔

(لال حسین)۔

دیکھئے آپ کہتے ہیں مرزا صاحب نے یہ کہا۔ دعا کی تھی کہ رَبِّ لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ کہ اے اللہ! قیامت کا زلزلہ مجھے نہ دکھا۔ اللہ تعالیٰ نے دعا قبول کر لی۔ پہلا میرا یہ اعتراض ہے۔ یہ بتائیے کہ یہ کہاں لکھا ہوا ہے یہ دعا قبول کی۔ ہرگز آپ نہیں بتا سکیں گے۔ اس کے بعد مرزا صاحب دوسری روایت۔ یہ مرزا صاحب نے دعا کی ہے ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء۔ یہ ہے میرے پاس یہ دیکھئے یہ ہے تذکرہ۔ ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو کہتے ہیں یا اللہ مجھے زلزلہ نہ دکھا۔ اس کا اللہ تعالیٰ نے کہیں نہیں بتایا کہ تمہاری دعا قبول ہو گئی۔ اس کے بعد مرزا صاحب آٹھ اپریل کو۔ مارچ پہلے ہے اپریل پیچھے ہے آٹھ اپریل ۱۹۰۶ء کو دعا کرتے ہیں رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ۔ اے اللہ! زلزلۂ قیامت مجھ کو دکھا دے۔ اس کا جواب ملتا ہے مرزا صاحب کو یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ

ف:۔ الہام لَا تُرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ جو ۱۰ مارچ ۱۹۰۶ء کو ہوا کہ مجھے زلزلۃ الساعۃ نہ دکھا یہ کسی شرط پر مبنی الہام ہوا۔ فَاِمَّا نُرِیَنَّکَ بَعْضَ الَّذِیْ نَعِدُھُمْ اَوْ نَتَوَفَّیَنَّکَ۔ کہ مخالفوں کے حق عذاب کا وعدہ یا ہم تیری زندگی میں دکھا دیں گے یا تجھے وفات دیدیں گے مگر یا زلزلہ حضرت مرزا صاحب کی زندگی میں آنا خدا تعالیٰ نے مقدر قرار نہیں دیا۔ اس کے بعد ۸ مارچ ۱۹۰۶ء کو الہامی دعا سکھائی گئی رب اخر وقت ھذا کہ خدایا اس زلزلہ میں تاخیر ڈال دے پھر ۲۹ مارچ ۱۹۰۶ء کو اس بارہ میں الہام ہوا اَخَّرَہُ اللّٰہُ اِلٰی وَقْتٍ مُسَمًّی کہ خدا نے زلزلہ کو ایک مقررہ وقت تک ڈال دیا ہے۔ جب الہام رب لا ترنی زلزلۃ الساعۃ کے بعد ہوا ہے تو صاف ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ نے خود جو دعا سکھائی تھی اسے قبول کر لیا ہے۔ تبھی زلزلہ کو تاخیر میں ڈال دیا۔ الہام او نتوفینک کے مطابق خدا تعالیٰ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو وفات دے دی۔ اور زلزلہ کو آئندہ زمانہ پر موقوف کر دیا۔

الساعۃ۔ میں اس دن کو زلزلۃ الساعۃ قیامت کا زلزلہ دکھا دیا گیا۔ بتائیے آپ نے دھوکا نہیں دیا تو کیا ہے۔ وہ کہتے ہیں مجھے زلزلۃ الساعۃ کا دکھا اس کا جواب کوئی نہیں۔ اس کے بعد وہ سات مارچ ہے اور یہ آٹھ اپریل کا الہام ہے کہ یُرِیْکُمُ اللّٰہُ۔ کہتے ہیں رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ اے اللہ زلزلۃ الساعۃ قیامت کا زلزلہ مجھے دکھا دے۔ جواب ملتا ہے یُرِیْکُمُ اللّٰہُ زَلْزَلَۃَ السَّاعَۃِ اللہ تعالیٰ تمہیں قیامت کا زلزلہ نہیں دکھلائے گا اب بھی اس کے بعد اس کے بعد کا الہام پھر بتائیے نہیں۔ میں کیا کروں آپ کو کتابیں نہیں آتیں یا پڑھی نہیں آپ نے یا جان بوجھ کر دھوکا دینا چاہتے ہیں لوگوں کو۔ مجھے دھوکا نہیں دے سکتے۔ آپ سے زیادہ میں نے کہا میں جانتا ہوں کتابیں۔

کہتے ہیں۔ بہت اچھا جناب کہتے ہیں اَبْتَر کے بہت معنے ہیں۔ ایک معنے تو یہ ہوئے نا۔ اگر بیٹا نہ ہوتا تو مرزا صاحب کہتے یہ مفلس ہے۔ ٹھیک ہے وہ اس کے مقابلہ میں مفلس ہے حضور بھی مفلس رہے ہیں۔ فوت ہونے کے وقت حضور علیہ السلام کے گھر میں حضرت صدیقہ فرماتی ہیں ہمارے چراغ کے لئے تیل نہیں تھا وہ مانگا ہوا

ۓ ا۔ میں نے کوئی دھوکا نہیں دیا جو خود مولوی لال حسین نے الہامات کے لکھنے میں غلطی کی ہے [illegible] کا الہام [illegible] اخر وقت هذا [illegible] کے الہام [illegible] کے بعد رب ارنی زلزلۃ الساعۃ کا جو الہام ہوا ہے یہ دراصل [illegible] کا الہام رب ارنی زلزلۃ الساعۃ [illegible] ہے (دیکھو تذکرہ [illegible]) اس کا مطلب اس بارہ میں موجود ہے کہ اس الہام میں [illegible] ہے چنانچہ [illegible] کو کشف میں حضرت مرزا صاحب کو زلزلہ کا نظارہ دکھا دیا گیا تذکرہ صفحہ ۶۱۹ پر لکھا ہے ایک زبردست زلزلہ دکھائی دیا [illegible] اس کے الہام ہوا [illegible] ہے [illegible] حقیقت نہیں [illegible] [illegible] زلزلہ کا نظارہ دکھا دیا گیا۔

تھا۔ یہ کہتے ہیں مفلس ہے اس کے پاس دولت نہیں۔ اس لئے پیشگوئی سچی ہوئی۔ ایک معنے ہوں۔ سو اگر وہ نہ ہو۔ دو معنے نہ ہوسکیں۔ اس کی کوئی تاویل باطل۔ کوئی تاویل نہ ہو سکے۔ سیدھا سیدھا دس لاکھ میں سے ایک پیشگوئی بتا دیجئے ہم مان لیں گے۔ ایک پیشگوئی۔ اور پھر اگر ایک پیشگوئی پوری ہوگئی تو مرزا صاحب کہتے ہیں۔ کنجریوں کی پیشگوئیاں پوری ہوتی ہیں۔ زنا کراتی ہے۔ شراب پیا ہوتا ہے۔ زنا کرائی ہے۔ خواب آتی ہے۔ سچی ہو جاتی ہے۔ غضب خدا کا کنجری جو زنا کراتی ہو شراب پیا ہوا ہو۔ اس وقت اس کی پیشگوئی سچی ہوتی ہے۔ لیکن مرزا صاحب کی دس لاکھ میں سے ایک میرے سامنے آپ نہیں پیش کر سکتے جس کو صدق و کذب کا معیار بنایا ہو۔

کہتے ہیں توفی کے معنے۔ ٹھیک ہے میں نے کہا تھا کیا غضب ہے۔

یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ کا الہام ہوتا ہے۔ حضرت مسیح علیہ السلام کو یہودیوں[1] کے مقابلہ میں سو وہاں معنے کئے جاتے ہیں میں تجھ کو عزت دوں گا اور جب ہندوؤں کے مقابلے میں مرزا صاحب کو بھی الہام ہوتا ہے یَا عِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ تو معنے کرتے ہیں میں تجھے لعنتی موت سے بچاؤں گا۔ ساتھ ہی معنے یہی کیجئے۔ یہ تو چالاک بنیوں کی طرح لینے کے باٹ اور دینے کے اور۔ یہ دیکھیں یہاں بھی معنے کیجئے۔ قرآن عیسے علیہ السلام کے متعلق یٰعِیْسٰی اِنِّیْ مُتَوَفِّیْکَ اے عیسیٰ میں تجھ کو لعنتی موت سے

---

[1] اصل حقیقت کو چھپا کر چالاک بنیوں کی طرح خود دوہری چال چل رہے ہیں۔ ورنہ جس طرح حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے متعلق حضرت مرزا صاحب نے متوفیک کے معنے طبعی وفات والا لگایا یعنی وہ مصلوب نہ ہوں گے جو کہ بموجب تورات لعنتی موت قرار دی گئی ہے۔ اسی طرح آپ نے اپنے متعلق اس الہام کے معنی سراج منیر صفحہ ۳ پر بھی طبعی وفات ہی لکھے ہیں۔ چونکہ اس کا لازمی نتیجہ لعنتی موت سے بچایا جانا تھا۔ اس لئے حاشیہ سراج منیر میں ہندوؤں کے مقابلہ لعنتی موت سے بچنے کا استعمال کیا گیا۔

قتل سے بچالوں گا کیا کروں گا؟ وَرَافِعُکَ اِلَیَّ پھر تجھ کو آسمان کی طرف زندہ اُٹھالوں گا۔ بات سیدھی سی ہے۔ میں تجھے طبعی۔ کہتے ہیں طبعی موت سے ہیں کے معنے۔ کس سے آپ نے سن لیا؟ دیکھئے۔ میں آپ کے سامنے ایک نہیں کئی آیتیں پیش کر سکتا ہوں ہمت ہے تو جواب دیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا وَالَّذِیْنَ یُتَوَفَّوْنَ مِنْکُمْ وَیَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا جو لوگ تم میں سے فوت ہو جائیں لفظ تَوَفّٰی ہے۔ اور بیویوں کو چھوڑ دیں۔ اُن کے لئے آگے حکم ہے۔ جو قتل ہو جائیں اُن کے لئے نہیں۔ جو طبعی موت مریں ان کے لئے ہے۔ جن کے خاوند قتل ہو جائیں اُن کے لئے کوئی وصیت نہیں۔ ان کے لئے کوئی عدت نہیں ہے۔ یہاں یہ معنے کیجئے۔ ہے ہمت تو کیجئے معنے۔ کیا غضب کرتے ہیں۔ کہاں[1] لکھا ہوا ہے کہ اس کے معنے صرف طبعی موت کے ہیں۔ بہت اچھا یَوْمَ اَمُوْتُ وَیَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ○ موت[2] کا لفظ نہیں آیا۔ حالانکہ وہ شہید ہوئے آپ کیا کر رہے ہیں۔ کہتے ہیں ـــــ کہتے ہیں۔ بنت سبع اور راحاب وغیرہ کو الزامی جواب دیا تھا۔ سبحان اللہ کیا کہنے ہیں۔ مرزا صاحب کہتے ہیں اگر کوئی بدبخت کسی نبی کی توہین کرے تو اس کے مقابلے میں ان کے نبی کی توہین نہیں کرنی چاہئے اور کہتے ہیں یسوع کی بنت سبع اور راحاب وغیرہ جو عورتیں تھیں یہ کنجریاں تھیں۔ بہت

---

[1] تفسیر کشاف میں علامہ زمخشری امام لغت نے متوفیک کے معنی ممیتک حتف انفک لا قتلاً بایدیھم لکھے ہیں یعنی میں تجھے طبعی موت دینے والا ہوں تو ان کے ہاتھ سے قتل نہیں ہوگا۔

[2] یوم اموت میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے لئے بھی تو موت کا لفظ ہی موجود ہے۔ وہ شہید نہ ہوئے۔

اچھا جناب ۔ یہ الزامی جواب[1] نہ اللہ کو آیا نہ اللہ کے رسول کو آیا ۔ قرآن کی آیت پڑھیے ۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہو کہ یسوع مسیح کی دادیاں اور نانیاں زناکار کسبی عورتیں تھیں ۔ یا سرورِ کائنات نے فرمایا ہو ۔ نہ اللہ کے نہ اللہ کو علم تھا نہ حضور کو علم تھا ۔ آج مرزا صاحب کو اور آپ کو علم ہو گیا ۔ اللہ نے ایسا جو الزامی جواب کیوں نہ دیا ۔ اللہ کو علم نہیں تھا کہ وہ زانیہ تھیں ۔ اُس وقت جو کتابیں تھیں اُن کے اندر تحریف ہے ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں ان کا ذرہ اعتبار نہیں ۔ ان سے اللہ کے نبی پر آپ الزامات لگاتے ہیں اور حضور کی توہین کرتے ہیں ۔

کہتے ہیں ـــــ دیکھئے جناب کہتے ہیں کہ یہ کہیں نہیں لکھا کہ مسیح علیہ السلام جب آئیں گے تو وہ شراب پئیں گے اور خنزیر کھائیں گے ۔ مولوی صاحب یہ کیا کہوں ۔

(قاضی محمد نذیر نے کہا) یہ سوال مانگا تھا آپ سے ؟

(مولوی لال حسین نے کہا) ۔ آپ کہہ دیجئے نہیں ۔ میں بھی دوں گا ابھی کتاب ۔ کہہ دیجئے نہیں ۔ اِسی پر فیصلہ ـــــ میں تبھی کہتا ہوں مرزا صاحب کی کتابیں ۔ نکالیے حقیقۃ الوحی ۔ دیکھئے جناب ۔ اچھا جی ۔ لیجئے میں پہلے حوالہ ہی آپ کو بتا دوں ـــ عینک میری کہاں گئی ۔ اچھا جی اسے ـــ نکالئے جی ۔ نکالے لیے ۔ دیکھئے جی ـــ سنئے جناب ۔ یہ ہے ۔ کوئی بات نہیں ۔ کوئی بات نہیں ۔ یہ ہے جناب والا ۔ نکال دیتا ہوں ۔ دیکھئے جناب ۔ جناب دیکھئے حقیقۃ الوحی ص۲۹ دیجئے مجھے ۔ آپ کہتے ہیں

---

[1] یہ الزامی جواب بائبل کی رو سے دیا گیا ہے نہ کہ قرآن و حدیث کی رو سے قرآن کے نزول کے وقت عیسائیوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پر ایسے گندے اعتراضات نہیں کئے تھے کہ قرآن و حدیث میں ان کے بارہ میں ایسے الزامی جواب کی ضرورت ہوتی ۔ [2] ہم تو ان پر اعتبار نہیں کرتے عیسائیوں کے لئے جنہیں الزامی جواب دیا گیا ہے یہ محرف کتابیں بھی حجت ہیں ۔ [3] مولوی لال حسین صاحب کی بدحواسی ملاحظہ ہو ۔

ہے نہیں۔ حوالہ دیجئے۔ حوالہ دیجئے۔ حوالہ دکھلائیے۔ میں نے کہا تھا کہ جن حوالے کے متعلق آپ کہیں کہ یقین ہو اس کے متعلق کہیئے۔ "یہ بالکل غیر معقول[1] بات ہے کہ جب لوگ نماز کے لئے مساجد کی طرف دوڑیں گے تو وہ کلیسائی طرف بھاگے گا۔ اور جب لوگ قرآن شریف پڑھیں گے تو وہ انجیل کھول بیٹھے گا۔ اور جب لوگ عبادت کے وقت بیت اللہ کی طرف منہ کریں گے وہ بیت المقدس کی طرف متوجہ ہوگا۔ اور شراب پئے گا اور سؤر کا گوشت کھائے گا اور اسلام کے حلال وحرام کی کچھ پرواہ نہیں رکھے گا" لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ خود مرزا صاحب ہمارے کہتا ہے کہ جب عیسیٰ علیہ السلام آئیں گے تو وہ شریعت اسلام کی پیروی کریں گے۔ مرزا صاحب مانتے ہیں۔ یہی لکھتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام ہمارے نبی کریم صلعم کی اُمت میں شمار ہو گئے ہیں۔ دیکھئے ایک بات اور تھی جو آپ نے کہی میں نے جس کا۔ کہتے ہیں فَنَبِیُّھَا مِنْھَا آیا ہے۔ ٹھیک ہے اُن کا نبی اُن میں سے ہوگا۔ تمام انبیاء میں نے حوالہ پڑھا تھا۔ آپ لوگوں کو یاد نہ ہے تو میں کیا کردوں۔ مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ تمام نبی حضور کے امتی ہیں۔ جہاں تمام نبی حضور کے امتی ہیں۔ اُن میں سے مسیح علیہ السلام بھی ہیں۔ اس لئے مسیح علیہ السلام

---

[1] حضرت مرزا صاحب نے خود بھی اس بات کو بالکل غیر معقول قرار دیا ہے تو پھر اعتراض کی بات کیا ہے۔ یہ بات نہ عقیدہ مرزا صاحب کی ہے نہ آپ لوگوں کا، عیسائیوں کی سی ہو سکتی ہے۔ حضرت مرزا صاحب نے آپ لوگوں کا عقیدہ تو خود آپ کے اس بیان کے مطابق یہ قرار دیا ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام جب آئیں گے تو وہ شریعت اسلام کی پیروی کریں گے۔

[2] حدیث "فنبیھا منھا" میں کامل امتی مراد ہے جیسا کہ یہاں تک ہی خود امتی ہونے پر موسیٰ علیہ السلام بھی تھے۔ اللہ تعالیٰ کی درخواست پر اس امت کا نبی بنائے جانے کی نسبت فرمایا تھا فنبیھا منھا پس جب حضرت موسیٰ کی امتی نبی بنایا جانے کی درخواست خدا نے ان کے امتی نہ ہونے کی بنا پر رد کر دی تو امتی سے مراد حدیث میں کامل امتی ہوا جس طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام کامل امتی نہ تھے اور اسی وجہ سے وہ بموجب حدیث ہذا امت محمدیہ میں نبی نہ بن سکتے تھے اسی طرح عیسیٰ علیہ السلام بھی کامل امتی نہ تھے لہٰذا وہ بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں امتی نبی نہیں بن سکتے

ہم میں آئیں گے ہم میں سے ہیں۔ بات سیدھی ہے۔ جیسے ہم امتی ہیں ہمارے نبی حضور کے امتی ہیں۔ اِذْ اَخَذَ اللّٰہُ مِیْثَاقَ النَّبِیّٖنَ لَمَآ اٰتَیْتُکُمْ مِّنْ کِتٰبٍ وَّحِکْمَۃٍ ثُمَّ جَآءَکُمْ رَسُوْلٌ مُّصَدِّقٌ لِّمَا مَعَکُمْ لَتُؤْمِنُنَّ بِہٖ وَلَتَنْصُرُنَّہٗ۔ قَالَ ءَاَقْرَرْتُمْ وَاَخَذْتُمْ عَلٰی ذٰلِکُمْ اِصْرِیْ۔ قَالُوْٓا اَقْرَرْنَا قَالَ فَاشْہَدُوْا وَاَنَا مَعَکُمْ مِّنَ الشّٰہِدِیْنَ ۝

اس آیت سے مرزا صاحب نے استدلال کیا ہے کہ تمام نبی حضور کے امتی ہیں۔ تو جب[1] عیسےٰ علیہ السلام آئیں گے تو نبیتُہما منہما ہم میں سے نبی ہو گیا۔ ہم میں سے امتی ہے وہ نبی ہو گیا۔ بات کون سی ہے جس کے متعلق آپ کہتے ہیں جواب نہیں دیا۔ ایک حدیث ہے کہا اس نے خونریزی کی۔ وہ حدیث کے الفاظ پڑھیے۔ بتائیے راوی کون کون سے ہیں، راوی کا نام پیش کیجئے میرے سامنے...... ہماری روایت سند پیش کیجئے۔ بغیر سند کے ہمارے سامنے حوالے پیش کرتے ہو۔ اور غضب خدا کا۔ جو حدیث پڑھی کسی کی سند نہیں ہے۔ کسی کے متعلق لکھا ہے کہ یہ حدیث ایسی ہے جو قابل اعتماد نہیں ایسی باتیں پیش کرتے ہیں۔ کوئی صحیح حدیث تو پیش کرو[2]۔ کہتے ہیں حضرت عائشہ

---

[1] عیسیٰ علیہ السلام کامل امتی نہیں اس لئے وہ نبیتھا منھا کے مطابق اس امت کے نبی نہیں بن سکتے جس طرح موسیٰ علیہ السلام باوجود خواہش کے اس امت کے نبی نہ بن سکے کیونکہ خدا نے کہہ دیا اس امت کا نبی امت میں سے ہوگا۔

[2] میں نے کوئی ایسی حدیث پیش نہیں کی جس کے متعلق محدث نے لکھا ہو کہ وہ قابل اعتماد نہیں۔

[3] حضرت مرزا صاحب نے یہ روایت حضرت عائشہ رضی اللہ عنہ کی طرف سے پیش ہی نہیں کی۔ حدیث قابل اعتماد نہ ہوتی تو اس کے مطابق فتح المغیث میں فتویٰ کیوں دیا جاتا۔ صرف مولوی لال حسین کے ناقابل اعتماد کہہ دینے سے تو حدیث ناقابل اعتماد نہیں بن جاتی۔ جب کہ بزرگان دین نے اسے تسلیم کیا ہے۔

روایت بتاؤ خنزیر کہا یا کرتے تھے۔ کوئی نہیں۔ کہتے ہیں چوڑے چمار قسمت میں ہے بہت اچھا جناب اللہ کی قدرت میں ہے کہ مرزا غلام احمد قادیانی کو جہنم رسید کرے اللہ تعالیٰ کی قدرت میں ہے کہ ابوجہل کو جنت میں بھیج دے۔ سوال یہ ہے کہ اگر چوڑھا اور چمار حرامزادہ نبی ہو سکتا ہے تو پھر نبوت کے لیے عصمت شرط نہ رہی۔ جب یہ حرامزادے نبی ہو گئے تو عصمت کہاں رہی پھر۔ اس کا جواب کیا دیا۔ کہتے ہیں کاٹھی — یہ ٹیپ ہو رہا ہے آپ نے لفظ کجاوہ کہا تھا۔ ترجمہ کیا۔ سب لوگ موجود ہیں۔ ٹیپ میں آچکا ہے۔ کجاوہ لفظ ہے[1] آپ نے کہا جس پر میں نے کہا تھا کجاوہ دو طرف ہوتا ہے اور وہ عرب کی کاٹھی بھی دو طرف ہوتی ہے۔ شغدف بھی دو طرف ہوتا ہے جنہوں نے حج کیا ہے۔ حج آپ نے تو کیا نہیں ہوگا جنہوں نے کیا ہے۔ دو طرف ہوتا ہے ایک طرف نہیں ہوتا۔ ایک طرف نہیں بیٹھتے۔ ہاں کس کرنا نہیں بتایا۔ یہ بتاؤ۔ عورتوں سے مٹھیاں بھروانا۔ عورتوں کا پہرہ دینا۔ کہتے ہیں عورتیں دیتی ہیں۔ مرد مر گئے تھے؟ مرید کیوں نہیں پہرہ دیتے تھے؟ نرم و نازک ہاتھوں سے اگر مٹھیاں بھروانے میں لطف آتا تھا تو بیوی صاحبہ نے کیوں نہ کیا؟ کوئی جواب ہے؟ قرآن کہتا ہے غیر محرم کی طرف نگاہ اٹھا کے نہ دیکھو یہ شرافت ہے۔ اس زمانہ میں کوئی شخص کرتا ہے۔ میں کہتا ہوں جوان بیٹی سے کوئی مٹھیاں نہیں بھرواتا۔ بیمار ہو جائے تو علیحدہ بات ہے کہ پہلو بدل دے۔ جوان بیٹی سے کوئی مٹھیاں بھرواتا ہے۔

۲۰۴ منٹ

---

[1] ۱۔ کاٹھی دو طرف نہیں ہوتی۔ ہاں کجاوہ کا لفظ کاٹھی کے لیے بھی استعمال ہو سکتا ہے۔ بہر حال حدیث میں کاٹھی ہی مذکور ہے۔

تقریر قاضی محمد نذیر صاحب فاضل

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ
وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ

فرماتے ہیں مرید کیوں نہیں پہرہ دیتے تھے؟ مرید باہر پہرہ دیتے تھے اور باہر پہرہ دار مقرر تھے۔ یہاں پہرے کا ذکر ہے اندر۔ گھر کی چار دیواری کے اندر زنان خانے میں۔ تو اس لئے زنان خانہ میں اگر عورت پہرہ دے تو اس میں کوئی حرج کی بات نہیں ہے۔

لکھتے ہیں جناب کہ سب نبی امتی ہیں۔ عیسے علیہ السلام بھی امتی ہیں۔ وہ امتی ہیں تو وہ آسکتے ہیں۔ یہ ان کا بڑا پوائنٹ ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام امتی، شریعت کی پیروی کر کے نہیں۔ عیسیٰ علیہ السلام امتی۔ صرف اس بات کی وجہ سے ہیں کہ قرآن میں خدا تعالیٰ نے فرمایا تھا کہ سب نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں۔ لیکن یہاں حقیقت میں جو پورا امتی ہوتا ہے وہ ہے جو پیروی کر کے کوئی مقام حاصل کرے۔ اصل امتی کے معنے یہ ہیں۔ خالی ایمان لانا جو ہے اس طرح تو امتی سارے نبی ہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے۔ لیکن پیروی کر کے امتی بننا۔ اب جب حضرت عیسے علیہ السلام آئیں گے تو پیروی کریں گے کہ نہیں آپ کے درمیان اب پیروی والے امتی بنیں گے۔ میں یہ کہہ رہا تھا کہ وہ مستقل نبی ہیں مستقل نبی اپنی شریعت پر

ہوتا ہے۔ جب اس کی پوزیشن بدل دیں گے یعنی آپ کو حضرت صاحب کہتے ہیں مرزا صاحب کیا اس پوزیشن میں آئیں گے کہ گرجے کی طرف جائیں اور اپنی فقہ حنیفہ پر عمل کریں یا قرآن پر چلیں گے؟ پہلی پوزیشن میں تو آ نہیں سکتے۔ دوسری پوزیشن میں آئیں گے تو حضرت صاحب کی پوزیشن اور ان کی ایک ہو گئی۔ دیکھو نا آپ بات کو غلط رنگ میں نہ پیش کریں! حضرت مرزا صاحب آپ کو ملزم کر رہے ہیں کہ مسیحؑ اپنی پہلی پوزیشن میں نہیں آ سکتے۔ اگر آئیں تو ان کو گرجے کی طرف جانا چاہیئے اگر آئیں تو اپنی شریعت پر عمل کرنا چاہیئے۔ جب آئیں گے تو آپ لوگ خود کہتے ہیں وہ شریعت قرآنیہ پر عمل کریں گے تو مرزا صاحب کی پوزیشن اور آنے والے عیسیٰؑ کی پوزیشن ایک ہو گئی۔ میں نے کہا تھا آپ زندگی ثابت کر دیں ہم جھوٹے۔ آپ سچے۔ آپ نے ایک آیت نہیں پیش کی۔ نہ میری کسی آیت کی تردید کر سکے ہیں۔

میں نے کہا تھا خدا کہتا ہے جن کی پوجا ہو رہی ہے وہ اَمْوَاتٌ غَیْرُ اَحْیَآءٍ مردہ ہیں زندہ نہیں۔ آپ نے جواب دیا تھا یہ بتوں کے متعلق ہے۔ میں نے کہا آگے آیۃ دیکھو وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ ۝ کانٹیکسٹ (Context) اس کا یہ ہے کہ یہ وہ لوگ ہیں جو دوبارہ زندہ ہوں گے۔

آپ نے اس کا کیا جواب دیا؟

میں نے فَلَمَّا تَوَفَّیْتَنِیْ والی آیت پیش کی۔ آپ کے پاس اس کا کوئی جواب نہیں ہے۔ دوبارہ میں نے اس کا جواب دیا۔ جتنا جواب چھوٹا سا آپ نے دیا تھا کہ مرزا صاحب کشمیر میں چلے گئے۔ میں نے کہا کشمیر میں بھی اُن کی قوم تھی۔ قیامت کو وہ یہ کہیں گے جب تک قوم میں رہا میں نگران تھا یعنی میری موجودگی میں

دنیا کے اندر قوم نہیں بگڑی فَلَمَّا تَوَفَّيْتَنِي جب تو نے مجھ کو وفات دیدی
پھر تُو نگران تھا اس کا جواب دیا ہے آپ نے کوئی۔

میں نے حدیث پیش کی کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں یہی بیان قیامت
کے دن میں دوں گا جو عیسیٰ بن مریمؑ دے گا۔ کیا جواب دیا آپ نے اس کا؟

میں نے نَبِيُّهَا مِنْهُمَا پیش کیا۔ اب تک آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔
آپ سند مانگتے ہیں۔ یہ حلیہ ابو نعیم میں حضرت انسؓ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے
خادم کی روایت ہے۔ علامہ جلال الدین سیوطیؒ جو اپنے زمانہ کے مجدد تھے وہ
پیش کرتے ہیں۔ پہلے تحقیق کر کے آئیے اس کی اور پھر بحث کیجیے مجھ سے جناب والا۔

کہتے ہیں ہندوؤں کے مقابلہ میں مرزا صاحب نے کہا میں تجھے لعنتی موت سے
بچاؤں گا۔ تَوَفِّيْ کے معنے ہوتے ہیں لعنتی موت سے بچنا یعنی صلیب پر مرنے سے
بچنا۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں کہ لعنتی موت سے نہیں مروں گا۔ یہ ہیں مُتَوَفِّيْكَ
کے معنے۔ میں طبعی موت سے مروں گا۔ آپ کہتے ہیں وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ
کی آیت میں جو لوگ شہید ہو جاتے ہیں یا قتل ہو جاتے ہیں۔ جناب وہاں مولوی
صاحب وہاں آگے تو پڑھیں۔ وَالَّذِيْنَ يُتَوَفَّوْنَ مِنْكُمْ جو تم میں سے
طبعی موت مر جائے۔ آگے لکھا ہے وَيَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا اور بیویاں چھوڑ
جائیں۔ کیسے ہاشد جو بیوی چھوڑ کر دنیا میں خدا کے پاس چلا جاتا ہے طبعی موت
سے یا غیر طبعی موت سے۔ اس کی عورت عدت بیٹھے گی۔ آگے يَذَرُوْنَ اَزْوَاجًا
کا فقرہ موجود ہے۔ اس کو آپ چھوڑ جاتے ہیں۔ میں نے کہا نبی دو قسم کے ہیں۔ ایک
تورات شریعت دینے والے موسیٰ علیہ السلام ان کے بعد تابع میں نے پیش کیا۔ آپ نے

اَسْلَمُوْا کہا۔ میں نے کہا وہ تورات کے مسلم تھے۔ تورات کے ماننے والے تھے، اس کے مطابق فیصلہ دیتے تھے۔ کوئی جواب آپ کے پاس ہے؟

میں نے آپ کے سامنے کئی باتیں رکھی ہیں۔ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ کی آیت رکھی۔ کیا جواب دیا آپ نے؟ کہ یہ بھی پرانا کوئی قصہ ہے۔ اس کے پہلے لکھا ہوا ہے قُلْ مَنْ حَرَّمَ زِیْنَۃَ اللّٰہِ الَّتِیْٓ اَخْرَجَ لِعِبَادِہٖ؛ اے نبی کہہ دو خدا کی زینت کو کس نے حرام کیا ہے قُلْ ھِیَ لِلَّذِیْنَ اٰمَنُوْا سب زینت کی چیزیں مومنوں کے لئے ہیں فِی الْحَیٰوۃِ الدُّنْیَا دنیا کی زندگی میں یہ ہے جواب اس کا سیاق۔ اس کے بعد یہ آیت ہے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ذریعہ یہ پیغام دنیا کو دیا جا رہا ہے یٰبَنِیْٓ اٰدَمَ اِمَّا یَاْتِیَنَّکُمْ رُسُلٌ مِّنْکُمْ اے بنی آدم! آئندہ اگر کوئی رسول آئے تمہارا فرض ہے اس کو مانو۔ "رُسُلٌ" کا لفظ ہے بصیغہ جمع ہے جو وہاں استعمال ہوا ہے۔ یہ ظاہر کرنے کے لئے اِتْیَانُ[1] الرُّسُلِ جَائِزٌ غَیْرُ وَاجِبٍ رسول کا آنا جائز ہے، واجب خدا پر کوئی چیز نہیں ہے تو امکانِ نبوت کے ثبوت میں میں نے جو آیت پیش کی آپ اس کو رد نہیں کر سکے۔

"خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ" کے معنے میں نے آخری نبی مانے۔ مگر کس طرح؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم شارع نبیوں میں سے آخری ہیں اس لئے کہ آپ شریعت لے کر آئے۔ آپ نے اس کا کیا جواب دیا؟

سارے بزرگ یہی مانتے چلے آئے ہیں۔ میرا چیلنج ہے آپ کو۔ آپ یہ ثابت

---

[1] ملاحظہ تفسیر بیضاوی۔ زیر آیت ہذا۔

کریں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم یا کسی بزرگ نے یہ معنے کئے ہوں کہ رسول کریم صلی اللہ آخری شارع نہیں ہیں۔ آپ یہ ثابت کر دیں مطلق نبوت کے متعلق اجماع ہو چکا ہے قوم کا۔ آپ کے پاس اس کا کوئی ثبوت نہیں ہے۔ آپ خود یہ ثبوت نہیں مان سکتے۔ آپ حضرت عیسیٰؑ کے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد آنے کے قائل ہیں امتی نبی کی حیثیت میں۔!

جناب مولانا! آپ کہتے ہیں کنجریوں کو سچی خواب آتی ہے! آتی ہے۔ ہمیں کب انکار ہے۔ سچی خواب کنجری کو آئی۔ فرعون کو آئی۔ قرآن کے اندر فرعون کی خوابیں لکھی ہوئی ہیں۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے ان کی تعبیر کی۔ سچی خواب دوسروں کو کیوں آتی ہے؟ کافروں کو کیوں آتی ہے؟ تا وہ نبی کی وحی کا انکار نہ کر سکیں۔ خدا ان کو نمونہ دکھا دیتا ہے اور دکھا دیتا ہے کہ ایک ایجنسی ایسی موجود ہے جس سے بندے کا تعلق خدا سے قائم ہو سکتا ہے اور وہ ہے خواب کا ذریعہ وہ ہے اس سے بڑھ کر الہام اور وحی کا ذریعہ ہے تا کہ اس ایجنسی سے کوئی انکار نہ کر سکے۔ پس اس لئے خدا کافروں کو بھی خواب دکھاتا ہے۔ فرعون کو بھی اس نے دکھائی۔ کنجریوں کو بھی وہ دکھاتا ہے اور چونکہ جو خواب خدا کی طرف سے ہو خواہ وہ کنجری کو آئے وہ پوری ہوگی۔ مگر نبی کا معاملہ اور ہے۔ نبی اور مامور جو ہے اس پر کثرت سے غیب کی باتیں ظاہر کی جاتی ہیں۔

آپ نے کہا کوئی ایسی بات پیش کرو جس میں تاویل نہ ہو۔ میں نے کہا پیشگوئی تو ہوتی ہی تاویل طلب ہے۔ دیکھو میں نے اَطْوَلُكُنَّ يَدًا کی حدیث آپ کے سامنے رکھی۔ کہتے ہیں دکھاؤ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے ہاتھ ناپے ہوں مولانا!

بڑے علم کی بات ہے۔ حدیث کے لفظ میں "اَخَذُوْا قَصَبَةً يَتَذَرَّعُوْنَهَا" اَخَذُوْا مذکر کا صیغہ ہے۔ يَتَذَرَّعُوْنَ مذکر کا صیغہ ہے۔ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے گھر میں بات ہو رہی ہے کہ لمبے ہاتھوں والی پہلے فوت ہوگی۔ لکھا ہے پھر انہوں نے کانا لے کر ایک دوسرے کے ہاتھ ناپے۔ مذکر کا صیغہ کیوں آیا؟ اگر مذکر موجود نہیں ہے۔ اور بتاؤ وہ مذکر کون ہے جس کی وجہ سے یہ مذکر کا صیغہ استعمال کیا گیا۔ مولانا عینی نے غلط نہیں لکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم موجود تھے اُن کے سامنے ہاتھ ناپے گئے اور انہوں نے انکار نہیں کیا۔

آپ نے کہا حضرت عائشہ کی دوسری روایت آگے عینی نے لکھی ہے کہ وہ تو ہاتھ بعد میں ناپتی تھیں۔ اجی جناب! اس سے تو آپ کے خیال کی تردید ہوئی۔

آپ نے سوچ کے جواب نہیں دیا۔ جب بعد میں بھی ہاتھ ناپتی تھیں۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی ہاتھ ناپے گئے۔ اس وقت گھر میں بھی ہاتھ ناپے گئے۔ تو یہ تو دلیل ہے اس بات کی کہ یہ لوگ یہی معنے سمجھ رہے تھے اس حدیث کے کہ ظاہری طور پر لمبے ہاتھوں والی ناقلا فوت ہوگی۔ وہ حدیث اور ہے جیسے ہاتھ ناپنے والی ہے۔ یہ حدیث جو میں بخاری شریف کی پیش کر رہا ہوں یہ گھر کے اندر دم نقد ہاتھ ناپنے کا ذکر ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا اَيُّنَا اَسْرَعُ بِكَ لُحُوْقًا۔ پہلی بیوی کون سی فوت ہوگی؟ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اَطْوَلُكُنَّ يَدًا، فَاَخَذُوْا۔ فَ جو ہے وہ تعقیب کے لئے ہے۔ بغیر تراخی کے، یعنی فوراً ہی۔ فوراً ہی ہاتھ ناپنے لگیں۔ تو نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا موجود ہونا تو ثابت ہو گیا۔

اگر جناب مولانا! "مادیمں نابیوں" کے متعلق مرزا صاحبؒ نے توہین کی۔ تو ہمیں تو نہیں کرنی چاہیئے۔ حضرت مرزا صاحبؒ لکھتے ہیں یہ ہم نے الزامی جواب دیا ہے حضرت مسیح کے حق میں کوئی بے ادبی کا کلمہ میرے منہ سے نہیں نکلا۔ یہ سب مخالفوں کا افترا ہے۔ ہاں بس۔ اور ہاں چونکہ در حقیقت کوئی ایسا یسوع مسیح نہیں گزرا جس نے خدائی کا دعویٰ کیا ہو اور آنے والے نبی خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کو جھوٹا قرار دیا ہو۔ اور حضرت موسیٰؑ کو ڈاکو کہا ہو۔ اس لئے میں نے فرضِ محال کے طور پر اس کی نسبت مزید یہ بیان کیا ہے۔ فرضِ محال کے طور پر۔ امرِ محال کو تو قرآن میں بھی فرض کر لیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ لَوْ کَانَ فِیْهِمَا اٰلِهَةٌ اِلَّا اللّٰهُ لَفَسَدَتَا۔ اگر زمین میں ایک سے زیادہ خدا ہوتے تو فساد ہو جاتا۔ ایک سے زیادہ خدا محال ہے۔ تو بعض دفعہ ایک امرِ محال کو فرض کر کے دشمن پر حجت پوری کی جاتی ہے۔ حضرت مرزا صاحبؒ لکھتے ہیں میں نے بطور فرضِ محال یہ باتیں لکھی ہیں ورنہ میں حضرت عیسیٰؑ کی عزت کرتا ہوں۔ وہ خدا کے نبی ہیں۔ پسندیدہ اور راستباز بندے ہیں۔ فرمایا:۔

> [1] ہمیں پادریوں کے یسوع مسیح اور اُس کے چال چلن سے کوئی تعلق نہ تھا۔
> انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیں۔ ہمیں آمادہ کیا کہ
> انکے یسوع کا تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں۔ چنانچہ اسی پلید نالائق فتح مسیح نے
> اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے۔"

یہ تو غیرت کا مقام تھا کہ الزامی رنگ میں ان کو جواب دیا جائے۔ اچھا دیکھو قرآن شریف میں آیا ہے۔ (۱۳۰ ص)

---

[1] ہمیں پادریوں سے اور ان کے یسوع سے اور اس کے چال چلن سے کچھ غرض ص ۱۰۵

تقریر مولوی لال حسین صاحب اختر

اچھا جی ۔ دیکھئے جناب ۔ کہتے ہیں کہ مرزا صاحب نے جو لکھا ہے بہ فرضِ محال کے طور پہ لکھا ہے اور عیسائیوں نے حضور علیہ السلام کی توہین کی تھی ۔ اس لئے مرزا صاحب نے عیسائیوں کے یسوع مسیح کے متعلق لکھا ۔ مرزا صاحب کہتے ہیں کہ اگر کوئی بدبخت کسی نبی کی توہین کرے تو اُس کے مقابلے میں مسلمان سے یہ نہیں ہو سکتا کہ وہ ان کے نبی کی توہین کرے تو بتایئے کہ جب انہوں نے اللہ تعالیٰ کو علم تھا کہ عیسائی پادری حضور کی توہین کریں گے تو اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں فرضی طور پہ اُن کے مسیح یسوع کی توہین کیوں نہ کی اور حضور نے کیوں نہ کی؟ قیامت تک آپ جواب نہیں دے سکتے ۔ پھر کہتے ہیں کہ یہ کیا ۔ مرزا صاحب اور غیرت ۔ توبہ توبہ دیکھئے کہتے ہیں کہ "میں چاہتا تھا کہ ہم ان کو جواب دیں بداصلی کے متعلق لیکن شریف انسانوں کو گورنمنٹ کی پاسداریاں ہر وقت روکتی ہیں ۔ چنانچہ وہ طمانچہ جو ایک گال کے بعد دوسری گال پر کھانا چاہیئے ہم گورنمنٹ کی اطاعت میں محو ہو کر پادریوں اور عیسائیوں کے اعتراضوں کا ویسا جواب نہیں دیتے ۔" دیکھا یہ حکومت برطانیہ کو خوش کرنے کے لئے عیسائیوں نے اعتراض کیا۔

بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۰۴ : ۔ غرض نہ تھی انہوں نے ناحق ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو گالیاں دیکر ہمیں آمادہ کیا کہ ان کے یسوع کا کچھ تھوڑا سا حال ان پر ظاہر کریں ۔ چنانچہ اس پلید نالائق فتح مسیح نے اپنے خط میں جو میرے نام بھیجا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو زانی لکھا ہے ۔" (ضمیمہ انجام آتھم ص۹)

کہتے ہیں اُن کی اصلی بدگوہری کے مطابق ہم جواب نہیں دیتے۔ عیسائیوں کے لئے یہ ہے۔ اور جو عیسائیت کی تردید کی ہے وہ کہتے ہیں میں نے اس لئے کی ہے کہ عیسائی مسلمانوں پر اعتراض کرتے ہیں حضور پر مسلمان وحشی قوم ہے "تاکہ میں جواب دوں اور مسلمانوں کے جوش کو ٹھنڈا کیا جائے اس لئے عیسائیت کی تردید کی ہے۔ یسوع کی عزت کے لئے اور اسلام کی خدمت کے لئے نہیں کی۔

پھر آپ کہتے ہیں کہ اس نے یہ کہا تھا۔ دیکھئے اس نے کہا تھا کہ مرزا صاحب کا کہتے ہیں ان کو کہا کہ "وہ انجیل کہتی ہے کہ سؤر کھاتے ہیں شراب پیتے ہیں۔ میں کہتا ہوں، اللہ تبارک وتعالیٰ کے نبی کے متعلق اتنا کہنا۔

یہ دیکھئے مرزا صاحب کہتے ہیں کہ نہیں — مرزا صاحب کہتے ہیں — ہاں کہ مسیح علیہ السلام ہماری امت میں آ گئے تھے۔ ہماری امّت کے شمار میں آ گئے تھے۔ جب حضور کی امت میں شمار آ گئے تو امّت کے لئے تو شراب حرام ہے۔ یہ کیوں لکھا کہ شراب پئیں گے اور سؤر کھائیں گے۔ پہلے لکھ چکے ہیں۔ پھر کہا۔ کہتے تھے حوالہ دیجئے۔ میں نے اس کا حوالہ دیا آپ کے سامنے پیش کیا۔ مرزا صاحب نے نہیں کہا اس میں ہ کہتے تھے حوالہ کہاں ہے ہ اب حوالے کو تو پی گئے۔ مان لیا کہ مرزا صاحب نے لکھا ہے۔

کہتے ہیں۔ سنئے جی۔ کہتے ہیں اَخَذُوْا مذکر ہے۔ میں کیا کہوں مولوی صاحب آپ کو قرآن نہ آئے تو میرا کیا قصور ہے ہ بہت اچھا۔ دیکھئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ اللہ تبارک وتعالیٰ فرماتا ہے کہ یٰٓاَھْلَ الْبَیْتِ اہل بیت سے مراد یہاں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ازواج مطہرات ہیں جیسا کہ سیاق وسباق بتاتا ہے۔ تو بتایئے یہاں مذکر کیوں فرمایا حضور کی بیویوں کو ہ تعظیم کے لئے۔ اسی طرح سے وہاں یہ ہے۔

تعظیم کے لئے آتا ہے۔

آپ نے کہا تھا ــــ کہتے ہیں فرعون کا خواب ــــ ٹھیک ہے فرعون کا خواب سچا ہوا لیکن مرزا صاحب کا ایک خواب سچا نہیں ہوا۔ ایک پیشگوئی سچی نہیں۔ اس کے پانچ معنے ہیں۔ میں نے کہا تھا۔ کوئی جواب دیا کہ اگر بیچارے کے پاس دولت نہیں تھی مرزا صاحب۔ کہتے دیکھو یہ بھی مفلس ہے۔ اس کے معنے مفلس ہو گیا ہے۔ جیسے ہمارے حضور مفلس تھے یہ بھی مفلس ہے۔ یہ بھی کوئی اُبتر ہوتا ہے۔ اگر مفلس ہوتا اُبتر ہے تو صدیقِ اکبر مفلس تھے جن کے پاس فوت ہونے کے وقت کچھ نہیں تھا۔ فاروقِ اعظم کے پاس کچھ نہیں تھا۔ حضور کے پاس کچھ نہیں تھا۔ ان کے پاس کچھ نہیں۔ یہ بھی اُبتر کے معنے ہیں۔ حضور بھی اُبتر ہو گئے۔ نعوذ باللہ من ذٰلک۔ صدیقِ اکبر اور فاروقِ اعظم بھی۔ یہ مفلس کے معنے نہیں کہ مرزا صاحب نے ذوالوجوہ نہ ہو آپ نے بتایا اور اس کی تاویل بتا دی۔

میں نے کہا وہ ایک دفعہ زلزلہ آتا تھا۔ پھر کہا یُرِیْکُمُ اللّٰہِ زَلْزَلَۃ الساعۃ کا کوئی جواب دیا آپ نے؟ کیوں دھوکا دیا تھا۔ وہ ہے سات مارچ کی۔ یہ ہے اپریل کی۔ کوئی جواب دیا آپ نے؟

دیکھیے حضرات اب میں بتاتا ہوں آپ کو کہ میں نے جواب دیا تھا۔ کہ حضور نے یقین نہ کیا۔ آخری وقت میں کوئی جواب نہیں دے سکتے۔ آخری [illegible] میں پیچھے کے جواب دہرائیں گے۔ میں نے کہا کہ حضور نے یقین نہ کیا۔ شیطان میرے ساتھ کھیل رہا ہے کوئی جواب دیا۔ نعوذ باللہ کہتا ہے حضور کو نبوت پہ یقین نہیں[1]

---

[1] ابھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کچھ ہو گیا اسلام ہی نہیں ہوا تھا تو حضرت مرزا صاحب کیسے کہہ سکتے تھے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت پر یقین نہیں آیا تھا۔

آیا تھا۔ پہلی وحی ہوئی تو حضور نے فرمایا خَشِیۡتُ عَلٰی نَفۡسِیۡ۔ شیطان میرے ساتھ مکر کر رہا ہے[1]۔ اور دوسری جگہ کہا کہ اگر کسی کو شک ہو جائے تو یقیناً شیطان ہوتا ہے تو مرزا صاحب نے اپنی کتاب میں حضور کی اتنی بڑی توہین کی[2] ابوجہل نے اور شیطان لعین نے بھی اتنی توہین نہیں کی تھی کہ حضور کو اپنی نبوت پر شک پڑ گیا۔ حضور نے یقین نہ کیا کہ فرشتہ ہے۔ سمجھا کہ شیطان مکر کرتا ہے۔ کوئی جواب دیا آپ نے؟ میں نے کہا تھا مرزا صاحب کہتے ہیں براہین کی تکمیل نہ کر سکا۔ یہ کہاں لکھا ہے کہ جو پچاس حصوں میں لکھنا تھا وہ پانچ میں لکھا۔ کوئی جواب دیا آپ نے؟ اب جواب دیجئے گا۔ میں نے کہا قادیان ۲ کے منارے کی تکمیل نہ ہو سکی۔ کوئی جواب دیا؟ محمدی بیگم سے نکاح نہ ہوگا۔ کہتے ہیں اگر اس کا خاوند نہ فوت ہو تو تمام بدوں سے بڑا بد میں ہوں گا۔ اور زَوَّجۡنٰکَهَا اِنَّا كُنَّا فَاعِلِيۡنَ اللہ تعالیٰ نے آسمان پر میرا نکاح پڑھا دیا ہے۔ اس کے بچے کیوں مر گئے؟ وہ نکاح میں کیوں نہ آئی۔ مرزا صاحب ناکام نہ ہوئے۔ میں نے کہا تھا ڈاکٹر عبدالحکیم خاں مرزا صاحب کی زندگی میں فوت نہ ہوا۔ کوئی جواب دیا؟ اسکو چیلنج (challenge) تک نہیں کیا آپ نے۔ میں نے کہا تھا خواتین مبارکہ نہیں آئی۔ کہتے ہیں اولاد آئے گی۔ وہ تیرے نکاح میں آئیں گی۔ مرزا صاحب کی بیویوں[3] کی بیٹیاں جو بھی مرزا صاحب کے نکاح

---

[1] عمدہ القاری شرح صحیح بخاری میں قاضی عیاض کا قول یہ ہے کہ خشی ان یکون من الشیطان مگر یہ صرف پہلا تجربہ ہونے کی وجہ سے وقتی طور پر ایسا خیال آیا۔ اس میں کون سی بات ہے۔ کیونکہ جلدی آپکو یقین ہو گیا یہ الہام خدا کی طرف سے ہے نبی تو ابھی خدا نے آپ کو کہا ہی نہیں تھا تو نبوت میں شک پڑنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

[2] کیا قاضی عیاض نے بھی قد خاف ان یکون من الشیطان کہہ کر آنحضرتؐ کی ابوجہل اور شیطان لعین سے بڑھ کر توہین کی ہے۔ معاذ اللہ۔

[3] مولوی لال حسین صاحب نے کیا لغو بات کہی ہے۔

میں نہیں آئیں۔ اب جو قادیانی ہیں ان کی بیٹیاں ان کے نکاح میں نہیں آئیں۔ ایک جگہ کہہ دیا کہتے ہیں جی انہوں نے مرزائی کیوں کہا۔ آپ کو یاد نہیں کہ ۱۹۰۶ء کا جلسہ ہوا۔ مرزا صاحب موجود تھے۔ میر قاسم علی صاحب نے ایک قصیدہ پڑھا۔ اور اس میں سب کی تعریف کی۔ جب مولوی محمد علی کی باری آئی تو اس میں کہا لکھا کہ:-

کیا ہے راز اس نے طشت از بام مسیحیت کا
یہی ہیں پکے مرزائی یہی ہیں پکے مرزائی!

مرزا صاحب کے سامنے مقام مدینہ میں لفظ مرزائی استعمال کیا گیا۔ اور مرزا صاحب نے برا نہ منایا۔ لہٰذا میں کہوں گا تمام امتِ مرزائیہ کا اجماع ہے کہ ہم کو مرزائی کہا جائے۔ مرزا صاحب کے سامنے کہا انہوں نے۔ شعر میں کہا اور اس کی تعریف کی ہے۔ اس کی کوئی تردید نہیں کی۔

کہتے ہیں زلزلہ عظیمہ زندگی میں آنا تھا کوئی جواب دیا؟ مرزا صاحب نے کہا تھا مجھے نہ دکھائیو۔ میں نے اس کے بعد کا الہام دکھا دیا۔ آپ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ (چھوڑیئے اس کی کوئی ضرورت نہیں)

کہتے ہیں مولوی ثناء اللہ نہ مرا۔ اس میں لکھا جو چاہتے ہیں مولوی صاحب لکھ دیں اس کے نیچے۔ فیصلہ خدا کے ہاتھ ہے۔ یعنی منظور کریں یا نہ کریں۔ یہ کہاں لکھا تھا کہ مولوی صاحب منظور کریں تو دعا ہو گی۔ وہ تو یک طرفہ دعا تھی اور الہام ہوا کہ اُجِیبُ[1] دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ۔ اللہ نے تیری دعا کو قبول کر لیا سمجھا جاتا ہے۔

---

[1] یہ الہام اس مسودہ دعا کے متعلق تھا ہی نہیں۔ کیونکہ مسودہ دعا والے اشتہار میں صاف لکھا ہے یہ کسی الہام یا وحی کی بنا پر پیشگوئی نہیں۔

وہ زندہ رہے گا، جھوٹا مر جائے گا ہیضے کی موت سے۔ کہتے ہیں ہیضے کی موت سے مرنا کیا ہے۔ یہ عذاب نہیں ہے اللہ کا۔ جواب دیا آپ نے! ہیضہ پہلے طاعون ہوا اس کے بعد ہیضے کی موت سے مرے۔ کوئی جواب نہیں دیا۔ اللہ کا عذاب نازل ہوا۔ میں نے اَلرَّحِیل کا بیان کیا تھا۔ مرزا صاحب خود کہتے ہیں کہ اَلرَّحِیل اگر کسی کو الہام ہو تو اس کے معنے یہ ہیں کہ اللہ تعالیٰ تنبیہ کرتا ہے کہ بے ایمان اب بھی سمجھ جا اب بھی افترا سے باز آجا۔ مرنے سے دو دن پہلے مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے۔ اَلرَّحِیل ثُمَّ الرَّحِیل مرزا توبہ کر لے یا چھوڑ دے۔ اس دعویٰ نبوت کو بچ جائے گا ورنہ اُسی موت سے مرے گا۔ اللہ تعالیٰ نے تنبیہ کی۔ کوئی جواب دیا آپ نے! وہ کہتے ہیں لعنتی موت ہوتی ہے یہ کوئی جواب دیا؟ عصائے موسیٰ کے مصنّف کے متعلق نہیں لکھا گیا کہ اَلرَّحِیل الہام ہوا تھا اس کو۔ اور یہ لعنتی موت تھی مرزا صاحب کی بھی اُسی طرح۔ ان کو ایک دفعہ الہام ہوا[1] مرزا صاحب کو دو دفعہ الہام ہوا۔ لہٰذا ڈبل لعنت ہوئی یہاں بھی۔ کہتے ہیں میں نے کہا تھا خارقِ عادت عذاب آئے گا۔ خارق عادت اس کو کہتے ہیں جس کی کوئی دنیا کے اندر مثال نہ ہو، نظیر نہ ہو۔ بھیڑے سے عام لوگ قتل ہو جاتے ہیں۔ میں نے کہا تھا یہ خارقِ عادت کہاں ہوا! مرزا صاحب نے لکھا تھا معاہدے کا ذکر کیا آپ نے جواب نہیں دیا۔ معاہدہ دونوں کا موجود ہے کہ اگر جو کچھ دکھائی جائے گی پیشگوئی سچی ہو گی یا مرزا صاحب ہندو ہو جائیں گے، اور یا پانچ سو روپے دیں گے یا میں مسلمان ہو جاؤں گا تو یہ معاہدہ جو لکھا ہوا موجود ہے اس میں یہ تھا کہ لیکھرام زندہ رہے گا اور

---

[1] یہ الفاظ حضرت مرزا صاحب نے ہرگز نہیں لکھے مولوی لال حسین کی محض بناوٹ ہے۔

اس کے بعد یہ ہے کہ وہ اگر پیشگوئی سچی نہ ہوئی تو وہ مسلمان ہو جائیگا یہ نہیں ہے۔ یہ معاہدہ نہیں ہوا۔ اس کو تو زندگی تھی یہ مرنا تو مرزا صاحب کے الہام کی تکذیب ہو گئی۔ کوئی جواب دیا؟ پھر میں نے کہا آپ نے قصیدہ کہا میں نے کہا قصیدے کا لفظ بتا دیں تو میں جھوٹا میرے دعوے جھوٹے دو سو روپیہ انعام دوں گا۔ آپ نے وَالْعِیْدُ اَقْرَبُ والا بتایا کہ عید کا دن ساتھ ہوگا۔ میں نے کہا دو سو روپے انعام دوں گا۔ میں جھوٹا۔ آپ بتا دیجئے وہ مولوی محمد حسین صاحب کے متعلق ہے آپ کہتے ہیں لیکھرام کے متعلق ہے لیکھرام کا تو نام بھی نہیں ہے اس قدر جھوٹ بولتے ہیں آپ۔ خدا کے لئے ان لوگوں کو کیا نہیں گے قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں پیش ہونا ہے یہاں تو تنخواہ کے لئے آپ کریں گے وہاں کچھ نہیں ہوگا۔ کہتے ہیں عالم کباب وہ شخص مادہ میں کیوں تحلیل ہو گیا جی۔ آسمان سے تو اس کی ماں مر نہیں سکتی الہام ہے جب تک عالم کباب پیدا نہ ہو۔ اس کے تو نام تھے۔ ماں مر گئی اور عالم کباب صاحب تشریف نہ لائے اس کے کیوں بیچے ادھر گئے جناب۔ اس پر ہڑتال کیوں پھر گئی اس الہام پر۔ ایک الہام بھی تو سچا نہیں۔ میں نے کہا تھا ایک پیشگوئی بتا دو۔ احمدی حضرات ایک پیشگوئی کا میرا مطالبہ تھا بغیر تاویل کے جس کے دو معنے نہ ہو سکیں کوئی تاویل نہ ہو اور آپ کہتے ہیں تاویلات ہوتی ہیں۔ میں کیا کہوں میرے بھائی آپ کو مرزا صاحب کی کتابیں نہیں آتیں۔ کہتے ہیں پیشگوئیاں جو ہوتی ہیں اس میں تاویلیں ہی تاویلیں ہوتی ہیں۔ دیکھئے مرزا صاحب کہتے ہیں لکھتے ہیں ظاہر ہے کہ پیشگوئی سے یہ مقصود ہوتا ہے کہ دوسرے کیلئے بطور دلیل کے کام آ سکے۔ لیکن جب ایک پیشگوئی خود دلیل کی محتاج ہے تو کس کام کی۔ پیشگوئی میں یہ امر پیش ہونا چاہئے جو کھلے کھلے طور پر بنیاد ہو سکے کوئی تاویل نہ ہو آپکو مرزا صاحب کی کتابیں نہیں آتیں میں کیا کروں نہ قرآن نہ حدیث نہ مرزا صاحب کی کتابیں کون ہے آپ کے ساتھ؟

تقریر محترم جناب قاضی محمد نذیر صاحب فاضل

نوٹ:۔ ریکارڈنگ مشین کا ٹیپ بدلنے کی وجہ سے مضمون کا کچھ ابتدائی حصہ رہ گیا ہے۔

الہام جو ہے اس کا ترجمہ مولوی صاحب نے اپنی طرف سے کیا ہے۔ کہ تُو توبہ کرے تُوبہ کرے۔ میں نے کہا یہ ترجمہ آپ کا اپنا ہے۔ حضرت مرزا صاحب کا یہ ترجمہ نہیں ہے جناب آپ یہ کہتے ہیں مرزا صاحب ہیضے سے مرے۔ ڈاکٹری سرٹیفکیٹ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب اسہال سے مرے۔ ہم آپ کی بات مانیں یا ڈاکٹر کے سرٹیفکیٹ کو مانیں۔ ہیضہ کا مریض جو ہے وہ تو ٹرین پر جا ہی نہیں سکتا تھا۔ ڈاکٹر نے سرٹیفکیٹ دی کیا کہ یہ ہیضے کے مریض نہیں ہیں چنانچہ وہ میڈیکل کالج کا ڈاکٹر[1] تھا۔ حضرت صاحب اس کے زیر علاج بھی رہے۔

کہتے ہیں انجام آتھم ــــ،

کہتے ہیں خاوند اس کا مرزا صاحب نے لکھا فوت ہوگا۔ بے شک لکھا مگر جناب آپ کو یہ لکھا کہ اس سے تکذیب کا اشتہار دلواؤ۔ محمدی بیگم کا خاوند آپ کا مصدق ہے۔ محمدی بیگم کا خاوند توبہ کر چکا ہے اس لئے وہ عذاب سے بچ گیا۔ اب محمدی بیگم کا نکاح میں آنا ضروری نہیں تھا۔ آپ کہتے ہیں اگر تم اب بھی سمجھتے ہو کہ وہ میرے نکاح میں

---

[1] ڈاکٹر سدرلینڈ پرنسپل میڈیکل کالج لاہور۔

تمنے ہو پر یہ سلطان محمد جو اس کا داماد ہے مر دو مرے تو جاؤ اُس سے تکذیب کا اشتہار دلاؤ۔ پھر جو میعاد خدا تعالیٰ مقرر کرے اگر اس سے اس کی موت تجاوز کر جائے تو میں جھوٹا ہوں۔ (انجام آتھم صفحہ ۳۲)

کہتے ہیں تمہیں مرزا صاحب کی کتابوں کا پتہ نہیں سو دیکھو پتہ میں نے دیا ہے کہتے ہیں کہ مرزا صاحب کا معاہدہ ہوا تھا لیکھرام سے کہ زندہ رہے گا اور نشان دیکھے گا۔ ٹھیک ہے زندہ رہ کے بھی اس نے نشان دیکھا وہ معاہدہ بھی پورا ہوا اور خدا کا الہام بھی پورا ہوا سنو میری بات : اُس نے کہا تین سال کے اندر تم مر جاؤ گے۔ خدا نے اس کو تین سال کے اندر موت نہیں دی۔ اس کو دیکھنے کا موقع دیا کہ اُس کی پیشگوئی جھوٹی نکلی ہے۔ اس نے نشان دیکھ لیا۔ اور مرزا صاحب کے الہام اور پیشگوئی کے مطابق چھ سال کے اندر وہ ہلاک ہو گیا۔ پس دونو باتیں اپنی جگہ سچی ہیں جو معاہدہ ہوا تھا وہ بھی پورا ہو گیا اور جو خدا کا الہام تھا وہ اپنی جگہ پورا ہو گیا

انہوں نے دعویٰ کیا تھا کہ مرزا صاحب کہتے ہیں قرآن منسوخ ہے۔ میں نے کہا اگر ایک مرزا صاحب کا قول ایسا آپ پیش کر دیں میں اسی مجلس میں مرزا صاحب کو چھوڑنے کے لئے تیار ہوں۔ دیکھو نا اتنا بڑا دعویٰ آپ نے اس مجلس میں کیا۔ میں چیلنج کرتا ہوں کہ آپ ایسا قول مرزا صاحب کا پیش کریں کہ قرآن منسوخ ہے۔ یہ آپ کو دکھا کر جانا ہو گا اور میرا چیلنج ہے آپ قیامت تک نہیں دکھا سکتے یہ آپ کا الزام ہے اور بہتان ہے۔

میں نے آپ کے سامنے جناب پہلے سب سے آیت رکھی تھی وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا مِنْكُمْ وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَيَسْتَخْلِفَنَّهُمْ فِي الْاَرْضِ

کہ اس امت کے اندر سے کوئی نبی نہیں آ سکتا۔ اس کے مثیل آ سکتے ہیں۔ کوئی جواب دیا آپ نے آخر تک؟

میں نے شروع میں یہ پیش کی۔ آپ لکھتے ہیں مرزا صاحب نے لکھا ہے کہ حضرت عیسیٰؑ بھی ہمارے رسول کریمؐ صلی اللہ علیہ وسلم کی امت میں ہیں۔ میں نے اس کی توجیہہ کر دی تھی کہ ان کے امت میں ہونے کا اور مفہوم ہے۔ یعنی سارے نبی آپ پہ ایمان رکھتے ہیں اور امتی کامل ہونے کا مفہوم یہ ہوتا ہے کہ پیروی کر کے کوئی چیز حاصل کرے پھر امتی نہیں تو ان کی نبوت امتیوں والی اتنا عرصہ تو نہیں رہے گی جب تک پیروی نہیں کریں گے اِنڈی پینڈینٹ Independent مستقل نبی ہوں گے اور آتے ہی اپنی نبوت سے وہ معزول ہو جائیں گے۔ امتی نبی بنائے جائیں گے۔ یہ کیٹیگری (Category) تبدیل ہو جائے گی۔ ان کی نبوت کی۔ میں نے بتایا پوزیشن (Position) ایک ہے جو پوزیشن آپ مسیح کی مانتے ہیں پہلی نبوت منسوخ کر کے دوسری قسم کی نبوت ان کو دیتے ہیں اسی قسم کی نبوت حضرت مرزا صاحب کی ہم مانتے ہیں۔ ختم نبوت میں ہم آپ کے ساتھ متفق ہیں۔ پوزیشن ایک ہے فرق صرف شخصیت کی تعین کا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا مسیح آنے والا جیسے اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ تم میں سے تمہارا امام ہوگا۔ فَأَمَّکُمْ مِنْکُمْ تم میں سے آئے گا باہر سے نہیں آئے گا۔ اس لئے خدا کا وعدہ ہے امت مسلمہ خیر امم ہے۔ ہر خیر اس کے اندر سے پیدا ہو گی۔ اس لئے ہمیں کسی باہر کے نبی کی ضرورت نہیں ہے۔ اگر یہ امت نالائق ہو جائے تو تب تو باہر سے نبی آنے کی ضرورت ہے۔ اگر یہ امت جو خیر امم ہے تو ہر خیر اور برکت اس کے اندر سے پیدا ہونی چاہیے۔

جناب والا! آپ نے ــــــ میں نے آپ کی ساری باتوں کا جواب دے دیا ہے۔ ایک بات آپ کی رہ گئی۔ وہ عالم کباب کے متعلق۔ اس میں حضرت مرزا صاحبؑ نے لکھا ہے مجھے یہ پتہ نہیں اس سے کون مراد ہے یعنی یہ عالم کباب لڑکا جو ہے کس سے پیدا ہوگا۔ مجھے خدا کی طرف سے تعیینی طور پر نہیں بتایا گیا۔ یہ ایک اجتہاد تھا۔ آپ نے بڑا چیلنج کیا کہ تاویل کے بغیر کوئی الہام ہو۔ میں کہتا ہوں کہ ہاں پیشگوئی تو ہوتی ہی تاویل طلب ہے اور اس کی حقیقت اہل علم سمجھتے ہیں جب پوری ہو جاتی ہے۔ پوری ہونے سے پہلے اس کی حقیقت کے مختلف پہلو بیان کئے جا سکتے ہیں۔ جب حقیقت سامنے آجاتی ہے تب حقیقت کھلتی ہے۔ دیکھو مسیح کے آنے کی جو پیشگوئی تھی ایک حقیقت آپ یہ مانتے ہیں کہ حضرت مسیحؑ آسمان سے آئیں گے۔ ایک حقیقت دوسرے لوگوں نے مانی کہ آنے والا امت کا فرد ہے۔ اس کو مسیحؑ قرار دیا گیا ہے ہم صفت ہونے کی وجہ سے جیسے نیک آدمی کو فرشتہ کہہ دیتے ہیں۔ اس طرح آنے والے مسیحؑ کو نبی بھی کہا ہے امتی بھی کہا ہے یعنی ہم صفت ہونے کی وجہ سے۔ دو حقیقتیں تو پہلے سے امت میں موجود چلی آرہی ہیں ان میں سے واقعات سے خدا نے تصدیق کر دی کہ آنے والا امتی

ؔ :۔ عالم کباب کی پیشگوئی کے مصداق حضرت مرزا ناصر احمد صاحب خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز ہیں۔ معجم الہدی میں آپ کے صفاتی نام "ناصر الدین" اور "فاتح الدین" وغیرہ مذکور ہیں۔ منظور محمد سے مجازاً حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد خلیفۃ المسیح الثانیؓ مراد ہیں۔ حضرت مرزا صاحب فرماتے ہیں "عالم کباب سے مراد یہ ہے کہ اس کے پیدا ہونے سے چند ماہ تک یا جب تک وہ اپنی برائی بھلائی شناخت کرے دنیا پر ایک سخت تباہی آئے گی۔ (بدر جلد ۱۹۰۶ء)

اس پیشگوئی کے بعد عالم کباب حضرت مرزا ناصر احمد صاحب ۱۹۰۹ء میں پیدا ہوئے اور ۱۹۱۴ء کو چار سال بعد جنگ عظیم کی شکل میں دنیا پر ایک سخت تباہی آئی۔

سمجھ آگیا۔ اب آپ ان کو نا فرکتے رہیں یہ کوئی نئی بات نہیں ہے۔ ہر نبی اور رسول جو دنیا میں آیا ہے اس کے مخالفین نے اس کی توہین کی۔ اس کی ہنسی اڑائی اس سے ٹھٹھا کیا اس کو مذاق میں اڑایا۔ اور خدا فرماتا ہے۔ يٰحَسْرَةً عَلَى الْعِبَادِ مَا يَأْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ۝ ان لوگوں پر افسوس ہے جب بھی خدا کا کوئی رسول ان میں آیا انہوں نے اس سے ہنسی اور ٹھٹھا سے اس سے بحث کی۔ آپ کی ساری بحث ہنسی اور ٹھٹھے سے تعلق رکھتی ہے۔ آپ میری کسی علمی اور ٹھوس بات کا جو میں نے قرآن و حدیث سے پیش کی جواب نہیں دے سکے۔ میں نے کہا تھا اَخَذُوْا قَصَبَةً يُذَرِّعُوْنَهَا مذکر کا صیغہ ہے۔ ایک جواب انہوں نے یہ دیا کہ اہل بیت کے متعلق مذکر کا صیغہ آیا ہے۔ اجی جناب اہل بیت میں مذکر شامل ہیں یا نہیں؟ امام حسن امام حسین اہل بیت میں سے ہیں یا نہیں؟ یا صرف نری بیویاں ہی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اہل بیت میں سے ہیں۔ یہ عربی زبان میں قاعدہ ہے جب مذکر اور مؤنث اکٹھے ہوں تو صیغہ مذکر کا ہی استعمال ہوتا ہے۔ اس لئے قاعدہ یہی ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث میں اَخَذْنَا مذکر کا صیغہ اس لئے استعمال کیا گیا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اس مجلس میں موجود تھے۔ آپ کے سامنے ہاتھ ناپے گئے۔ علامہ عینی شارح حدیث بخاریؒ کے مقابلہ میں مولوی لال حسین صاحب اختر کی کیا حیثیت ہو سکتی ہے کہ ان کی بات ہم مان لیں اور یہ پرانے بزرگ اور مؤرخ اور محدث جو ہیں ان کی باتوں کو ہم رد کر دیں۔ حالانکہ وہ باتیں لغت کے مطابق ہیں اور قانون کے مطابق ہیں۔ دیکھئے فَلَمْ يُنْكِرْ عَلَيْهِنَّ - حَمَلْنَ لِطُوْلِ الْيَدِ۔ میں نے کہا تھا کہتے ہیں تم نے کہا وہ ترجمہ کر دیا تھا۔ اگر میری طرف سے ایسا ہوا ہے میں اپنی غلطی

واپس لیتا ہوں۔ اس کی میں نے اصلاح کردی کہ وہ "حقیقیہ" کا لفظ ہے۔ اور لکھا ہے "مُلْعَقَدُ مِنِّی" (اس حدیث میں یہ لفظ ہے) انہیں بٹھالیا۔ اردفنی ردیف بنا۔ کاٹھی تھی۔ کیا وہ نہیں تھا۔ پھر دیکھئے حدیث کے لفظ! فَأَرْدَفَنِیْ وہ اولیٰ معنی ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے مجھ کو کاٹھی کے اوپر ردیف بنایا [illegible] زبان کی لغزش سے اس کا ترجمہ کہاں ہو گیا ہے تو میں کیا چیز ہوں اصل حدیث ہے اس کے الفاظ پر غور کریں۔ آپ میری کسی غلطی کی طرف نہ جائیں۔

جناب لکھتے ہیں لیکھرام کی پیشگوئی جو ہے وہ تو پوری نہ ہوئی۔ کیوں نہ پوری ہوئی رکھتے ہیں وہ دیکھو۔ پڑھ کر حقیقۃ الوحی۔ یہ دعا کرنے کے بعد:۔

بَشَّرَنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا ۔ سَتَعْرِفُ یَوْمَ الْعِیْدِ وَالْعِیْدُ أَقْرَبُ

لکھتے ہیں یہ مجھے لیکھرام کی موت کی نسبت خدا نے بشارت دی۔ اور کہا کہ تو اس واقعہ کو عید کے دن میں پہچان لے گا۔ اور عید اس کے قریب ہوگی۔ یہ پیشگوئی کہ لیکھرام کی موت عید کے دن قریب واقعہ ہوگی یعنی آریہ سماج والوں کی اخباروں میں چھپ چکی ہے۔ جیسا کہ سمجھا رہے ہیں۔ یہ حوالہ ہے حقیقۃ الوحی ص ۲۸۵۔

آپ نے کہا کہ زلزلہ کے متعلق پہلے یہ الہام ہوا کہ مجھے نہ دکھا پھر آپ نے دعا کی۔ پہلے ملک کو نہ دکھا۔ پھر دعا کی دکھا تو یہ تدریجی کے لحاظ سے اس کو پرکھنا جو ہے تم کہتے ہو یہ اس سے یہ ثابت نہیں ہو جاتا کہ یہ بات پہلے کی ہے۔ جناب مولانا! یہ الہام پہلے کا ہے۔ حضرت صاحب نے حقیقۃ الوحی میں اس کو درج کیا ہے جو آخری کتاب ہے اس میں یہ لکھتے ہیں کہ خدا نے اس زلزلہ کو ٹال دیا کہ میری زندگی میں نہ آئے۔ "أَخَّرَهُ اللّٰهُ إِلَىٰ وَقْتٍ مُّسَمًّى" تدریجی کی مخالفت میں آگے

بیچ ہو سکتا ہے سات یا آٹھ کا فرق کوئی بات نہیں۔ لیکن اصل چیز جو حضرت مسیح موعود بتا رہے ہیں اپنی کتاب حقیقۃ الوحی میں اس کو آپ کا (۸، [illegible]) نمبر کے میں نے "نبیّنا منّا" پیش کیا۔ کہ امتی نبی آ سکتا ہے۔ میں نے چیلنج کیا تھا کوئی حدیث دکھاؤ ایک۔ شروع میں چیلنج کیا تھا جس میں یہ لکھا ہو کہ امتی نبی نہیں آ سکتا۔ ساری بحث ختم ہو گئی ہے آپ نے میرے اس چیلنج کو ہرگز نہیں رد کیا اور یہ میرا چیلنج قائم ہے اور آپ کے پیچھے قائم رہے گا اور ہر مجلس میں قائم رہے گا۔ میں اس کو شائع کروں گا اور پرنٹ کر کے دنیا کے سامنے پہنچاؤں گا کہ مولوی لال حسین ایسی حدیث نہیں پیش کر سکے۔

جناب والا! یہ قَالَتْ فِرْقَۃٌ مِّنْ نُّزُوْلِ عِیْسٰی خُرُوْجُ رَجُلٍ مسلمانوں میں ایک فرقہ چلا آیا ہے جو یہ کہتا تھا کہ آنے والے عیسیٰ سے مراد ایک اور آدمی کا آنا ہے یُشْبِہُ عِیْسٰی جو عیسیٰؑ کے مشابہ ہو گا۔

لال حسین:۔ حدیث؟

قاضی صاحب:۔ فرقے واسطے حدیث نہیں نابلدی۔

لیکھرام کے حوالہ پر...... آپ نے لیکھرام کے حوالہ پر دو سو روپے کا انعام رکھا تھا۔ میں نے حوالہ دکھا دیا آپ کے سامنے رکھ دیا۔ اب وہ دو سو روپیہ بھیج دیجئے اور دوسرا حوالہ یُبَشِّرُنِیْ رَبِّیْ وَقَالَ مُبَشِّرًا۔ اور لیکھرام کی پیشگوئی جو یہ پوری نہیں ہوئی ما آپ نے انعام رکھا تھا۔ اب انعام بھیج دیجئے۔ لیکھرام کی موت جو ہے پیشگوئی کے مطابق ثابت ہو گئی۔ (لال حسین درمیان میں بول پڑے)

آپ کو بولنے کا حق نہیں ہے۔ صاحب صدر! اب ان کو میری بات سننی

چاہئے ۔ میری بات اب سمجھ گئے ہونگے ۔ بعد کی باتیں جو ہیں وہ دنیا نے سُن لیں ۔ ضرور وہ قائم رہیں گی ۔ دنیا بھول نہیں سکتی ۔ اور شائع ہو چکی ہیں ۔ جو میری نقل ہے وہ بھی شائع ہو چکی جو ان کی نقل ہے وہ بھی شائع ہو چکی ۔ ہر جگہ یہ مناظرہ سنایا جائیگا ۔ اب آپ کے ساتھ کسی اور مناظرہ کی ضرورت باقی نہیں رہا ۔

تقریر مولوی لال حسین صاحب اختر

حضرات! دیکھئے سب سے پہلی بات وہ قصیدہ کس کتاب میں لکھا ہے۔ مرزا صاحب نے پڑھے جس میں وَالعِیدُ اَقرَبُ لکھا ہوا ہے۔ وہ قصیدے میں بتلایئے کہاں نام لکھا ہے اُن کا ....

سنئے جناب آپ کے جیبوں کا حوالہ۔ لکھتے ہیں قصیدے میں۔ یہ حقیقۃ الوحی اس کے مرنے کے بعد لکھی گئی لیکھرام کے جس قصیدے میں وَالعِیدُ اَقرَبُ ہے وہ چھپا ہوا آپ کے پاس بھی موجود میرے پاس بھی موجود۔ اگر اس میں لیکھرام کا نام ہو تو خدا کی قسم میں اسی جگہ میں، مرزائی ہو جاؤں گا۔ میں اپنے عقیدے کو چھوڑ دوں گا، اگر نہیں تو کہئے لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ آپ جھوٹ کہتے ہیں۔ ہے اُس میں نام؟ اب بولئے۔ میں کہتا ہوں سو وقت دیتا ہوں آپ کو آدھا منٹ۔ بولئے ہے اس قصیدے میں نام؟

قاضی صاحب نے کہا مجھے وقت دیتے ہیں۔ اس کا شعر کے ساتھ کیا تعلق؟

(مولوی لال حسین صاحب) کس کا؟ وَالعِیدُ اَقرَبُ لکھتے ہیں۔ اس کو بعد بلکہ اس قصیدے میں وَالعِیدُ اَقرَبُ ہے۔ سنئے حضرات۔ ....

بتلایئے۔ سنئے اس قصیدے میں لیکھرام کا نام ہے؟ خاموش! بتایئے اس قصیدے میں لیکھرام کا نام ہے قصیدے میں؟

. .

جناب قاضی صاحب :- ...... سنئے ۔

اگر اس قصیدے میں لیکھرام کا نام ہو تو میں ابھی احمدی ہوتا ہوں ورنہ کہئے لعنۃ اللہ علی الکاذبین جس نے لوگوں کو دھوکا دیا ہے ۔ جو اس نے خلیفۃ الحق اس قصیدہ میں جو پہلے لکھا گیا ہے اس میں محمد حسین کے متعلق لکھا ہے مرزا صاحب نے اس کو محمد حسین کے متعلق لکھا ہے اس کے مرنے سے پہلے ۔ یہ بتایئے اس قصیدے میں جب نام نہیں ہے تو اس کے لئے کیا ہو گیا جی ۔

اب میرا وقت شروع ہو گیا جی ۔ دیکھئے حضرات !

(قاضی صاحب) پہلے وقت نہیں تھا ۔

(لال حسین صاحب) درمیان میں باتیں تھیں ۔

سُنتے جی ۔ کہتے ہیں مرزا صاحب نے قرآن کو منسوخ نہیں کیا مرزا صاحب حاشیہ اربعین ۴ صفحہ ۶ پر لکھتے ہیں :-

"اب دیکھو خدا نے میری وحی میری تعلیم اور میری بیعت کو نوح کی کشتی قرار دیا اور تمام انسانوں کے لئے اس کو مدارِ نجات ٹھہرایا جس کی آنکھیں ہوں تو دیکھے اور جس کے کان ہوں سُنے"

مدارِ نجات میری تعلیم میری وحی اور میری بیعت ہے ۔ سارے قرآن اور حدیث پر عمل کر لو تم مسلمان نہیں ہو سکتے تمہاری نجات نہیں ہو سکتی جب تک میری وحی اور تعلیم پر عمل نہ کرو گے اور بیعت نہ کرو گے ۔ پتہ چلا قرآن بھی منسوخ اور حدیث بھی منسوخ ہے ۔ ایسے ہی کہتے ہیں ۔ کتنے ہیں حوالے ۔ دیکھئے مرزا صاحب

ل : مولوی لال حسین صاحب کی بدحواسی ملاحظہ ہو ۔

کو اسہال ہونے لگے۔ یہ مرزا صاحب کا خسر، مرزا صاحب کے صحابی وہ زیادہ جانتے ہیں یا آپ۔ وہ کہتے ہیں کہ جس رات کو حضرت صاحب بیمار ہوئے آپ نے مجھے جگایا گیا۔ میں حضرت کے پاس پہنچا اور مسیح موعود نے کہا مجھے مخاطب کرکے فرمایا میر صاحب مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ یہ ہے جناب مرزا صاحب کا خسر، مرزا محمود احمد صاحب کا نانا۔ آپ نے نبی کا خسر۔ حیات ناصر اپنی لکھی ہوئی کتاب ہے۔ مرزا صاحب نے خود کہا مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ اسے کہتے ہیں "چینا، نک پونچھنا"

(کسی کا سوال)۔ مرزا صاحب نے کہا کہ مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے)

خاموش۔ مرزا صاحب کا قول۔ مرزا صاحب نے مجھے کہا۔ مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا ہے۔ خاموش۔ دیکھئے جی مرزا صاحب نے مجھے فرمایا مجھے وبائی ہیضہ ہو گیا میر ناصر صاحب کا قول ہے یا نہیں؟ راوی حدیث کا راوی یہ ہے۔ معتبر ہے گھر کا نائی ہے۔

ہاں جناب۔ کہتے ہیں جو الرحیل۔ مثلاً مرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے۔ دیکھئے مرنے سے پہلے میرزا صاحب کو الہام ہوتا ہے و مئی کو نہ ۲۰ مئی کو۔ اور ۲۶ کو وفات ہوتی ہے۔ چھ دن پہلے اللہ تعالیٰ نے مہلت دی۔ کہا الرحیل ثم الرحیل اور رحیل کے متعلق مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ مجھے۔ الٰہی بخش کی طرف الرحیل کا الہام منسوب کرکے۔ وہ اپنی طرف۔ تمام الہاموں کا اس نے بیڑہ غرق کر دیا ہے۔ ہاں ممکن ہے کہ الرحیل خدا کی طرف سے الہام اس کو ہوا ہو۔ کیونکہ یہ فقرہ انذار اور تخویف کے طور پر ہے اور ایسے الہام کا دعویٰ اگر فرعون بھی کرتا تو ہمیں انکار نہیں تھا

شہ: اصل روایت یہ ہے اس کے کاتب کی غلطی ہے کہ جملہ استفہامیہ کو خبریہ سمجھا یا

جو فرعون دعویٰ کرتا اس کا انکار نہیں تھا جو کافر دعویٰ کرتا انکار نہیں تھا۔ یہی الرّحیل[1] کا ان کو پڑا۔ وہ بھی جہنم میں رسید ہوئے بعنوان مرزا صاحب کے اور مرزا صاحب بھی وہیں چلے گئے۔ الرّحیل کا۔ یہ قضیہ کے لئے ہے اب بھی ہوتے کہ نہیں۔

دیکھئے حضرات — خاموش — اس کے بعد یہ ہے وَالْعِیْدُ اَقْرَب۔ قضیہ میں ہے لیکھرام کا نام نہیں۔ کہتے ہیں حقیقۃ الوحی میں ہے زلزلہ کو ٹال دیا۔ اپریل کے بعد کا۔ کہ خدا نے کہا ہو کہ تو دیکھے گا۔ اس کو کہا کہ رَبِّ اَرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ یہ بعد کا الہام ہے۔ میں تجھ کو دکھلاؤں گا۔ میں نے کہا تھا۔ سو روپیہ انعام دیتا ہوں اگر یہ بتا دو کہ یہ الہام جو تھا رَبِّ لَا[2] تُرِنِیْ زَلْزَلَةَ السَّاعَةِ اس کا اللہ تعالیٰ نے کہا ہو کہ میں نے منظور کر لیا۔ پہلا[3] تو منظور نہیں کیا کہ میں تجھ کو نہیں دکھلاؤں گا۔ دوسرا منظور کر لیا دکھاؤں گا۔ مرزا صاحب کی زندگی میں آنا تھا۔ لہٰذا زلزلہ والی پیشگوئی غلط ثابت ہوئی۔ پھر وہ دوسرا جو تھا میں نے کہا پانچ معنے ہیں اس کا جواب دیا کہ وہ مفلس جو ہے یہ بھی ایک خدا کی لعنت ہے؟ میں نے کہا حضور، صدیق[4] اکبر تمام ...... اکابر صحابہ مفلس تھے پھر وہ بھی ابتر ہوئے؟ کوئی جواب دیا؟ دیکھو احمدیہ! ایک دس لاکھ پیشگوئیوں میں سے ڈٹ کے میرے سامنے آپ کا

---

[1] الرحیل کا لفظ تو جہنم پر دلالت نہیں کرتا محض مولوی لعل حسین صاحب کی بد زبانی ہے۔

[2] کشتی محمدی لاہور کا نقشہ دکھا دیا۔ دیکھو تذکرہ ص ۶۲۹ طبع ۲۔

[3] یہ منظور کر لینا کہ یہ الہام رَبِّ اَخِّرْ وَقْتَ هٰذَا اَخَّرَهُ اللّٰهُ اِلٰى وَقْتٍ مُّسَمًّى روشن دلیل ہے جو تذکرہ ص [illegible] پر ہے۔

[4] حضرت ابو بکر صدیق مفلس تھے ان کا ایسا کہنا مولوی لعل حسین کی غلط بیانی ہے۔

مبتنع ایک پیشگوئی پیش نہیں کر سکا جس کو مرزا صاحب نے صدق و کذب کا معیار بنایا ہو وہ بھی ثابت ہو گئی ہو۔ ایک نہیں ہے خدا کی قسم۔ کنجریوں کی فرعون کی کافروں کی زناکار نوال عورتوں کی بقول مرزا صاحب کے پیشگوئیاں سچی ہوتی ہیں لیکن میرے اللہ نے جھوٹے مدعی نبوت مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی بھی سچی نہیں ہونے دی۔ دس لاکھ میں سے ایک نہیں پیش ہو سکتی تھی۔ لکھتے ہیں کہ لکھا ہے عالم کباب کون ہے۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ منظور محمد کی بیوی محمدی بیگم۔ وہ بیٹے کا حوالہ آپ پیش کرتے ہیں وہ تین مہینے پہلے کا ہے جب اُس کی بیوی ابھی نہیں حاملہ ہوئی تھی۔ اس کی پیدائش سے پہلے مرزا صاحب ایک مہینہ کہتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے وحی سے بتایا کہ منظور محمد کی بیوی محمدی بیگم کے گھر لڑکا پیدا ہوگا۔ اب تو نام آگیا۔ نام کی تصریح آگئی۔ یہ ایک پہچان۔ پہلے کا الہام جو ہے جو ختم ہو چکا اس کو آگے لاتے ہیں آپ۔ اس کے بعد بتائیے مرزا صاحب کیا ہو مجھے معلوم نہیں لکھتے ہیں تاویل کے ساتھ پیشگوئیاں سچی ہوتی ہیں۔ میں نے کہا تھا مرزا صاحب خود کہتے ہیں کہ پیشگوئی میں وہ امور ہونے چاہئیں جن کو دنیا کھلے کھلے طور پر دیکھ لے۔ ایک پیشگوئی پیش کرو جس میں مرزا صاحب نے جھوٹی تاویل نہ کی ہو۔ کوئی پیش کی میرے سامنے؟ ہر بات غلط۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں کہ میری پیشگوئی کو جانچنے کے لئے نہ قرآن کو دیکھو نہ حدیث کو دیکھو۔ میری پیشگوئی سے بڑھ کر کوئی اور محک امتحان نہیں ہو سکتا۔ میری پیشگوئیاں سچی تو سچا میری پیشگوئیاں جھوٹی تو جھوٹا۔ حضرات۔ احمدی حضرات ایک پیشگوئی بھی پیش نہیں کر سکے میرے سامنے۔ دیکھئے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے رشیدیہ کا جواب آپ نہیں دیں گے۔ حضور پر شیطانی وحی ہوئی۔ شک ہوا کہ شیطان میرے ساتھ مکر کر رہا ہے۔ آپ کے سامنے جناب کوئی جواب[۲] دیا؟ آپ کے سامنے مجھے

ضمیمہ احمدی ہندوستان بیان جلسہ لاہور۔ ۲۔ آیۃ قرآنی اذا تمنی القی الشیطان کا جواب دیا تھا۔

انہوں نے کوئی جواب دیا حضرت امام حسین کا؟ وہاں صاف لکھا ہوا ہے تو حسین کے اللہ کے ذکر کے سامنے۔ ترجمہ آپ نے نہیں پڑھا۔ ترجمہ پڑھ دیکھئے۔ دیکھئے...

اللہ تعالیٰ کی توحید کے سامنے حضرت حسین کا ذکر کرنا ایسا ہے جیسے کہ گوہ کے ڈھیر کو...... جیسے کستوری کے سامنے گوہ کا ڈھیر ہے۔ اب دیکھئے۔ آگے اس کے بعد کہتے ہیں تکذیب کا اشتہار دوں گا۔ جناب اس کو تکذیب کا اشتہار دینے کی کیا ضرورت تھی۔ اس[1] کے پاس چلتا پھرتا بولتا چالتا اشتہار تھا۔ ماں کی قلم تھی محمدی بیگم۔ اس کو اشتہار کی کیا ـــ مرزا صاحب لکھتے ہیں میری زندگی میں اس کا خاوند مر جائے گا اور میرے نکاح میں آئے گی۔ خدا نے نکاح پڑھا دیا۔ خدا کے پڑھائے ہوئے نکاح کے بچے کہیں[2] دھر گئے؟ پھر کہتے ہیں وہ عذاب سے بچ گیا۔ مرزا صاحب کے ساتھ محمدی بیگم کا نکاح ہونا عذاب تھا۔ نبی کے ساتھ عذاب ہوتا ہے۔ آپ کیا کہتے ہیں؟

کہتے ہیں کہ یہ دوسری کیٹیگری (category) ہو جائے گی۔ سبحان اللہ۔ دوسری کیا۔ تمام انبیاء حضور کے امتی ہیں۔ ان میں سے حضرت عیسےٰ علیہ السلام امتی ہیں اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ امتی ہو کے حضور کے آئیں گے۔ پہلے بھی امتی ہیں۔ اب بھی امتی ہوں گے دوسری کیٹیگری (category) کیسے ہو گی؟ کہتے ہیں اِمَامُكُمْ مِنْكُمْ میں کیا لکھا؟

---

[1] مہربانی ملاحظہ ہو۔ بھلا اشتہار کی ضرورت نہ تھی کیونکہ وہ تو رجوع کر چکا تھا۔ اشتہار دینے کا چیلنج تو آپ لوگوں کو تھا۔ مگر کوئی شخص اس میں کامیاب نہ ہوا۔

[2] نکاح مشروط تھا۔ توبہ اور رجوع نہ کرنے کی شرط سے۔

[3] پیروی والا امتی نبی سوائے حضرت مرزا صاحب کے کوئی نہیں۔ حضرت عیسیٰ مستقل نبی تھے جب بقول مولوی صاحبان امتی بن کر آئیں گے تو مستقل نبی نہیں رہیں گے۔ لہٰذا کیٹیگری تو صاف بدل گئی۔

مرزا صاحب لکھتے ہیں۔ کتاب "فتاوی احمدیہ" میں فرماتے ہیں کہ اس کے معنے یہ ہیں کہ عیسیٰ اور ہوگا امام اور ہوگا۔ وہ شخصیتیں ہوں گی۔ کہا کہ آپ نماز کیوں نہیں پڑھاتے۔ مرزا صاحب کہتے ہیں حدیث میں لکھا ہے اِمَامُکُمْ مِنْکُمْ کہ تمہارا امام دوسروں کے پیچھے نماز پڑھے گا۔ پتہ چلتا ہے مسیح اور ہوگا امام مہدی اور ہوگا۔ اور فرمایا کہ مہدی کون ہوگا ...... اِسْمُہٗ اِسْمِیْ وَ اِسْمُ اَبِیْہِ اِسْمُ اَبِیْ۔ جو میرے باپ کا نام ہے اُن کے باپ کا نام ہوگا جو میری ماں کا نام ہے اُن کی ماں کا نام ہوگا۔ اور ان کا نام محمد ہوگا۔ ماں کا نام آمنہ ہوگا۔ مِنْ اَھْلِ بَیْتِیْ۔ میرے اہلِ بیت میں سے ہوگا۔ مِنْ وُّلْدِ فَاطِمَۃَ فاطمہ کی اولاد سے ہوگا۔ یہ کہاں مہدی بن گئے۔ مغل زادہ کہاں مہدی ہوگیا۔ وہ تو حضور کی اولاد سے ہونا تھا۔ اُس کا نام محمد ہونا تھا والدہ کا نام آمنہ ہونا تھا۔ والد ماجد کا نام حضرت عبد اللہ ہونا تھا۔ کہتے ہیں ———

بس حضرات! مناظرہ ختم ہوگیا۔ ان شاء اللہ العزیز شائع ہوگا۔ ٹیپ ریکارڈ سُنے جائیں گے۔ دنیا دیکھے گی کہ میرے کسی اعتراض کا جواب نہیں دے سکے۔ نہ وفات ثابت کرسکے نہ اجرائے نبوت ثابت کرسکے۔ نہ مرزا صاحب کی ایک پیشگوئی، نہ حضور کی توہین نہ انبیاء کی توہین۔ کوئی جواب نہیں دیا گیا۔ اللہ تبارک و تعالیٰ اس مناظرے کو حق کے لئے باعث رحمت اور باعث سعادت بنائے۔ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا ———

ابھی ختم نہیں ہوا۔ ابھی دو منٹ تشریف رکھیں۔

اختتامی تقریر قاضی محمد نذیر صاحب فاضل لائلپوری

نمائندہ جماعت احمدیہ

دیکھئے جناب مولانا نے فرمایا ہے کہ امام حسین علیہ السلام کو معاذ اللہ گوہ کا ڈھیر قرار دیا گیا ہے۔ آخر میں اس کو دہرایا ہے۔ میں اس کا جواب پہلے اپنی تقریر میں دے چکا ہوں کہ یہاں شرک اور توحید کا مقابلہ ہو رہا ہے اور حضرت مرزا صاحب یہ کہہ رہے ہیں کہ توحید کے مقابلہ میں شرک جو ہے اس کی حیثیت گوہ کے ڈھیر کی ہے۔ اس جگہ لال حسین صاحب درمیان میں بول پڑے کہ حوالہ پڑھ دیجئے۔ قاضی صاحب نے فرمایا۔ میں پڑھتا ہوں آپ جلدی نہ کریں۔ دیکھو فرماتے ہیں ؎

فَفِی الْاِسْلَامِ اِحْدَی الْمَصَائِبِ
نَسِیْتُمْ جَلَالَ اللّٰہِ ———

لال حسین:۔ "اوپر کا مصرعہ پڑھیں"

قاضی صاحب:۔ کتنا وقت آپ ضائع کرنا چاہتے ہیں؟ میں کہاں تک پڑھوں گا؟ آپ سارا قصیدہ سنیں گے تو میں سنا دوں گا۔

خَرَّتْ لَہٗ اَحْبَارُکُمْ مِثْلَ سَاجِدٍ۔ لیجئے سنئے! اَفَمَا جِئْتُمْ قَوْمًا اَشْرَکُوْا اَوْ تَنَصَّرُوْا۔ شرک کر رہے ہو۔ تم

امام حسین کے متعلق ۔

نَسِیتُمْ جَلَالَ اللهِ وَالْمَجْدَ وَالْعُلٰی
تم خدا کا جلال اور بزرگی بھول گئے
وَمَا وِرْدُکُمْ اِلَّا حُسَیْنٌ اَتُنْکِرُ
حسین کو تم نے وردِ زبان بنا لیا خدا کے ساتھ شریک ٹھہراتے ہو
فَهٰذَا عَلَی الْاِسْلَامِ اِحْدَی الْمَصَائِبِ

ملا حسین درمیان میں بول پڑے ــــ

قاضی صاحب ۔ دیکھو کیوں درمیان میں بولتے ہیں۔ صاحب صدر! یہ دیکھو کیا طریق ہے ۔ سنئے! سنئے!!

صدر صاحب ۔ [illegible] ۔

قاضی صاحب ۔ مجھے ٹائم دیجئے! تھینک یو ویری مچ (Thank you very much)!

لو مرزا صاحب کا ترجمہ پڑھ دیتا ہوں ۔ میں خدا کے فضل سے عربی جانتا ہوں ، خود بھی ترجمہ کر سکتا ہوں ۔ پر آپ مرزا صاحب کا ہی سُن لیں :

نَسِیتُمْ جَلَالَ اللهِ وَالْمَجْدَ وَالْعُلٰی
وَمَا وِرْدُکُمْ اِلَّا حُسَیْنٌ اَتُنْکِرُ

لو مرزا صاحب کا ترجمہ : ” تم نے خدا کے جلال اور مجد کو تم نے بھلا دیا ۔ اور تمہارا ورد صرف حسین ہے کیا تو اس سے انکار کرتا ہے ؟ “

حسین کا رد کرنا ہے

هٰذا علی الاسلام احدی المصائب

فرماتے ہیں: "پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے" یعنی شرک کرنا —

لال حسین: یہاں شرک کہاں لکھا ہے!

قاضی صاحب: دیکھو کانٹیکسٹ (context) ہے۔ جناب یہ بحث ہے۔

یہ بحث ہے۔

لال حسین: انعام دیتا ہوں۔ میں سو روپیہ انعام چھوڑ دو سو دینے کے لئے تیار ہوں۔ شرک نہیں ہے۔

قاضی صاحب: دنیا جانتی ہے۔ درمیان میں نہ بولیں۔ بے تاب نہ ہوں۔ مضطرب نہ ہوں۔ کتاب لے لیں (صاحب صدر کو کتاب دیتے ہوئے) ذرا انہاں نوں سنا دیو!

(اس پر صاحب صدر کتاب سے ترجمہ پڑھ کر سنانے لگتے ہیں)

صاحب صدر: شکریہ!

لال حسین: صرف نو نمبروں کا ترجمہ پڑھ دیجئے اردو۔

صاحب صدر: (کتاب سے ترجمہ پڑھتے ہیں) "پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے۔ تم نے خدا کے جلال — خاموشی! شکریہ! — اور مجد کو بھلا دیا اور تمہارا ورد صرف حسین ہے۔ کیا تو انکار کرتا ہے؟ پس یہ اسلام پر ایک مصیبت ہے کستوری کی خوشبو کے پاس گوہ کا ڈھیر ہے۔"

(غیر احمدی مجمع میں تالیاں)

قاضی صاحب:۔ دیکھو جی ایسے تالیاں بجانا اسلام کا کام نہیں ہے۔ تالیاں بجانا اسلام کا کام نہیں ہے۔ دیکھئے صاحب میں کہتا ہوں آپ ہزار دفعہ تالیاں بجائیں۔ تالی اپنی جگہ قائم ہے۔ اگلا شعر دیکھو ــ

وَاِنْ كَانَ هٰذَا الشِّرْكُ فِي الدِّيْنِ جَائِزًا

اگر یہ شرک دین میں جائز ہوتا توحید کے مقابلہ میں

فَبَالُلغُيُوْرِ رُسُلَ اللّٰهِ فِي النَّاسِ يُعْتَبِرُوْا

تو خدا کا نبیوں کو بھیجنا ایک لغو کام ہوتا۔

شرک کے مقابلہ میں توحید کو پیش کیا جا رہا ہے ــــــ

دیکھتے ہیں یہ ایک نئی بات انہوں نے پیش کی جو پہلے پیش کرنے کی انہیں توفیق نہیں ملی کہ سنی جو ہے وہ اور ہے اور شیعہ جو ہے وہ اور ہے۔ میرے پاس مسند احمد بن حنبلؒ کی حدیث ہے۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں ــــــ

لال حسین:۔ حدیث پیش نہیں ہو سکتی۔

قاضی صاحب:۔ حدیث پیش کر سکتا ہوں۔

لال حسین:۔ نئی حدیث نہیں۔ نئی آیت نہیں۔

قاضی صاحب:۔ آپ نے نئی پیش کی ہے۔ دیکھئے وُلْدِ فاطمہ اہل البیت ــــ

اچھا صاحب میں یہ نئی دلیل نہیں پیش کر رہا۔

لال حسین:۔ حوالہ بھی نہیں۔

قاضی صاحب:۔ میں جواب دے رہا ہوں ــــ جواب نہ دوں آپ کو؟ ــــ

صدر صاحب:۔ جواب دیں۔

قاضی صاحب: سنو! جواب سنو! یہ آپ نے حدیثیں پڑھی ہیں جن کا مطلب — سنو! صبر سے سنو! —— اضطراب کیوں آرہا ہے آپ کو؟ —— اطمینان سے سنو! ——

سنو جناب! یہ حدیثیں جو مہدی کے متعلق آپ نے پڑھی ہیں ان سے انکار نہیں۔ حضرت مرزا صاحب کا ان حدیثوں کے مطابق دعویٰ نہیں ہے۔ آپ کا دعویٰ یہ ہے کہ مسیح اور مہدی ایک شخص ہے۔ یہ دعویٰ ہے آپ کا اور یہ دعویٰ آپ کا حدیثوں سے ثابت ہے۔ میرا آپ کو چیلنج ہے۔

لال حسین: پھر چیلنج دیتے ہیں!

قاضی صاحب: سنئے! میں چیلنج دیتا ہوں۔ اسی وقت دس منٹ کے اندر فیصلہ ہو جاتا ہے۔ دس منٹ کے اندر فیصلہ ہو جاتا ہے۔ مہدی اور مسیح ایک ہیں اس پر بحث کر لو۔

لال حسین صاحب:

قاضی صاحب: سنو! گھر میں جاکر نہیں کہوں گا۔ یہاں ہی کہوں گا۔ یہاں ہی کہوں گا —— بیتاب کیوں ہوتے ہیں؟ سنو جناب مولانا! اضطراب بے فائدہ چیز ہے —— کہتے ہیں —— سنئے جناب مولانا! ابھی سنو تو سہی خدا کیلئے! —— نہیں سننے دیتے تو بند کر دیں؟ —— بند کر دیں صدر صاحب! —— فرمائیں تو بند کر دیتے ہیں —— اگر آپ فرمائیں تو میں بند کر دیتا ہوں! یہ سننا نہیں چاہتے —— بہت اچھا! چیلنج میں واپس لیتا ہوں۔ اور میدان میں ہوگا۔ اخبار میں دوں گا چیلنج آپ کو —— چیلنج واپس لینے سے کچھ نہیں بنتا۔ چیلنج واپس لینے سے کچھ نہیں بنتا۔ سنئے جناب یہ تو صاحب صدر کی بات، پھر ایک مناظرے کے لئے تیار ہوں۔

جناب کہتے ہیں الرَّحِیل ثُمَّ الرَّحِیل میں مرزا صاحب کو توبہ کا الہام ہوا۔ ہم نے کہا بتاؤ توبہ کا لفظ اپنے پاس سے لاتے ہو۔ انھوں نے الہام پیش کیا لکھتے ہیں مرزا صاحب نے کہا اس الہام میں انذار ہے۔ انذار کے کیا معنی؟ یعنی موت فوت کی پیشگوئی ہے۔ انذار ایسی پیشگوئی کو کہتے ہیں جس میں کسی مصیبت کا ذکر ہو تکلیف کا ذکر ہو۔ یا موت ذکر ہو۔ انذار کا لفظ انھوں نے ——— تنبیہ ہے یہ انذار کے طور پر اُن کے لفظ تھے۔

اور جناب والا کہتے ہیں صدق و کذب کہ مرزا صاحب نے معیار بنایا یا مور کی ہر پیشگوئی صدق و کذب کا معیار ہوتی ہے۔ میں نے بتایا تھا ——— مضطرب نہ ہوں۔ سنو! ——— محمدی بیگم کی پیشگوئی مشروط تھی۔ میں نے کہا دیکھو انجام آتھم میں حضرت مرزا صاحب نے لکھا۔ (غیر احمدی مجمع میں شور) ——— اب نہیں سنیں گے یہ۔ اب مضطرب ہیں آپ ——— مجھے مجبور کرتے ہیں آپ اب ——— ہاں جناب! یہ دیکھو انجام آتھم صفحہ ۳۱۔ مرزا صاحب لکھتے ہیں سلطان محمد کی موت ٹل گئی ہے اس کے توبہ کرنے کی وجہ سے۔ اس لئے محمدی بیگم نکاح میں نہیں آسکی۔ آپ جو چاہتے ہیں۔ بڑا شوق ہے آپ کو محمدی بیگم نکاح میں آ جائے اس کو کہو مجھ کو چھوڑ کے جو اس کا خاوند ہے۔ سکتے ہیں نبی کے نکاح میں عورت کا آنا جو ہے یہ کوئی بڑی بات ہے؟ کون کہتا ہے بڑی بات ہے۔ ہم کہتے ہیں سلطان محمد کا مرنا تو انذار تھا۔ وہ تو درمیان میں ایک ایسی چیز تھی جس کے لئے موت کا وعدہ تھا وہ توبہ سے ٹل گیا۔ قرآن کریم میں لکھا ہوا موجود ہے مَا کَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَھُمْ وَھُمْ یَسْتَغْفِرُوْنَ ۝

لال حسین:۔ نئی چیز پیش نہیں کر سکتے۔

قاضی صاحب:۔ قرآن نہیں پیش کر سکتے اب؟ ہر چیز کو اب آپ نئی کہہ دیں گے؟ ابھی قرآن بھی نیا۔ حدیث بھی نئی۔ اب ہر چیز نئی ہماری بن گئی۔ کہتے ہیں نئی بات ——

(غیر احمدی مجمع میں شور)

سنئے جی! اب جناب رہنے دیں یہ آپ کی ناکامی کی دلیل ہے۔ صاحب صدر! بند کرا دیں یا تو۔

صاحب صدر:۔ ابھی اِن کا وقت باقی ہے اس واسطے ان کو تتمہ اور تکمیل پیش کرنے کے لئے موقع دیں۔ جہاں تک میں سمجھتا آپ نے پہلے سکرین سے سُنا ہے اب ان کی دو باتیں جو باقی ہیں سُن لیجئے۔ جو نئی چیز اِن کو پہلے کہہ دیا گیا ہے یہ ذمہ داری ان کو خود محسوس کرنی چاہیئے۔ کوئی نیا معاملہ پیش نہ کریں۔ نہ چیلنج کریں۔ اب اس کا اختتام پیش کریں۔

لال حسین:۔ یہ آیت پہلے پیش نہیں کی تھی میں نے اگلا حصہ بھی پڑھا ہے یہ نہ پیش کریں نہ ہم بولیں ——

قاضی صاحب:۔ مولوی جی واہ! ٹھیک ہے تسلی بہت بڑھے اور۔ مولانا نے یہ فرمایا کہ مرزا صاحب نے قرآن کو منسوخ قرار دیا ہے۔ میں نے کہا ایک حوالہ پیش کر دو جس میں مرزا صاحب نے یہ لکھا ہو میرے آنے سے قرآن منسوخ ہو گیا ہے۔ میں نے کہا میں اسی مجلس میں تائب ہو جاؤں گا۔ آپ ایک حوالہ پیش نہیں کر سکتے جس میں مرزا صاحب نے لکھا ہو قرآن منسوخ ہو گیا ہے۔ مرزا صاحب کا الہام یہ ہے اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ۔ یہ مرزا صاحب کا الہام ہے کہ ساری کی ساری خیر اور بھلائی اور برکت قرآن میں ہے۔ مرزا صاحب کو خلاف قرآن کوئی الہام نہیں ہوا۔ مرزا صاحب کے الہامات قرآن کے تابع ہیں اس لئے مرزا صاحب انڈی پینڈینٹ (Independent) اور

مستقل نبی نہیں ہیں۔ مستقل نبی رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ ان کی نبوت قیامت تک رہے گی۔ ہم قرآن مجید کو خدا کا کلام مانتے ہیں۔ الحمد سے لے کر والناس تک اس کا ایک لفظ اور ایک شوشہ منسوخ نہیں مانتے۔ اگر آپ یہ ایک فقرہ دکھا دیں مرزا صاحبؑ کے کلام میں۔ میں خدا کی قسم کھا کر کہتا ہوں جس کی جھوٹی قسم کھانا لعنتی کا کام ہے کہ میں اسی مجلس میں تائب ہو جاؤں گا۔ آپ ایک حوالہ پیش کر دیں کہ مرزا صاحبؑ نے کہا کہ قرآن منسوخ ہو گیا۔ اربعین کا حوالہ آپ نے پیش کیا ———

مولوی لال حسین صاحب اختر

حضرات! میں اپنی جماعت کی طرف سے اہل سنت والجماعت کی طرف سے۔

خاموش۔ خاموش۔ بیٹھ جائیے!

حضرات!

الحمد للہ وحدہٗ والصلوٰۃ والسلام علیٰ من لا نبیّ بعدہٗ

اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ مرزا صاحب کے ....

صدر صاحب:۔ مولانا کیا کہنا چاہتے ہیں؟

لال حسین صاحب:۔ شکریہ ———

صاحب صدر:۔ آپ کو موقعہ ———

(شور ———)

لال حسین صاحب:۔ آج سے چند دن پیشتر جناب صدر کی موجودگی میں یہ شرائط طے ہوئے

ہے۔ اللہ تبارک و تعالیٰ کا ہزار ہزار شکر ہے کہ اللہ تبارک و تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے جو شرائط طے کئے تھے اُن کے مطابق یہ مناظرہ یہاں ہوا۔ ہر شخص جس نے مناظرہ سُنا ہے یا ٹیپ ریکارڈ سنیں گے۔ یا چھپا ہوا پڑھیں گے وہ اس نتیجے پر پہنچ جائیں گے۔ اور میں ایک عرض کروں گا کہ کوشش یہ کرنی چاہیئے کہ اس مناظرے کو بغیر کسی حاشیے کے فٹ نوٹ کے شائع کر دیا جائے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل کے بعد میں خصوصیت کے ساتھ اپنے مدمقابل حضرات جو ہیں ان کا بھی شکریہ ادا کرتا ہوں کہ وہ یہاں تشریف لائے اور لوگوں کو موقع دیا کہ وہ حق و صداقت کے متعلق غور کر سکیں اور ان کے بعد میں جناب صدر کا تہہ دل سے مشکور ہوں۔ اُن کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے اپنا عزیز وقت دیا۔ تکلیف اٹھائی اور بالکل غیر جانبداری کے ساتھ انہوں نے صدارت کی۔ اللہ تبارک و تعالیٰ ہم سب پر حق کو واضح رکھے اور اللہ تبارک و تعالیٰ ہمارے دین و دنیا کو بہتر بنا دے۔ واٰخر دعوٰنا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

قاضی محمد نذیر صاحب

میں آپ تمام حضرات کا ممنون ہوں جنہوں نے ہم دونوں کا کلام محبت کے ساتھ سُنا۔ ہم نے یہ گفتگو جو پیش کی ہے کوئی دکھاوا نہیں ہے۔ خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے میں نے بھی کی ہے گفتگو۔ اور میں سمجھتا ہوں مولوی صاحب بھی اپنے خیال میں خدا کی رضا کے لئے کرتے ہیں گفتگو۔ باقی حقیقت کو سمجھنا یہ پبلک کا کام ہے۔ بیشک میری بھی یہ خواہش ہے کہ یہ مناظرہ جو ہے ٹیپ ہو چکا ہے۔ اس کو شائع کیا جائے اکٹھے خرچ پر سو مقبل

آپ شائع کریں ادھر صاحبہ ہم ویسے کے لئے تیار ہیں۔ جناب صاحب صدر کا بہت شکریہ ادا کرتا ہوں کہ انہوں نے نہایت محبّت کے ساتھ دونوں بھائیوں کے درمیان گفتگو کرائی ہے۔ اور میں ان کا نہایت ممنون ہوں۔ اور ایسکا مثال بہت کم ہے کہ مناظرہ اس طرح امن اور اطمینان کے ساتھ ہوا ہو۔ گو بعض دوستوں نے تالی بجائی مگر میں اس کی بھی شکایت نہیں کرتا بات یہ تھی۔ ان کو پتہ نہیں تھا کہ تالی نہیں بجایا کرتے۔ اس لئے اُن سے ایسا ہوا۔ میں آپ سب بھائیوں کا تہ دل سے ممنون ہوں۔

صاحب صدر: میں اب مجلس کے اختتام کا اعلان کرتا ہوں:

نوٹ

ڈاکٹر عبدالحکیم کے متعلق پیشگوئی کی وضاحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات اپنی پیشگوئیوں مندرجہ الوصیت وغیرہ کے مطابق ہوئی ہے۔ ڈاکٹر عبدالحکیم کے شیطان نے ان پیشگوئیوں سے اندازہ لگا کر اس کے کان میں پھونکا کہ مرزا صاحب تین سال میں ہلاک ہو جائیں گے خدا نے فرمایا اسے کہہ دو کہ خدا اسے جھوٹا کرے گا اور تمہاری عمر بڑھا دے گا۔ لیکن بعد میں عبدالحکیم خود اپنی پیشگوئی پر قائم نہ رہا اور معین تاریخ وفات مقرر کر دی جس میں وہ تو جھوٹا ہو گیا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عمر بڑھانے کی ضرورت نہ رہی اور آپ نے پہلی پیشگوئیوں کے مطابق وفات پائی۔